



www.urdu novels mania.com

ثنایا خان تیرے عشق دے رنگ رنگ جاواں

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania.com

#تیرے عشق دے رنگ رنگ جاواں

ثنا یا خان

قسط ۱

وہ سفید بے داغ خوبصورت و حائٹ ڈریس میں گلابی پھولوں کے درمیان کھڑی تھی کھلا آسمان سہانا موسم مہکتے گلاب لیکن اسکی نظر کسی کو تلاش رہی تھی دور کہیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی خاموش ماحول میں گھوڑے کے پیروں کی چاپ کی آواز گونجنے لگی اسکے ہونٹوں پر ہلکی سی ہنسی نمودار ہوئی کوئی برق رفتاری سے دوڑاتا ہوا سفید گھوڑا اسی جانب لئے آ رہا تھا اور اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی بہت تیز سب کچھ بہت دھندلا تھا لیکن جیسے جیسے وہ نزدیک آ رہا تھا سب منظر صاف ہونے لگا تھا بلیک پینٹ اور بلیک ہی شرٹ پہنے چہرے کالے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا صرف آنکھیں نظر آ رہی تھی جس میں بلا کی سنجیدگی تھی اس کے قریب آ کر وہ گھوڑے سے نیچے اتر.. وہ اب اس کے بہت قریب کھڑا تھا اور مسلسل اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ بھی اس کی بولتی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز نہ کر سکی کتنے ہی پل یوں خاموشی سے گزر گئے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تا کہ شہزادے کے چہرے سے نقاب ہٹا کر اسکا چہرہ دیکھ سکے بس چند پلوں کا انتظار باقی تھا اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جانے والا تھا لیکن اچانک سے کہیں شور سانسائی دیا کوئی اسے پکار رہا تھا

ماہی..... ماہی..... اٹھ بھی جاؤ..... کب تک سوتی رہو گی

عائشہ نے اسے نیند سے جگایا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور اطراف میں دیکھنے لگی وہ اب بھی خواب کے سحر میں تھی عائشہ اسے حیرانی سے دیکھنے لگی

کیا ہوا مہی.....

عائشہ نے حیرانی سے پوچھا

اففف..... عاشی تھوڑی دیر بعد جگاتی تو کیا ہو جاتا

اس نے خفگی سے کہا جب کہ عائشہ کی حیرت قائم تھی

کتنا خوبصورت خواب دیکھ رہے تھے ہم..... ہمارا شہزادہ..... آج اپنے سفید گھوڑے پر ہم سے

ملنے آیا تھا بس اس کا چہرہ دیکھنے ہی والے تھے لیکن تم.....

اس نے مدہوش لہجے میں کہا پھر ایک دم سے غصہ ہو کر بولی

افف اللہ..... تم اور تمہارا شہزادہ..... راجکماری ماہی شیخ زرا ان خوابوں کی دنیا سے باہر نکلو

پاپا کب سے تمہیں بلارہے ہیں اٹھو

عاشی اس پر برس پڑی

اچھا ٹھیک ہے..... تم چلو ہم آتے ہے

اس نے انگریزی لیتے ہوئے کہا عائشہ مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی

ہمارا شہزادہ.....

اس نے مسکراتے ہوئے ایک گہری آہ کے ساتھ کہا

+++++

اسلام علیکم نانی

علی باہر سے گھر آیا تو حسینہ بیگم ڈراؤنگ روم میں صوفے پر موجود تھی اس نے سلام کیا اور ان کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گیا انہوں نے پریشانی پر پیار کرتے ہوئے اسے سلام کا جواب دیا وہ انکی اکلوتی بیٹی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور ان دنوں چھٹیوں میں یہاں آیا یہاں ہوا تھا یہ سب کیا ہے نانی

اس نے سامنے ٹیبل پر ڈھیر سارے سبجے سجائے تھال اور ٹوکریاں دیکھ کر پوچھا وہ ایک پل. خاموش رہی پریشانی ان کے چہرے سے عیاں تھی بیٹا..... تم تو جانتے ہو حارث کو..... کچھ فیصلہ کر لے تو اسے سمجھانا ناممکن ہے..... یہ سب اسی کے کہنے پر ہم شیخ صاحب کے گھر جانے کی تیاری کر رہے ہیں انہوں نے بے بسی سے کہا

لیکن نانی... بھائی... وہ کبھی نہیں مانینگے آپ جانتی ہے نا..... علی نے گویا انہیں یاد دلایا تب ہی ثریا بیگم وہاں آئی علی نے انہیں سلام کیا بالکل سہی کہہ رہے ہو بیٹا تم لیکن کیا کریں حارث صاحب بھی کچھ سننے کو تیار نہیں ہے دونوں اپنی ضد پر قائم ہے میں تو دونوں کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں لیکن کوئی اثر نہیں ہے... کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا ہو رہا ہے

ثریا بیگم نے سر تھام لیا مامی جان آپ فکر نا کریں سب ٹھیک ہوگا علی نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر تسلی دی وہ ہلکا سا مسکراتی

تینوں باتوں میں مصروف تھے جب آہل گھر میں داخل ہوا کان میں بلوٹو تھ لگائے کسی سے بات کر رہا تھا چہرے پر گہری سنجیدگی اور غصہ تھا بلیک فارمل سوٹ میں کلائی پر سلور گھڑی پہنے ایک ہاتھ پینٹ کئی جیب میں.....

ایک کام کہا تھا وہ بھی نہیں ہوا تم سے..... تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے کام میں کوتاہی ہرگز پسند نہیں ہے سب کمپلیٹ کر کے مجھے آج کے آج ہی رپورٹ چاہیئے دھیٹس اٹ..... اس نے سخت لہجے میں کہا اور فون کٹ کیا یہ سب کیا ہے مام....

اس نے ٹیبل کی جانب اشارہ کر کے کہا ثریا بیگم اور دادی نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا بیٹا..... وہ..... یہ سب شیخ صاحب کے گھر.....

انھوں نے ہچکچاتے ہوئے کہا
.....what the hell
www.urdu novels mania.com

اس نے ثریا بیگم کی بات کاٹ کر غصے سے کہا
میرے منع کرنے کے باوجود آپ لوگ یہ سب کر رہے ہیں..... آخر کیوں
اس نے غصے سے چلا کر کہا

ہمارے کہنے پر کیا جا رہا ہے یہ سب
حادث صاحب نے سیڑھیاں اترتے ہوئے آرام سے کہا

میں کہہ چکا ہوں میں یہ شادی ہرگز نہیں کرونگا
اس نے بنانا کی جانب دیکھے دبے غصے سے کہا

اور ہم بھی کہہ چکے ہیں کہ آپ کی شادی ہوگی تو شیخ صاحب کی بیٹی سے... ہم انہیں زبان دے چکے ہیں
اس بار ان کے لہجے میں غصہ تھا ثریا بیگم نے انہیں روکنا چاہا لیکن انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انہیں آگے
بڑھنے سے روک دیا
آپ کو زبان دینے سے پہلے مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا

اب بھی نظریں نہیں ملائی
ہمیں کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ہم سہی اور غلط جانتے ہیں اور اس گھر کا ہر فیصلہ لینے کا
حق رکھتے ہیں

یہ فیصلہ میری زندگی کا بھی ہے اور میں اپنی زندگی میں کسی تھرڈ کلاس جاہل گنوار لڑکی کو شامل نہیں کر
سکتا اس لئے مجھے آپ کا یہ فیصلہ منظور نہیں ہے
اب کے وہ ان کی جانب دیکھ کر بولا سب ہی اپنی جگہ بہت پریشان تھے لیکن کچھ کہنے کی نا اجازت تھی
ناہمت
بھائی پلیمز.....

علی نے آگے بڑھ کر اسے روکنا چاہا لیکن اس نے جیسے سنا ہی نہیں

جسے ہمارا فیصلہ منظور نہیں ہمیں اس سے رشتہ رکھنا منظور نہیں.....

انھوں نے غصے سے کہا

حادثہ..... یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم

دادی نے بات کو زیادہ بڑھتے دیکھا تو گھبرا کر کہا

ہم سہی کہہ رہے ہیں امی اگر اسے اپنے باپ کی زبان کا عزت کا خیال نہیں تو ہم بھی بھول جائیں گے کہ ہمارا کوئی بیٹا ہے

انھوں نے ایک ٹک کہا اور باہر کی جانب بڑھ گئے

یہ بات ویسے بھی آپ بھول چکے ہیں ڈیڈ.....

www.urdu novels mania.com

اس نے اسی سمت دیکھ کر زور کی آوازیں کہا تاکہ وہ سن سکے اور خود تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھ گیا

یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے....

دادی پریشانی سے اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی

ثریا بیگم نے انہیں سنبھالنے لگیں

نانی پلیمز آپ پریشان ناہو میں بھائی سے بات کرتا ہوں

وہ خود جانتا تھا کہ اس کے بس میں کچھ نہیں لیکن موقع کی نزاکت دیکھ کر انہیں تسلی دی

وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تو وہ روم میں نہیں تھا علی نے سلائیڈنگ ڈور کھول کر باہر آیا جہاں پول

سائیڈ ایریا تھا وہ ایک جانب کھڑا پودوں کو پانی دے رہا تھا یہ پودے اسے جان سے زیادہ عزیز تھے وہ

پریشان ہوا اس ہو تو وہ یہی کرتا تھا

بھائی.....

علی نے دھیرے سے پکارا

علی پلیمز..... اگر تم مجھے سمجھانے یا کوئی لوجک لگانے آئے ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ اس سب کا کوئی

فائدہ نہیں میرا فیصلہ نہیں بدلنے والا... اور بہتر ہی ہوگا اگر تم اس سب سے دور رہو

اس نے بنا اس کی جانب مڑے اٹل لہجے میں کہا

لیکن بھائی.....

علی نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے مڑ کر اسے ہاتھ اٹھا کر روکا

لیومی لون....

علی ہارمان کر باہر نکل گیا

ابراہیم ولایم کل چھ افراد تھے

حارث رضا ابراہیم جو کے شہر کی جانی مانی ہستیوں میں شمار تھے سماج میں انہیں ایک اہم مقام حاصل تھا

انکی والدہ گھر کی سب سے بڑی حسینہ بیگم

حارث رضا ابراہیم کی بیگم ثریا

سب سے بڑی بیٹی رائمہ جو طلاق شدہ تھی

اس سے چھ سال چھوٹا اہل رضا ابراہیم سخت مزاج اپنے بزنس کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچانے والا حارث رضا ابراہیم نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنے ہی۔ آفس کے ایک ورکر شیخ اقبال صاحب کی بھتیجی سے کرنے کا فیصلہ کیا تھا جس کے لیے اہل تیار نہیں تھا

urdu
novels mania

www.urdu novels mania .com

وہ اپنے پرس میں کچھ ڈھونڈتی ہوئی اپنی رفتار سے چلی آرہی تھی جب سامنے سے آتے آہل سے ٹکرا گئی آہل کے ہاتھ میں جو فائل تھی وہ گر پڑی اور سارے کاغذات ادھر ادھر بکھر گئے اس نے گھبرا کر پھٹی آنکھوں سے پہلے آہل کو پھر نیچے بکھرے کاغذات کو دیکھا

جبکہ آہل کھا جانے والی نظروں سے مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا اس جگہ وہ پچھلے کافی وقت سے روزانہ آتی تھی اسکے بڑے پاپاشیخ حبیب اس کمپنی میں ملازم تھے اور وہ خود کالج جاتے وقت انہیں اپنی گاڑی

پر یہاں تک چھوڑتی تھی لیکن آج تک اسکا سامنا اہل سے نہیں ہوا تھا یہ پہلی دفعہ تھا یہاں کا کام حارث صاحب سمبھالتے تھے اہل کا آفس کسی دوسری جگہ تھا لیکن آج ان کی غیر موجودگی میں وہ یہاں موجود تھا

شیخ صاحب ٹفن - لینا بھول گئے تھے اس لئے وہ انھیں دینے جا رہی تھی جب اہل سے ٹکڑ ہو گئی

What the hell is this

اس نے غصے سے دانت پیس کر کہا

وہ - - - - - وہ ہم - - - - -

وہ الفاظ تلاشنے لگی

جان بوجھ کر کر رہی ہو نہ تم یہ سب..... بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کو..... لیکن تم اہل رضا ابراہیم کو بیوقوف نہیں بنا سکتی

اس نے غصے سے کہا ماہی خاموشی سے اس کی باتیں سننے لگی لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کی باتوں کا مطلب کیا ہے

ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا اہل جی..... ہم تو بس.....

Just Shut Up

مجھے کچھ نہیں سننا... مجھ سے اور میری لائف سے بہت دور رہو سمجھی تم..... میں تمہاری کوئی چال کامیاب نہیں ہونے دوں گا..

وہ انگلی اٹھا کر وارننگ دیتے ہوئے بولا اور وہاں سے نکل گیا

اہل جی آپ کے کاغذات.....

ماہی نے اسے پکارا لیکن وہ کہاں سننے والا تھا

ایسی بھی کون سی بڑی غلطی کر دی ہم نے..... جو ہمیں اتنا کچھ سنا گئے ذرا سا دھکا ہی تو لگا تھا

..... لوگ صحیح کہتے ہیں ان کے بارے میں

وہ اسے جاتا دیکھ کر بڑبڑاتی پھر سارے کاغذات سمیٹ کر فائل میں رکھے اور اندر آ گئی

بڑے پاپا

اسکی آواز پر شیخ صاحب کے ساتھ سب ہی متوجہ ہوئے سب ہی سے اسکی خاص جان پہچان ہو گئی تھی کیونکہ وہ تھی ہی اتنی باتوں اپنی باتوں سے سب کا من موہ لیتی تھی اس کی یہی معصومیت حارث رضا

ابراہیم کو بے حد بھاگئی

یہ لیجیے یہ رہا آپ کا ٹفن..... اور ہم چلے کالج..... وقت سے کھا لیجئے گا ورنہ آپ جانتے ہیں نہ ہمیں پتہ چل جائے گا اور ہم آجائیں گے...

اس نے دادی ماں کی طرح کہا شیخ صاحب ہنس دیے

جی بالکل پتا ہے..... آپ فکر نہ کریں ہم وقت سے کھا لیں گے..... آپ جائیں آپ کو کالج کے لیے لیٹ ہو رہا ہے

جی اچھا.....

وہ مسکراتے ہوئے بولی

یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہیں ماہی؟

شیخ صاحب کا دھیان اس کے ہاتھ میں موجود فائل پر گیا تو انہوں نے پوچھا

ارے ہاں..... ہم تو بھول ہی گئے..... یہ فائل آہل جی کی ہے آپ انہیں دے دیجیے گا

اس نے فائل دیتے ہوئے کہا

لیکن یہ آپ کے پاس کیسے.....

انہوں نے حیرت سے پوچھا

وہ ہم آرہے تھے تب یہ فائل گر گئی تھی.... وہ شاید جلدی میں تھے اس لئے بنا لئے چلے گے..

اچھا ٹھیک ہے ہم یہ فائل انہیں دے دینگے

ماہی نے انہیں خدا حافظ کہا اور وہاں سے نکل گئی

.....
ارے..... آہل بیٹا آپ کب آئے

دادی کی آنکھ سے کھلی تو آہل ان کے پاس ہی بیٹھا تھا وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولیں

بس ابھی..... کیسی طبیعت ہے آپ کی۔

اس نے اپنے مخصوص دھیمے ٹہرے لہجے میں پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا.....

انہوں نے شفقت سے کہا

علی نے بتایا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے..... میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے وہ آتے ہی ہو گے.....

اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹا..... معمولی سی کمزوری تھی..... دوائی لی ہے..... اب میں بالکل ٹھیک ہوں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ کچھ نہیں بولا پاس ہی ٹیبل پر رکھی دوائی جانچنے لگا

بس آپ زیادہ فضول سوچ سوچ کر پریشان نا ہو..... ورنہ طبیعت زیادہ ہو جائے گی

وہ بنا ان کی جانب دیکھے بولا دادی کو اس کی بات کا مطلب سمجھنے میں بالکل وقت نہیں لگا

ظہروں کے سامنے اتنا سب کچھ دیکھتے ہوئے کوئی کیسے نظر انداز کر سکتا ہے بیٹا

وہ کچھ نہیں بولا

تم حارث کی بات مان کیوں نہیں لیتے آہل

کیسے مان لوں دادی..... ڈیڈ چاہتے ہیں میں اس جاہل گنوار لڑکی سے شادی کر لوں..... اس میں مجھ میں
زمین آسمان کا فرق ہے..... کیا عزت رہ جائے گی ہماری اس سوسائٹی میں..... وہ لڑکی نامیرے
لیئے سہی ہے نا اس گھر کے لیئے..... ڈیڈ جیسا سمجھتے ہے ویسے ہے نہیں وہ لوگ..... یہ لوگ دکھنے
کے کچھ اور اندر سے کچھ ہوتے ہیں مطلبی فریبی لالچی.....

اس کے لہجے میں غصہ حقارت جانے کیا کیا تھا

اتنا تو میں بھی سمجھتی ہوں بیٹا کے تمہارے انکار کی کیا وجہ ہے اور تم بھی اپنی جگہ غلط نہیں ہو
..... لیکن سب ایک جیسے نہیں ہوتے آہل

www.urdu novels mania.com

دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کوئی کہا وہ کچھ نہیں بولا خاموشی سے زمیں کو دیکھتا رہا

اپنے والدین کی خوشی کے لیئے..... اس گھر کے سکون کے لیئے..... ایک بار پچھلا سب ذہن سے
نکال کر اسے الگ طرح سے سوچو

دادی نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا

ڈاکٹر آگئے ہونگے میں انہیں لے کر آتا ہوں

وہ ان کی جانب دیکھ کر بولا دادی نے ہلکا سا مسکرا کر سر اثبات میں ہلادیا

یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ کیوں انکار کر رہا ہے..... پھر بھی ایسے ضد لے کر بیٹھے ہیں آخر کیوں...
 ثریا بیگم نے نے پریشانی سے پوچھا حارث صاحب نے فائل میز پر رکھی چشمہ نکالا اور صوفے سے
 ٹیک لگا کر ایک گہری سانس لی
 کیونکہ یہی اس کے لیے اور اس گھر کے لیے صحیح ہے

اس طرح زبردستی شادی تو کروادینگے لیکن کیا وہ کبھی خوش رہ پایگا

انہوں نے اپنی فکر ظاہر کی

جب اسے احساس ہو جائے گا صحیح غلط کا تو سب ٹھیک ہو جائگا

مجھے نہیں لگتا اتنی زبردستی ٹھیک ہے

آپ کے بیٹے کی وہ دوست تنوی اج کل اس کے بہت قریب ہے..... جس طرح کے اج کل آہل
 کے اس کے ساتھ تعلقات ہے کیا آپ چاہتی ہے وہ یا اس جیسی کوئی لڑکی اس گھر کی ہو بنے
 کیونکہ آپ کے بیٹے کے توارادے یہی لگتے ہیں انہیں غریبوں سے نفرت ہے اور اعلیٰ خاندان

اعلیٰ سوسائٹی کے لوگ پسند ہے ایسی لڑکیوں سے دوستی ہے جن میں شرم نام کی چیز نہیں کپڑے پہننے تک کی تمیز نہیں انہوں نے غصے سے کہا

آپ صحیح کہہ رہے ہیں..... لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ کچھ غلط نہیں کریگا..... بس یہ زبردستی مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی

آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں اس کے لیے یہی سہی ہے شیخ صاحب بہت ہی نیک اور ایماندار شخص ہے ہم برسوں سے انہیں جانتے ہے غریب سہی لیکن خود دار انسان ہے وہ اور ان کی بھتیجی بہت ہی اچھی لڑکی ہے آہل کے لیے اس سے بہتر لڑکی نہیں ہو سکتی

ثریا بیگم کچھ کہیں اس سے پہلے دروازے پر دستک ہوئی اور آہل اندر آیا

آہل..... آپ

رات کے اس وقت اسے دیکھ کر ثریا بیگم نے حیرت پوچھا اس نے ایک خفگی بھری نظر سے حارث صاحب کو دیکھا جن کا چہرہ دوسری جانب تھا

مام میں یہ شادی کرنے کے لیے ریڈی ہوں

اس نے اپنے مخصوص دھیے لہجے میں کہا ثریا بیگم ہلکا سا مسکرائی جب کہ حارث صاحب اب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے اور ان کی حیرت واجب تھی

سچ بیٹا...

انہوں نے پیار سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا اس نے ان کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اثبات میں سر ہلادیا
اس لئے نہیں کیونکہ میں کسی دھمکی سے ڈر گیا یا مجھے کسی بات سے کوئی فرق پڑتا ہے یہ میرا اپنا فیصلہ ہے

اس نے سخت لہجے میں کہا اور فوراً باہر نکل گیا

.....

کیا سوچ رہی ہے آپ.....
وہ باہر جا رہا تھا لان میں رائے کو اکیلے خاموش بیٹھے دیکھا تو کچھ سوچ کر وہاں آیا
کچھ نہیں آہل....

ہم بہت خوش ہے کہ آپ نے شادی کے لئے ہاں کر دی... آپ خوش تو ہے نا
رائے نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا
آپ خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں
چائے لینگے آپ
رائے نے مسکراتے ہوئے پوچھا

نہیں..... میں نے ابھی پی ہے

آپ ڈیڈ سے ناراض ہے

اس نے کچھ پل رک کر پوچھا

بس اتنی شکایت ہے کہ انھوں نے ہر چیز کو اہمیت دی سوائے اپنی اولاد کے.....

اس نے ایک گہری سانس لے کر بولا

ایسا نہیں ہے اہل..... ڈیڈ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں..... بس زرا سخت ہے..... ان کا

طریقہ الگ ہے..... اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں ہماری فکر نہیں

اپ سمجھنے کی کوشش کریں انھیں

رائہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اس نے اثبات میں سر ہلایا

اچھا میں چلتا ہوں..... کچھ ضروری کام ہے..... اپ اپنا خیال رکھیے گا

وہ اٹھتے ہوئے بولا رائہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا

یہ کیسا ہے.....

اس نے لائٹ گرین خوبصورت ڈریس کو خود سے لگاتے ہوئے پوچھا

بہت اچھا لگ رہا ہے

عائشہ نے جواب دیا وہ پھر سے خود کو آئینے میں جانچنے لگی پھر منہ بناتے ہوئے اسے بھی بیڈ پر پھیک دیا اتنا بھی اچھا نہیں ہے

وہ کہہ کر دوبارہ الماری سے کپڑے ڈھونڈنے لگی

افسوساں ہی.... پچھلے آدھے گھنٹے میں تم دس جوڑے رتجیکٹ کر چکی ہو..... بس بھی کرواب ورنہ دیر ہو

جانگی..... ویسے بھی تم پر سب اچھا لگتا ہے کچھ بھی پہن لو

عاشی تم ہمیں چڑھاؤ مت..... ایسے کیسے کچھ بھی پہن لیں..... ہم آہل جی سے پہلی بار ملنے جا رہے ہیں

کیا سوچیں گے وہ ہمارے بارے میں

عائشہ نے پریشانی سی سر تھام لیا

پاگل لڑکی وقت دیکھو..... دیر سے جاؤ گی تو کیا سوچینگے وہ

عائشہ نے اس کی پیٹھ پر چپٹ لگائی

اوہ نو..... اتنا وقت ہو گیا.....

عاشی پلیز ہماری ہیلپ کرو نا..... جلدی سے بتاؤ ہم کیا پہنے

اس نے رونی شکل بنائے کہا

عائشہ نے بیڈ پر پڑے کپڑوں سے ایک وھائٹ ڈریس نکالا

دیکھو مجھے تو یہ بہت اچھا لگ رہا ہے..... سمپل اینڈ یو ٹیفل

ماہی وہ ڈریس لے کر اسے جانچنے لگی

اچھا ٹھیک ہے ہم یہی پہن لیتے ہے..... ویسے بھی ان سب میں ہمیں بھی یہی زرا ٹھیک لگ رہا ہے

عاشی ہمیں تو اب بھی یقین نہیں ہو رہا..... سب کچھ خواب سا لگ رہا ہے..... وہی خواب جو ہم روز دیکھا کرتے تھے..... ہمارا شہزادہ اور اب اہل جی..... افن..... عاشی ہمیں تو یقین نہیں ہو رہا اپنی قسمت پر..... کسی کا خواب ایسے بھی پورا ہوتا ہے اللہ بہت بڑا ہے ماہی..... کب کیسے کیا کرتا ہے کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے

بلکل سہی کہہ رہی ہو عاشی..... اللہ اپنے بندوں پر ہمیشہ مہربان ہوتا ہے..... آج ہم پہلی بار ان سے ملنے جا رہے ہیں..... بس اللہ سب ٹھیک کریں..... لیکن عاشی تمہیں کیا لگتا ہے انہوں نے ہمیں ملنے کیوں بلایا ہوگا

کوئی بات کرنی ہوگی انہیں..... تمہاری پسندنا پسند جاننا چاہ رہے ہو نگے شادی کی شاپنگ کو لے کر عاشی نے اندازا کہا

ہمیں تو بہت ڈر لگ رہا ہے..... اگر ہم ڈھنگ سے پیش نا آئے ان کے ساتھ..... کوئی الٹی سیدھی بات کر دی تو

وہ پریشانی سے بولی

کچھ نہیں ہوگا تم پریشان مت ہو وہ کوئی جن تھوڑے ہی سے جو اتنا ڈر رہی ہو

اب باتیں بند کرو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ

عاشی نے سمجھاتے ہوئے کہا

ماہی نے ہاں میں سر ہلادیا

..... ماہی شیخ..... بہت چھوٹی تھی سات سال کی جب ایک حادثے میں اس نے اپنے ماں باپ کو کھودیا اس کے بعد اس کے تایا شیخ اقبال نے اسے اپنی بیٹی بنا لیا وہ عام سے لوگ تھے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے شیخ صاحب ایک بڑی انٹرنیشنل کمپنی میں ملازم تھے انھوں نے ماہی کو ہمیشہ اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا رضیہ بیگم نے بھی کبھی اس کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا وہ انہیں بھی بے حد عزیز تھی وہ تھی ہی ایسی باتونی گریا جیسی معصوم اسے بھی ان سب سے بے حد محبت تھی اس نے کبھی اپنے ماں باپ کی کمی محسوس نہیں کی تھی کیونکہ اس کے پاس بڑی امی اور بڑے پاپا موجود تھے شیخ صاحب کا ایک بیٹا دانش جو اپنی پڑھائی مکمل کر کے جاب کر رہا تھا اس سے چھوٹی لڑکی عائشہ جو ماہی سے تین سال بڑی تھی اور اس کا نکاح اپنے کزن سے ایک سال پہلے ہی ہو چکا تھا جو فی الحال پڑھائی کرنے کے لیے باہری ملک میں تھا اور ماہی فی الحال سینکڑا ایر کی سٹوڈنٹ تھی عمر میں فاصلہ ہونے کے باوجود وہ تینوں اپس میں بہت اچھے دوست تھے

..... امی جان اہل نے شادی کے لیے ہاں تو کر دی ہے لیکن مجھے عجیب سا ڈر لگ رہا ہے
ثریا بیگم اور دادی باہر لان میں بیٹھے تھے

کیسا ڈر ثریا کیا ہوا

دادی نے پوچھا

اپ جانتی ہے نا اہل کو..... کتنا ضدی ہے وہ..... شادی تو کر لے گا لیکن کیا وہ مجھی ماہی کو اپنا لے گا..... اگر اگے جا کر ان کے درمیان سب ٹھیک نہیں رہا تو اس کے ذمہ دار ہم بھی ہونگے..... اور ماہی..... اس کا کیا قصور ہے اسے بنا غلطی کے سزا ملے گی

انہوں نے پریشانی سے کہا

ایسا کچھ نہیں ہو گا ثریا..... تم بلا وجہ پریشان مت ہو..... ہاں شروعات میں شاید سب ٹھیک نہ ہو لیکن وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا..... جب وہ اسے سمجھے گا جانے گا اس کی غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو جائے گی..... تب وہ ماہی کو دل سے اپنا لے گا ہم جانتے ہیں یہ زبردستی سہی نہیں لیکن ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے اگے اللہ مالک ہے انہوں نے اسماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی بس اللہ اہل کو بھی ہدایت دے تاکہ وہ فضول باتیں اپنے دماغ سے نکال لیں اور سب ٹھیک ہو جائے

انہوں نے دل سے دعا کی

امین

.....

تیار ہو کر اس نے اپنے میں اپنا جائزہ لیا فل و ہائٹ ڈریس جس پر سفید ہی دھاگے سے کام کیا ہوا تھا اور اورینج پرنٹڈ وپٹہ لمبے گھنے بالوں کو سامنے سے خوبصورت سٹائل دے کر کھلا چھوڑا ہوا تھا انکھوں میں گہرا کاجل ہلکا ہلکا سائیک اپ اور کان میں سادے سے ایئر رنگ جو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے

اپنا پرس اٹھا کر وہ باہر چلی آئی جہاں رضیہ بیگم صوفے پر بیٹھی تھی
بڑی امی..... ہم کیسے لگ رہے ہیں

اس نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا رضیہ بیگم نے اسے دیکھا اور مسکرائی
ماشاء اللہ..... ہماری بیٹی تو ہمیشہ ہی بہت پیاری لگتی ہے
مذاق نہیں بڑی امی..... سچ بتائیے کوئی کمی بیشی تو نہیں ہے نا.....

اس نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا
نہیں بیٹا کوئی کمی بیشی نہیں ہے تم بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ بری نظر سے بچائے
انہوں نے اس کے کان کے پیچھے ٹریکا لگاتے ہوئے کہا وہ ہنس دی
اچھا تو ہم جانیں پھر

ہاں بیٹا... اور دھیان سے جانا ٹھیک ہے

رضیہ بیگم نے پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا دانش نے اسے صبح ہی کہا تھا کہ وہ اسے
چھوڑ آئیگا لیکن ماہی نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ خود اپنی گاڑی سے چلی جائیگی کیونکہ جس ریسٹورانٹ میں
انہیں ملنا تھا وہ گھر سے زیادہ دوری پر نہیں تھا

وہ جانے کے لیے اس پلٹی لیکن پھر واپس مڑ کر رضیہ بیگم کے گلے لگ گئی

بڑی امی ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے

اس نے سنجیدگی سے کہا رضیہ بیگم نے اسے خود سے الگ کیا اور بغور دیکھا

کس بات کا ڈر..... ڈرنے کی کوئی بات نہیں بیٹا بلا جھجھک ان سے ملو بات کرو جو جاننا ہے وہ پوچھو

اپنے بارے میں بتاؤ ڈرنے والی تو کوئی بات نہیں ہے تم تو بہت سڑانگ لڑکی ہو ہے نا

رضیہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اس نے باہر نکلنے کے دروازہ

کھولنا ہی تھا کہ اس کہ پہلے ڈور بیل بجی اس نے دروازہ کھولا تو سامنے شیخ صاحب کے دوست تھے

اس نے انھیں سلام کیا اور اندر آنے کو کہا

اندر آئیے نا انکل

نہیں بیٹا میں زرا جلدی میں ہوں..... شیخ صاحب کو یہ کاغذات دینے تھے

انھوں نے اپنے ہاتھ میں کی فائل اگے بڑھاتے ہوئے کہا

لیکن بڑے پاپا تو گھر پر نہیں ہے

جانتا ہوں لیکن یہ کاغذات یاد سے انھیں دے دینا

اس نے فائل ان کے ہاتھ سے لے لی

جی ٹھیک ہے..... ہم دے دینگے

وکیل انکل وہاں سے چلے گئے اس نے وہ کاغذات کھول کر دیکھے شیخ صاحب اکثر اس سے ہی پڑھواتے تھے اپنے سب ضروری کاغذات..... پڑھ کر اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئی اس نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھا

ماہی بیٹا تم گئی نہیں..... کون آیا تھا اور یہ کاغذات کیسے.....

انھوں نے حیرت سے پوچھا

کچھ..... کچھ نہیں بڑی امی وہ ہمارے کالج اسائنمنٹ کے لیے ایک دوست سے نوٹ مانگے تھے وہی ہے....

اس نے فائل بند کر کے کہا

اچھا یہ سب بعد میں دیکھنا..... فی الحال تمہیں دیر ہو رہی ہے تم جاؤ

ماہی نے اثبات میں سر ہلا دیا

جی.....

www.urdu novels mania.com

وہ ریسٹوران میں داخل ہوئی تو سارا ریسٹوران لگ بھگ خالی تھا ایک دو ٹیبل پر کچھ لوگ موجود تھے.. ایک کونے والی ٹیبل پر آہل دوسری جانب رخ کیے بیٹھا تھا بلیک شرٹ اور سکائے بلیو جینس میں ہاتھ میں کافی کا مگ لئے وہ اپنی گھبراہٹ کو کنٹرول کرتی آگے بڑھی

اسلام علیکم.....

دھیمی اواز میں سلام کر کے اس نے آہل کو متوجہ کیا اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک پل کے لیے اسے دیکھتا رہ گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ وہ اس سے نظر نہیں ہٹا سکا پھر سنبھل کر اسے سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ماہی وہاں بیٹھ گئی بڑی نظریں مسلسل جھکی ہوئی تھی

تو کیا لوگی تم توٹی..... کوئی....

کچھ نہیں.... شکریہ

اس نے آہل کی جانب دیکھ کر جواب دیا وہ اور کیا کہتی بھلا آہل نے اس کے جواب پر کاغذ اچکائے اور ٹیبل پر رکھے کاغذات اس کی طرف بڑھائے

یہ لو

کیا ہے یہ

اس نے کاغذات ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا

www.urdu novels mania.com

یہ کانٹریکٹ پیپر ہے

ماہی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

ہماری شادی کا کانٹریکٹ

آہل نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

شادی کا کانٹریکٹ

ماہی نے زیر لب دہرایا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا لیکن اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی

اس کانٹریکٹ کے مطابق تم مجھ سے شادی کرو گی اور چھ مہینے کے لیے میرے گھر میری بیوی بن کر رہو گی صرف چھ مہینے کے لیے اس کے بعد تم اپنے راستے میں اپنے راستے اور اس کے لیے میں تمہیں منہ مانگی رقم دینے کے لیے تیار ہوں

ماہی کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ا رہا تھا

اپ مذاق کر رہے ہیں

وہ بمشکل اتنا بول پائی

میں مذاق نہیں کرتا

اس نے غصے سے دانت پیس کر کہا

ماہی کو لگا جیسے وہ کسی اور دنیا میں ہے یہ کوئی خواب ہے یا کوئی وہم وہ خاموش بیٹھی رہی جیسے وہاں

موجود تھی ہی نہیں

تم اتنی شاکد کیوں ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہئے اتنا اچھا موقع ملا ہے تمہیں اور کیا چاہیے

ماہی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

آپ..... آپ..... ایسا کیسے..... کیوں کر رہے ہیں یہ سب اگر آپ کو ہم سے شادی نہیں کرنی تو

آپ انکار کیوں نہیں کر دیتے یہ سب کیوں

میں نے انکار کیا لیکن میرے ڈیڈ کے لیے اس میری مرضی معنی نہیں رکھتی ان کی ضد ہے کہ میری

شادی تم سے ہی ہو

میں جتنی مخالفت کر سکتا تھا میں نے کی لیکن میں نہیں چاہتا اس وجہ سے ہمارے بیچ اور پرابلمس ہو گھر کا ماحول خراب ہو اس لیے مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا میری دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں میں نہیں چاہتا ان سب باتوں کی وجہ سے ان کی صحت زیادہ خراب ہو اور چھ مہینے بعد.....

اس نے بڑی ہمت کر کے پوچھا
تب تک انہیں خود اندازہ ہو جائے گا سسی غلط کا اور نا بھی ہو تو میں انہیں صاف کہہ دوں گا کہ میں نے ان کی خوشی کے لیے شادی تو کر لی لیکن تمہارے ساتھ مزید نہیں رہ سکتا وہ خاموش بیٹھی رہی اسے اہل کی سوچ پر بہت افسوس ہو رہا تھا مجھے نہیں لگتا تمہیں اتنا سوچنے کی ضرورت ہے دس از آگولڈن اپار چنیٹی فوریو ہمیں اپکا یہ سودا منظور نہیں آہل جی آپ فکر نہ کریں ہم خود اس رشتے سے انکار کر دینگے خدا حافظ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی

انکار کرنے کو تو میں بھی کہہ سکتا تھا لیکن پھر میرے ڈیڈ تم جیسی کوئی اور لڑکی کولا کر میرے سامنے کھڑے کر دینگے جو میں نہیں چاہتا تو آپ ان سے سودا کر لیجیے گا ہم چلتے ہیں الرائنٹ..... اس بارے میں سوچنا ضرور کل شام تک کا وقت ہے تمہارے پاس کل شام میری مام تمہارے گھر آئیگی انہیں ہاں کہنا ہے یا نا یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے

ماہی نے اسے بغور دیکھا اور وہاں سے چل دی

وہ افس میں پیٹھا کوئی بہت ضروری کام کر رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی

Come in

اس نے بنا نظریں اٹھائیں اجازت دی

Yes

لیکن کافی دیر خاموشی پا کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا

تم.....

ماہی کو اپنے سامنے خاموش دیکھ کر وہ حیرت سے بولا

اب انی ہو تو وجہ بھی بتا دو.....

اس کی مسلسل خاموشی سے تنگ آکر بولا

وہ..... وہ ہم..... ہمیں آپ کی شرط منظور ہے

اس نے ساری ہمت مجتمع کر کے کہا آہل کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ بکھری لیکن بولا کچھ

نہیں خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

آپ.... آپ ہمیں ایسے... ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ ہی نے کہا تھا کہ ہم آپ کو چوبیس گھنٹے

تک جواب دے سکتے ہیں

ایکجولی میں شاکد ہوں..... مجھے تمہارے اتنی جلدی آنے کی امید نہیں تھی..... لیکن خیر اب آہی گئی ہو تو یہ کاٹیر کٹ ٹھیک سے پڑھ کر سائن کر دو....

اس نے ڈراور سے پیپر س نکال کر اسے دیے
ہمیں آپ کی شرطیں منظور ہے لیکن ہماری بھی ایک شرط ہے.....

آہل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا
اپکو ہمیں پچیس لاکھ روپیہ دینے ہو گے وہ بھی ابھی.....

اس نے کہا تو آہل نے پہلے اسے حیرت سے دیکھا
الرائٹ.....

آہل نے چیک بک نکال کر اسے پچیس لاکھ کی رقم دے دی اور پیپر س سائن کرنے لگی
جان سکتا ہوں اتنی جلدی یہ فیصلہ لینے کی وجہ..

آہل بول پڑا تو وہ رک کر اسے دیکھنے لگی

آپ کے کانٹریکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کیا کہ ہمیں آپ کو وجہ بھی بتانی پڑے گی

آہل نے اس کے طنز پر خاموش ہو کر رخ پھیر لیا

اس نے پیپر س سائن کیے اور اس کے ہاتھ میں تھمائے

آپ ہی نے کہا تھا نایہ ہمارے لیے سہرا موقع ہے ہمیں اسے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے

اس نے آہل پر چوٹ کی اور وہاں سے نکل گئی

یہ ہے آپ کی چوائس ڈیڈ..... جسے چوبیس گھنٹے بھی نہیں لگے بچنے میں..... کاش کہ یہ سب آپ کو نظر آتا

اس نے افسوس سے سوچا

.....

تنوی تمہارا دماغ خراب ہے ایسی بیوقوفی کیسے کر سکتی ہو تم.....

اسے جیسے ہی معلوم ہوا کہ تنوی نے نیند کی گولیاں کھا کر اپنی جان دینے کی کوشش کی ہے تو وہ فوراً

ہسپتال چلا آیا

وہ کچھ نہیں بولی آنکھوں سے انسو بہہ رہے تھے ایک ہاتھ میں سیرینج لگی ہوئی تھی گرے نثر اور بلیو

پینٹ پہنے

جواب دو کیوں کی تم نے ایسی بیوقوفانہ حرکت.....

اہل غصے سے بولا

تو اور کیا کرتی میں..... زندہ رہ کر تمہاری شادی انجوائے کرتی

وہ جھنجھلا کر بولی

کالج ٹائم سے ہم ساتھ ہے اہل.... میں نے کبھی تمہارے علاوہ کسی سے پیار نہیں کیا کسی کو اہمیت

نہیں دی.... اور اب تم کسی اور سے شادی کر رہے ہو میں کیسے برداشت کر سکتی ہوں یہ سب تمہیں

کوئی فرق پڑے نا پڑے لیکن میں یہ سب دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہ سکتی

وہ بولتی گئی آہل کو کوئی خاص حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کافی وقت سے وہ تنوی کی باتوں اور حرکتوں سے انداز لگا چکا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیا محسوس کرتی ہے اور اس نے بھی سوچ رکھا تھا کہ وہ اس سے ہی شادی کریگا کیونکہ وہ اس کی بہت اچھی دوست تھی

کیوں خاموش ہو آہل..... جواب دو مجھے..... کیسے دیکھو اپنے ڈریس کو ٹوٹتے ہوئے..... تمہیں کسی اور کا ہوتے ہوئے

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی

ایسا کچھ نہیں ہوگا میں تم سے ہی شادی کرونگا

وہ آرام سے بولا

کیا..... یہ تم کیا کہہ رہے ہو آہل..... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا... ایک طرف تم نے اپنے گھر والوں کو ہاں کہہ دے اور اب تم.....

وہ پریشانی سے بولی

تنوی تم ڈیڈ کو جانتی ہونا..... میں نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کی وجہ سے گھر میں روز تکرار ہو..... میری اس سے شادی صرف ایک ڈیل ہے اس کے بعد میں تم سے ہی شادی کرونگا

آہل نے اسے اپنے اور ماہی کے درمیان ہونی ساری بات بتادی

تم سچ کہہ رہے ہو آہل تم مجھ سے....

تنوی کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی

تم اچھی طرح جانتی ہو آہل رضا ابراہیم کبھی اپنی کمنٹمنٹ سے پیچھے نہیں ہٹتا

یہ شادی صرف نام کی ہے میری بیوی صرف تم بنو گی ڈونٹ وری

وہ سنجیدگی سے بولا

آئے لو یو آہل

اس نے اہل کو اپنی جانب کھینچ کر اس کے گلے لگ گئی

.....

دانش کسی سے کال پر بات کرتے ہوئے جا رہا تھا جب سامنے سے آتی رائہ سے ٹکرا گیا اس کے ہاتھ

میں گفٹ باکس زمین پر گئے جوان لوگوں نے نکاح کے بعد ماہی اور اس کی فیملی کو دینے تھے وہ

پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی جب کہ دانش مسلسل اسے دیکھ رہا تھا ڈارک گرین کرتی اور سفید ٹراووز

پہنے ہلکے میک اپ میں بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی بنائے چہرے پر ہلاکی معصومیت لیے پریشان سی کھڑی

تھی دانش کو اس کی سادگی بے حد پسند آئی

دانش نے سب گفٹ اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیے

چھوٹی سی بات کے لیے اتنا پریشان نہیں ہونا چاہیے

دانش نے دھیمی آواز میں کہا

رائہ کچھ نہیں بولی

ویسے میرا نام دانش ہے..... ماہی کا بھائی..... آئے مین کزن

جی ہم جانتے ہیں..... اور ہمارا نام رائہ ہے..... اہل ہمارے چھوٹے بھائی ہے

وہ ہلکا سا مسکرایا

نائس ٹومیٹ یو

شکریہ..... آپ نے ہماری مدد کی..... ہم چلتے ہیں
کسی کے پکارنے پر وہ جلدی سے بولی

.....
.....

جدید اور خوبصورت ساز و سامان سے سیٹ کمرہ گلابوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا تین دیواروں پر آف
وہاٹ کمر پینٹ تھا ایک طرف شیشے کی دیوار تھی جو کہ دراصل سلائیڈ ڈور تھا جو سوئمنگ پول کی جانب
جاتا تھا اس پر لایٹ گرین اور سفید جالی کے شاندار پردے لگے تھے دوسری دیوار پر کئی ساری
تصویریں لگی تھیں نیچرس کی ہر ایک چیز اعلیٰ اور قیمتی تھی پھولوں سے سجے بیڈ پر گلاب کی پنکھڑیوں کی
چادر بچھی ہوئی تھی ہارٹ شپ کے جھومر اور غباروں سے سارے کمرے کو سجایا ہوا تھا
وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی ذہن نا جانے کتنی ہی سوچوں میں گم تھا سرخ گراہے میں
گولڈن دوپٹہ سر پر اوڈھے دلہن کے روپ میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن عام لڑکیوں کی
طرح وہ خوش نہیں تھی کوئی امنگ کوئی خوشی کوئی امید اس کے دل میں نہیں تھی اس نے جو فیصلہ کیا تھا
اس میں سب کچھ ختم ہو چکا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کا انجام کیا ہوگا اس کے اس فیصلے سے

اس کی اگلی زندگی کس طرح متاثر ہوگی اس کے اپنوں کو کتنی تکلیف ہوگی لیکن کبھی کبھی سب کچھ جانتے ہوئے ہمیں ایسے فیصلے کینے پڑتے ہیں جس میں ناہماری رضا شامل ہوتی ہے ناخوشی.....
وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر سیدھی ہو کر آنسو صاف کیے کیونکہ وہ کسی کے اگے خود کو کمزور نہیں دکھانا چاہتی تھی

اہل اندر داخل ہوا سفید سلوار قمیص پر کالا صافہ باندھے وہ ہمیشہ سے کافی مختلف لگ رہا تھا آہل نے اسے پوری طرح نظر انداز کرتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھا

ماہی نے ایک گہری سانس لی اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی بھاری بھر کم گھونگھٹ اور زیورات نکالے بالوں کو جوڑے سے آزاد کر کے سکون کی سانس لی

تم اب تک یہیں ہو.....

آہل چیخ کر کے باہر آیا بلیک ٹی شرٹ پر گرے ٹریک پینٹ پہنے گیلیے بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے بولا ماہی نے اسے حیرانی سے دیکھا

کیا مطلب..... یہاں نہیں تو اور کہا ہو گئے ہم

کہیں بھی..... لیکن جب تک میں یہاں موجود رہوں تم اس روم میں نظر نہیں

آوگی..... دھیٹس اٹ

اس نے ایک سانس میں کہہ کر پلٹ گیا

اچھا ٹھیک ہے..... تو ہم باہر جا کر ہال میں سو جاتے ہیں..... کوئی پوچھے گا تو

بتا دینگے چھ مہینے والے کانٹریکٹ کے بارے میں

اس نے غصے سے کہا اور باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے لگی لیکن اس کے پہلے ہی آہل نے اس کی کلائی پکڑ کر کھینچا اس سے بری طرح ٹکرائی

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولا

تو آپ ہی بتائیے کیا کریں ہم... اگر ہم یہاں نہیں رہ سکتے تو ہمیں باہر جانا پڑے گا اور باہر گئے جو تو سب کے سوالوں کا جواب بھی دینا پڑے گا نا اور معاف کیجیے گا ہم سب سے جھوٹ نہیں کہینگے

شٹ اپ..... زیادہ ہوشیاری مت دکھاؤ..... اور کانٹریک والی بات اگر اس

روم کے باہر گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی تم

اس نے ماہی کو ہاتھ کھینچتے ہوئے سلاؤنگ ڈور کی دوسری جانب لے آیا

یہ ہے تمہاری پرا بلم کا سولیوشن.....

اہل نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا ماہی کو کچھ وقت لگا اس کی بات سمجھنے

کیا... یہاں... ہم یہاں کیسے رہ سکتے ہیں

وہ پریشان ہو کر بولی

دھیٹ اس یور پر ا بلم.....

اتنا کہہ کر وہ واپس روم میں چلا گیا اور ڈور بند کر دیا

چاروں طرف سے دیواروں سے گھرا بڑا سا اتیر یا تھا اوپر سے کھلا ہوا ایک طرف سفید شفاف پانی سے بھرا چھوٹا سا سونمگ پول تھا اسی کے آگے ایک کونے میں چھت پر جانے کے لیے سیڑھیاں تھی اور دوسری طرف الگ الگ قسم کے کئی سارے پودے رکھے ہوئے تھے

پول کے سامنے روم کی دیوار سے ایک صوفہ اور ٹیبل رکھا ہوا تھا اسی دیوار کے آخری کونے میں جم سائل اور ورزش کرنے ڈمبل وغیرہ رکھے تھے

ماہی پریشان ہو کر سوچنے لگی کہ کہاں سونے پھر کر سونے پر لیٹ گئی کیونکہ بہت تھکاں محسوس ہو رہی تھی اور فی الحال وہ بھی آرام کرنے کے لیے بیت تھا

یا اللہ ہم تو شہزادے کے خواب دیکھا کرتے تھے آپ نے تو ہماری زندگی میں جن بھیج دیا جن بھی ایسا ویسا نہیں جلا دجن ہے کوئی ایسا کرتا ہے بھلا کسی کے ساتھ چھوڑیں گے

نہیں ہم انھیں

اس نے غصے سے کہا اور آنکھیں موند لی

ماہی نے سلائیڈ ڈور کر تھوڑا سا کھول کر جھانک کر دیکھا تو وہ سویا ہوا تھا کسی چور کی طرح دھیرے سے دروازہ کھولا اور دبے قدموں سے چلتی ہوئی واش روم تک پہنچی نہا کر اس نے یلو اور گرین کانٹراسٹ کا خوبصورت ڈریس پہنا جو اس کے گورے رنگ پر بہت کھل رہا تھا لمبے گھنے بالوں کو رگڑتے ہوئے وہ

باہر آئی سامنے سے آتے آہل پر نظر پڑی تو گھبرا کر لڑکھڑا گئی گرتی اس سے پہلے ہی آہل نے فوراً آگے بڑھ کر اسے تھام لیا

ماہی نے آنکھیں سختی سے بند کر لی تھی آہل نے پہلی دفعہ اسے اتنے قریب سے دیکھا تھا میک اپ سے بے نیاز نکھرا نکھرا سا چہرہ جس پہ بلا کی معصومیت تھی دلکش نقوش بڑی بڑی کالی آنکھیں اور کالے بے لمبے گھنے بال گلاب کی طرح نرم و نازک ہونٹ وہ بے ارادہ اسے دیکھتا ہی رہا ماہی کی آنکھیں اب تک بند تھی جیسے ہی آنکھیں کھولی آہل نے نظریں ہٹائی ماہی سنبھل کر کھڑی ہوئی آہل دوبارہ اسے دیکھ رہا تھا لیکن غصے سے

آ... آ... آپ ہمیں ایسے..... گھور کیوں رہے ہیں

اس نے تڑپھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

کیونکہ یہ آنکھیں میری ہے میں جو چاہوں کر سکتا ہوں
تو اپنی ان آنکھوں سے اس الماری کو گھور یے اس شیشے کو گھور یے اس پینٹنگ کو گھور یے ہمیں کیوں گھور رہے ہیں

اس نے غصے سے کہا

یہ تمہاری طرح گرتے پڑتے نہیں رہتے نا اسلیے

سپاٹ لہجے میں بولا

آپ اگر جن کی طرح ایدم سے سامنے اجانگے تو سامنے والا انسان تو گھبرا ہی جایگا نا

اس نے بنا سوچے سمجھے کہہ دیا

کیا.... کیا کہا تم نے... کیا بلایا مجھے
وہ غصے سے کہتا اس کی جانب بڑھا
ک... ک.... کچھ نہیں ہمارا مطلب تھا کہ.....
شٹ اپ.... اپنی حد میں رہو سمجھی
وہ غصے سے کہتا ہوا شام روم میں گھس گیا
اپنی حد میں رہو سمجھی
ماہی نے منہ بناتے ہوئے اس کی نکل اتاری
جلاد جن کہیں کے

آج ان کا رسیشن تھا..... شہر کے فیس ہوٹل کے لان میں خاص احتمال کیا گیا تھا..... روشنی
سے سارا ہوٹل جگمگا رہا تھا سیٹج پر سجاوٹ کر کے تخت نما صوفے رکھے تھے شہر کے مشہور و معروف
لوگ وہاں موجود تھے..... ماہی کو خاص بیوٹیشن نے آکر تیار کیا تھا ڈارک بلیو کا مڈر لہنگے پر
سفید خوبصورت بھاری دوپٹہ ڈائمنڈ جوئیری اور میک اپ نے اس کے روپ میں مزید اضافہ کیا تھا
..... رائے کے ہمراہ جب وہ سیٹج پر آئی تو ایک پل کے لیے آہل کی نظریں بھی اس پر ٹہر گئی تھی
وہ خود بھی ڈارک بلیو قیمتی سوٹ پہنے سٹائل سے بال سیٹ کیے ہلکی ہلکی شیو میں چہرے سنجیدگی ایک ہاتھ
پینٹ کی جیب میں ڈالے بے حد وجہ لگ رہا تھا..... رائے نے ماہی کو آہل کے قریب ہی کھڑا
کیا دونوں ایک پل کے لیے ایک دوسرے کو دیکھ کر نظریں پھیر لی..... ہر کوئی ان دونوں کی

جوڑی کی تعریف کر رہا تھا اور حارث صاحب کی پسند کو سراہ رہا تھا دادی دل ہی دل میں ناجانے کتنی ہی دفع دونوں کی نظر اتار چکی تھی

شیخ صاحب اور رضیہ بیگم بھی بے حد خوش تھے ان سب کی خوش اخلاقی دیکھ کر وہ متمن تھے

.....

دانش ہاتھ میں جوس کا گلاس لیے کھڑا تھا اس کی نظریں مسلسل کسی کو تلاش کر رہی تھی

لگتا ہے آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں....

علی کی آواز پر وہ تھوڑا گڑبڑایا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں.....

علی اسکی حالت پر ہلکا سا مسکرایا تب ہی رائے وہاں آئی لائٹ پنک کلر کی کرتی ہر بلیک ٹراؤزر ہلکا ہلکا سا

میک اپ بہت ہی سادگی سے تیار ہوئی تھی

علی.... دادی آپ کو بلا رہی ہیں

وہ سیدھے علی سے مخاطب تھی

علی اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا وہ بھی جانے لگی اس کے پیچھے

ایکسکیوز می

لاکھ کوشش کبے بعد بھی اس نے رائے کو آواز دے دی

جی..... کچھ چاہیے آپ کو

نہیں..... مجھے کچھ نہیں چاہیے..... اگر آپ برانا مانے تو میں آپ سے ایک بات

پوچھوں

جی..... پوچھیے

وہ سنجیدگی سے بولی

وہ... آپ اس دن گاڑی میں..... روکیوں رہی تھی

اس نے رکتے رکتے اپنی بات مکمل کی جب کہ رائے اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

اس دن زبردستی وہ علی کے کہنے پر اس کے ساتھ شاپنگ کرنے گئی تھی جب اس کی ایک سہیلی سے

ملاقات ہو گئی اس نے جن رائے سے اس کے شوہر کے متعلق پوچھا تو رائے روتی ہوئی آکر گاڑی میں بیٹھ

گئی تھی اس وقت دانش نے اسے دیکھا تھا

اگر آپ نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں...

اسے کافی دیر خاموش دیکھ کر بولا

وہ..... ہمیں کچھ کام ہے.....

ہم چلتے ہے

وہ بنا نظریں ملائے بولا اور آگے بڑھ گئی دانش اسے جاتے دیکھتا رہا

.....

.....

کافی دیر تک فکشن چلتا رہا جب لگ بھگ سارے مہمان چلے گئے تب علی نے ان کا زبردستی فوٹو شوٹ کروایا اہل منع کرتا رہا لیکن وہ نہیں مان رہا تھا فوٹو گرافر کے کہنے پر الگ الگ پوزیشنس لئے چند ہی تصویریں بنائی تھیں می جب آہل کا فون بجنے لگا تو وہ چلا گیا

ہیلو.....

ہائے تنوی.... کیسی طبیعت ہے

دوسری جانب تنوعی کی آواز سن کے فوراً پوچھا

آج تمہارا ریسپشن ہے..... وہ بھی کسی اور لڑکی کے ساتھ..... یہ جانتے ہوئے میں ٹھیک کیسی ہو سکتی ہوں آہل

اس کی آواز سے اداسی جھلک رہی تھی

ریلیکس تنوعی میں پہلے بھی تمہیں کہہ چکا ہوں یہ سب میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا تم ریسٹ کرو میں کل آکر تم سے ملتا ہوں کسی کے آواز دینے پر اس نے فوراً فون بند کیا

www.urdu novels mania.com

فجر پڑھ کے وہ دوبارہ سو گئی تھی اسی صوفے پر مشکل تھا لیکن اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا اور وہ اس کے لیے آہل کے سامنے ریکویسٹ نہیں کرنا چاہتی تھی کہ کچھ ہی دن کی بات ہے

ہلکی ہلکی آوازوں سے اس کی آنکھ کھلی دیکھا تو سامنے آہل پودوں کو پانی دے رہا تھا ڈارک بلیو شرٹ اور وہائٹ پینٹ میں آستین کہنی تک فولڈ کیے بہت ہی سنجیدگی سے اپنے کام میں مصروف تھا کبھی گملوں کی مٹی ٹھیک کرتا تو کبھی ان کی ترتیب بدلتا

عجیب انسان ہے ہے عام انسانوں کے ساتھ اتنی سختی اور ان پودوں کو لے کر ایسے برتاؤ کر رہے ہیں جیسے خود بھی انھیں کی برادری کو ہو

اس نے حیرت سے سوچا پھر سر جھٹک کر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے جانے لگی دوپٹے کے دھکے سے ٹیبل پر رکھی گھڑی پول میں جاگری جو آہل نے مٹی لگ جانے کے خیال سے وہاں رکھی تھی اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی آہل نے اس جانب دیکھا چند پل لگے سمجھنے میں بھر فوراً وہاں آیا وہاٹ دا ہیل اس دھس..... وہ میری واچ تھی

اس نے غصے سے کہا

آہل جی ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا..... پتا نہیں کیسے.....

جسٹ شٹ اپ..... اور ابھی کے ابھی میری واچ لیکر آؤ.....

وہ پول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے غصے سے بولا

لیکن ہمیں تیرا نہیں آتا.....

دھیٹس یور پرائیلم..... اگر مجھے دو منٹ میں میری واچ نہیں ملی تو.....

وہ غصے سے اس کی جانب بڑھتے ہوئے بولا ماہی بنا کچھ بھی بولے یا سوچے ایدم سے پانی میں کود گئی ایک پل کو آہل کو بھی حیرت ہوئی اس کی اس حرکت پر پانی میں جاتے سے واچ تو اس کے ہاتھ اگئی لیکن پھر اسے کچھ سوجھا نہیں وہ گھبرا کر ہاتھ پیر مارنے لگی اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا چند پل انتظار کے بعد آہل نے اپنی شرٹ نکال کر پانی میں چھلانگ لگا دی اور اسے اپنے ساتھ لگا سے باہر لے آیا اسے زمین پر بٹھا کر اس کی پیٹھ سہلائی ماہی نے باہر کر سکون کی سانس لی اور انکھیں کھولی اس کا ہاتھ آہل کا ہاتھ میں تھا اور وہ سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ماہی کو حیرانی ہوئی اسے اپنے لیے فکرمند دیکھ کر اسے تو امید تھی کہ آہل اسے ڈوبنے دیگا وہ حیرت سے سوچنے لگی کہ کیا واقعی وہ اس کے لیے پریشان ہوا ماہی نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا آہل اٹھ کر شرٹ پہننے لگا

یہ لیجیے آپ کی کھڑی...

وہ بھی کھڑی ہو کر واچ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولی

اگر تمہیں تیرنا نہیں اتنا تو تم پانی میں کیوں کودی

واچ لیتے ہوئے وہ غصے سے بولا

اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو آپ کو موقع مل جاتا ہمیں نیچا دکھانے کا.... بہت خوشی ملتی ہے نا آپ کو لوگوں کو نیچا دکھا کر..... انکی بے عزتی کر کے..... لیکن ہمیں اپ کے آگے ریکویسٹ کرنے سے ڈوب کر مرنا زیادہ پسند ہے

وہ غصے سے کہہ کر جانے لگی تب آہل نے اسکا بازو سختی سے پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا وہ اسکے سینے سے ٹکرائی

اگر اپنی عزت اتنی ہی پیاری ہوتی تو ایسے اپنا سودا نہیں کرتی تم..... خود کو پیسے کے لئے بیچنے سے پہلے اپنی غیرت کا سوچتی میرے آگے جھکنا منظور نہیں لیکن بننا منظور ہے واہ کیا خودداری ہے.... ماہی کہ انکھوں میں ڈھیر سا راپانی اتر آیا وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن ہل بھی ناپائی بلکہ آہل کی پکڑ مزید سخت ہو گئی اور اس کی نظریں ماہی کے چہرے کی گردش میں تھی عزت انا. خودداری. وفاسب کچھ پیسے کے آگے بکواس ہے اس لئے آئندہ مجھے یہ لیکچر دینے سے پہلے ایک بار سوچ لینا

اس نے سختی سے کہہ کر ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ دیا اور روم میں چلا گیا وہ وہیں صوفے پر ڈھ گئی

.....

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کیا ہوا ماہی..... آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے.....

وہ خاموشی سے سب کے درمیان بیٹھی تھی پھر اٹھ کر کچن میں آگئی تو رانمہ بھی اس کے پیچھے آئی نہیں آپنی..... ایسی کوئی بات نہیں ہے

ماہی ہم جانتے ہے آہل زرا سخت مزاج ہے..... چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ کر جاتے ہیں..... لیکن وہ دل کے برے نہیں ہے اسلیے اپ ان کی کسی بھی بات کو دل سے لگا کر اداس ناہوں

رائہ سمجھاتے ہوئے بولی

نہیں آپنی..... ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے..... آپ پریشان نا ہو
وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی

ٹھیک ہے..... لیکن اگر ایسی کوئی بات ہو بھی تو آپ ہمیں بتائیں ہم ان کی خبر لینگے
اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا ماہی ہنس دی

آپ بہت اچھی ہے آپنی.....

ماہی اس کے گلے لگتے ہوئے بولی

ہم جانتے ہیں وہ آپ کے بھائی ہے آپ کو ان میں اچھائی ہی نظر آنے گی لیکن آپ کو نہیں پتا وہ تو
آپ سب کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں
وہ بس سوچ کر رہ گئی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ روم میں ہی صوفے پر بیٹھا تھا ملازم نے اس کے آگے ناشتہ رکھا
وہاٹ داہیل.....

اس نے سینڈوچ لینے ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب اس پے لگی پودینے کی چٹنی دیکھ کر غصے سے بولا
کیا ہے یہ سب نانسینس.....

اس نے ملازم کو ڈانٹا

سراج ناشتہ ماہی میڈم نے بنایا ہے.....

اس نے نظریں جھکاے صفائی دی

وہاٹ..... بلاؤ اسے

ملازم نے ماہی کو بلایا

جی کیسے..... کیوں بلایا ہمیں

اس نے بنا اس کی جانب دیکھے دوسری طرف رخ کیے کہا یہ صبح والی بات پر ناراضگی کا اظہار تھا

کیا ہے یہ.....

اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے دبے غصے سے کہا

پودینے کی چٹنی ہے.....

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سیدھا سا جواب ملا

آہل نے جھلا کر انہیں بند کی

کیوں ڈالی ہے اس پر.....

کھانے کے لیے.....

بڑی معصومیت سے جواب دیا

آہل نے اٹھ کر کھڑا ہوا

تمہیں کیا ضرورت تھی میرے لیے ناشتہ بنانے کی..... سینڈوچ کے ساتھ کون پودینے کی چٹنی کھاتا ہے..... اتنی بھی سمجھ نہیں ہی تمہیں....

اگر آپ کو نہیں کھانا تو ناکھائے..... ہم نے تو سب کے لئے ناشتہ بنایا تھا اس لیے آپ کے لئے بھی بنالیا تاکہ کسی کو ایسا نالگے کہ ہمارے درمیان کوئی پریشانی ہے..... لیکن اگر آپ کو نہیں پسند تو ٹھیک ہے آج کے بعد نہیں بنائینگے آپ کے لیے دھیٹس گڈ..... آئندہ ایسا بیوقوفانہ ناشتہ میرے لیے ناہی بناؤ تو بہتر ہے

اہل دوبارہ بیٹھے ہوئے کہا

ایک بار پھر سوچ لیجیے ہمارے ہاتھ کا کھانا قسمت والوں کو ہی ملتا ہے اس کی بات پر آہل نے اسے حیرت سے دیکھا جسٹ گووووو.....

وہ دانت پیستے ہوئے بولا دھیرے سے بولا

ہائے آہل.....

ماہی پلٹ کر جانے لگی تھی جب تنوی اندر داخل ہوئی نیوی بلیورنگ کا گھٹنے کے اور تک ٹاپ جس کی آستین نہیں تھی اور بلیو ہی جینس پہنے کھلے بالوں کو نیچے سے کرل کیا ہو میک اپ اور بڑے بڑے ایئرنگ پہنے اندر داخل ہوئی

ہائے تنوی.....

ماہی پر ایک نظر ڈال کر اس کی جانب بڑھا

تم یہاں.....

ہاں وہ میں کچھ دن کے لیے مام ڈیڈ کے پاس جا رہی تھا شام کی فلائٹ ہے سو چال لوں تم سے.....
اس نے ماہی کو مکمل طور پر نظر انداز کیا تھا

تنوی جی..... آئیے ناہم اپ کو اپنے ہاتھوں کو بننا ناشتہ کھلاتے ہیں
وہ خود ہی بولی آہل اور تنوی دونوں نے حیرت سے دیکھا
نہیں میں ناشتہ کر کے آئی ہوں

ارے آپ ایک بار ہمارے ہاتھ کا بنا کھا کر تو دیکھیے..... انگلیاں چاٹتی رہ جائیں گی آپ
وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولی آہل نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا
جانتی ہو یہ کون ہے

اتنا تو پتا ہے کہ آپ کی دوست ہے اور آپ کی دوست مطلب ہماری دوست
ماہی نے خوشدلی سے کہا
میں اور تنوی بہت جلد شادی کرنے والے ہیں
www.urdu novels mania.com

وہ بولا تنوی ہلکا سا مسکرائی

ارے واہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے تب تو یہ ہماری کچی والی دوست ہوئی جو ہماری مصیبت اپنے
سر لے گی

وہاٹ.....

آہل نے حیرت سے بولا

وہ دانت زبان تلے دبا گئی

اے ناتنوی جی..... ناشتہ کرتے ہیں

وہ تقریباً کھینچتی ہوئی اسے اپنے ساتھ لے گئی

آہل حیرت سے اسے دیکھتا رہا

عجیب لڑکی ہے.....

اس نے دل میں سوچا

.....

.....

اچھی لڑکی ہے.....

آہل خود تنوی کو چھوڑنے جا رہا تھا اپنی گاڑی میں

کیا.....

www.urdu novels mania.com

وہ سمجھ نہیں پایا

ماہی..... اچھی لڑکی ہے وہ..... حیرت کی بات ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اس بات سے جب

تم نے مجھ سے شادی کی بات کی اس کے برتاؤ میں کوئی بیزاری کوئی ناراضگی نہیں

وہ سامنے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی

ایسا اسلیے کیونکہ اسے مجھ سے کوئی مطلب نہیں..... اسے پیسے سے مطلب تھا جو اسے مل

چکے ہیں..... اس کے بعد میں کچھ بھی کروں اسے فرق نہیں پڑتا

وہ سنجیدگی سے بولا کہیں نا کہیں اسے ماہی کی اتنی بے پرواہی بری لگی تھی لیکن وہ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا

آہل..... پیسے کے لیے یہ سب کرنا..... مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایسی ہے مطلب مجھے نہیں لگتا کہ پیسے کے لالچ میں اس نے شادی کی ہوگی ہو سکتا ہے کوئی وجہ ہوگی اتنی سینس ایبل نہیں لگتی وہ.....

وہ سوچتے ہوئے بولی
جو جیسا نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں تنوی... یہ تو حقیقت ہے کہ اس نے بیسے کے لیے ہی مجھ سے شادی کی ہے اب وہ معصوم ہے یا خود کو معصوم دکھا رہی ہے میں نہیں جانتا

وہ بولا

شاید..... خیر جو بھی ہے کم سے کم آگے جا کر کوئی مشکل تو نہیں ہوگی
تنوی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا
www.urdu novels mania.com

ہاں.... ویسے فی الحال تم یوں اچانک کیوں جا رہی ہو
اس نے بات بدلی

وہ مام اینڈ کافی دن سے کہہ رہے ہیں آنے کے لیے اسلیے سوچا کچھ دن....

اس نے بات ادھو دی چھوڑ دی

رائٹ..... تم ریلیکس ہو جاؤ گی

وہ بولا تنوی کو لگا تھا اسے روکے گا وہ اداس ہو گئی

.....

.....

.....

.....

واقعی بہت لڑی کھانا بنایا ہے بیٹا تم نے خوش رہو
 ثریا بیگم نے پیار سے کہا آج پہلی بار اس نے سب کے لیے ناشتہ اور لچ بنایا تھا سب نے ہی بے حد
 پسند کیا اور اس کی تعریف کی
 آپ..... آپ کو کیسا لگا
 رائے اب تک خاموش بیٹھی تھی مابھی نے خود سے پوچھ لیا
 بہت ہی ٹیسی..... ہم نے تو پہلی بار اتنا اچھا کھانا کھایا
 وہ مسکراتے ہوئے بولی

یہ۔ لو بیٹا تمہارا انعام.....

دادی نے ایک باکس ملازم سے منگوایا تھا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں
 نہیں دادی جی..... اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے
 وہ انکار کرتے ہوئے بولی

ہمارے یہاں بہو پہلی دفعہ کچھ بناتی ہے تو اسے کوئی تحفہ دیا رکھ لیجیے

انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا ماہی منغ نہیں کر پائی

.....

آہل گھر آیا تو وہ روم میں موجود تھی صوفے پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی
کیا ضرورت تھی تمہیں تنوی کے آگے اتنا ڈرامہ کرنے کی
کیا مطلب..... ہم نے کون سا ڈرامہ کیا آہل جی
وہ کھڑی ہو کر معصومیت سے بولی

میں اس سے شادی کرنے والا ہوں اس بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا
وہ سنجیدگی سے بولا

آہل جی پہلی بات ہماری بڑی امی کہتی ہے مہمان اللہ کی رحمت بن کر آتے ہیں تو چاہے وہ دشمن
کیوں نا ہو ہم انہیں پریشان کر کے اللہ کو تو ناراض نہیں کر سکتے نا دوسری بات ہمیں کیوں فرق پڑے
گا اس بات سے بھلا ہماری ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے بلکہ ہمیں تو ان کی فکر ہے کہ وہ آپ کو ساری
زندگی کیسے برداشت کر پائیگی
www.urdu novels mania.com

آخری جملہ وہ بے ساختہ کہہ گئی

وہاٹ.... کیا کہا تم نے

آہل غصے سے اس کی جانب بڑھا

ک.... ک... کچھ نہیں

وہ گھبرا کر پیچھے پیچھے ہوتی گئی

تم اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو سمجھی ورنہ اگر میں کنٹرول کے باہر ہو گیا تو بہت پچھتاؤ گی وہ غصے سے کہہ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا

جلاد جن....

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ مطالعہ کرنے لگی

وہاٹ واہیل.....

آہل نے کپڑے نکالنے کے لیے وارڈروب کھولی تو اسے غصہ آگیا کیونکہ اس کے کپڑوں کی ترتیب پوری طرح سے بدل دی گئی تھی اور ایک سائنڈ میں ماہی کے کپڑے رکھے تھے

ماہی.....

اس کی ایک آواز ہی کافی تھی ماہی اپنی جگہ گھبرا کر کھڑی ہوئی اور اندرائی

کیا ہوا.....

کیا ہے یہ سب....

وہ زور سے وارڈروب کا ڈور سلائیڈ کر کے کھولتے ہوئے بولا

یہ ہمارے کپڑے ہیں.....

معصوم سا جواب آیا جس نے آہل کو مزید تپا دیا

تم نے اپنے کپڑے یہاں کیوں رکھے میرے کپڑوں کے ساتھ.....

اب ہم اس روم میں رہتے ہیں تو ہمارے کپڑے بھی یہیں رہے گے باہر تو رکھ نہیں سکتے....

جسٹ شٹ اپ ماہی..... ہٹاؤ یہ سب

وہ غصے سے بولا

ہم نہیں ہٹائیں گے..... آپ بھول رہے ہیں ہم اب آپ کی بیوی ہے..... ماہی شیخ رضا ابراہیم..... چھ مہینے کے لیے ہی سہی لیکن اس روم پر ہمارا بھی پورا حق ہے..... اور اگر آپ نے ہمیں ایسے ہر چیز کے لئے پریشان کرنا اور دانٹنا بند نہیں کیا تو ہم سب سے جا کر کہہ دیں گے کانٹریکٹ کے بارے میں...

وہ ساری ہمت کر کے پہلی بار اس طرح بولی تھی آہل اسے مسلسل دیکھتا رہا اس کی آنکھوں میں غصہ تھا.... حیرت تھی..... اندازہ لگانا مشکل تھا

آہل نے پہلے دھیرے سے اسکا ہاتھ پکڑا اور پھر ایک دم سے پیچھے موڑ دیا اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا اچانک حملے پر ماہی درد سے چیخ پڑی

مجھے یہ کانٹریکٹ والی دھمکی آئندہ مت دینا بس عمل کر کے دیکھنا کہ اس کہ بعد میں کیا کرتا ہوں اور یاد رکھنا میں یا مجھ سے جڑی کسی بھی چیز پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے تم یہاں ہو جس کے لیے میں نے تمہیں پے کیا ہے تمہاری منہ مانگی رقم دی ہے ہاں پیسے میں کمی محسوس ہو بتا دینا بس اور مل جائیگے بس اتنا حق ہے تمہیں..... لیکن یہ رشتے... حق..... ادھیکار کی باتیں مجھ سے مت کرنا

وہ اس کے چہرے پر نظریں گڑائے نفرت سے بولا ماہی کے چہرے پر درد کے واضح تاثرات تھے آہل کی باتوں سے اس کا دل ریزہ ریزہ ہو رہا تھا وہ بھگی پلکوں سے اسے خفا ہو کر دیکھ رہی تھی آہل جی ہمیں درد ہو رہا ہے

جانے کیا تھا اس کے لہجے میں جو آہل کو چونکا گیا اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی پھر اس کا ہاتھ آزاد کر کے وہاں سے باہر نکل گیا

کاش کے ہم اپ کو آپ کی باتوں کو جواب دے سکتے بتا سکتے کہ ہم مجبور ہے...

جلاد جن کو تو ہم چھوڑیں گے نہیں..... بات بات پہ ہمیں طعنے دینے اور غصہ کرنے کی قسم کھائی ہے نا انھوں نے..... ہم بھی انھیں اتنا تنگ کرینگے کہ چھ مہینے تو کیا چھ گھنٹے ہمارے ساتھ رہنا مشکل لگے گا..... وہ جانتے نہیں ان کا واسطہ ہم سے پڑا ہے..... اتنا تنگ کرینگے کہ آہل رضا براہیم سے آہل بیزار براہیم ہو جائے گے

وہ اپنے آپ میں بڑبڑاتی ہوئی چلی جا رہی تھی دماغ میں آہل کو تنگ کرنے کے منصوبے بناتے ہوئے وہ روم میں موجود نہیں تھا شاید جم گیا ہوا تھا اسی وقت دروازہ کھول کر اندر آیا ڈارک گرین ٹی شرٹ اور گرے ٹریک پینٹ میں پسینے میں بری طرح بھیگا ہوا تھا ڈریسنگ روم سے ٹاول اور کپڑے لے کر واش روم میں جانے لگا لیکن ماہی سامنے آگئی

آہل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

پہلے ہم جاینگے

جسٹ شٹ اپ ماہی..... مجھے دیر ہو رہی ہے ہٹو میرے راستے سے

وہ ساند سے جانے لگا ماہی پھر سامنے آگئی

نہیں پہلے ہمیں جانا ہے.....

اس دفعہ آہل نے بنا کچھ کہے اسکا بازو پکڑ کر اسے سائڈ میں کیا اور بنا دیری کیے اندر گھس گیا
آہل جی دروازہ کھولے... یہ چیٹنگ ہے

آہل نے کوئی جواب نہیں دیا وہ غصے سے بڑبڑانے لگی پھر دماغ میں کوئی شیطانی ترکیب اتی تو مسکرا دی
آہل نے جیسے ہی شاہر آن کیا چند بوند پانی اکر بند ہو گیا اس کے
چہرے پر صابن لگی تھی پریشانی سے ہاتھ لگا کر چیک کیا لیکن پانی نہیں ا رہا تھا
ماہی.....

جی آہل جی..... آپ نے ہمیں بلایا
وہ دروازے کے پاس آ کر بولی چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ تھی
شاہر میں پانی نہیں ا رہا..... دیکھو کیا ہوا ہے
ہم کیوں دیکھے..... آپ زبردستی گئے ہے اب بھگتے..... ویسے بھی ہمیں نہیں پتا کہ پانی کیوں
بند ہوا ہے

ماہی جا کر باہر والا کاک چیک کرو..... یا کسی کو بولو جلدی
وہ اسکی بات نظر انداز کر کے بولا

دیکھیے..... ہم آپ کے غلام نہیں ہے جو آپ ہمیں حکم دے رہے ہیں
ماہی ابھی کے ابھی جا کر پانی شروع کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
آب کی بار غصے سے بولا

فخر مت کریں آپ سے برا ویسے بھی کوئی نہیں ہے

وہ دھیمی آوازیں بولی کہ کہیں سن نالیں

مجھے لیٹ ہو رہا ہے..... بہت امپورٹینٹ میٹنگ ہے اگر تمہاری وجہ سے وہ مس ہوئی تو چھوڑوں گا نہیں تمہیں

وہ اسکی دھمکی سے گھبرا گئی کہ کہیں واقعی کچھ کرنے پر نا جائے

ہم آپ کی دھمکیوں سے ڈرتے نہیں ہے..... لیکن اگر آپ ہم سے نرمی سے ریکویسٹ کریں تو آپ کی ہیلپ کر دینگے

آہل کو غصہ تو بہت آیا لیکن فی الحال مجبور تھا دانت پیس کر رہ گیا
اوکے اے ول.... ماہی پانی شروع کر دو مجھے دیر ہو رہی ہے

وہ دھیمی آوازیں بولا

سر سر می سا انداز تھا

یہ کیسی ریکویسٹ ہوئی بھلا جو ہمیں محسوس تک نہیں ہوئی اچھے سے ریکویسٹ کریں کہ ہم انکار نا کر سکے

ماہی پانی شروع کرو پلیسیز

وہ اپنے لہجے کو بمشکل نرم کیے دانت پیس کر بولا

ہمیں ٹھیک سے سنائی نہیں دیا.... ایک بار پھر کہینگے آپ

وہ مسکرا کر بولی

ماہی ڈونٹ ویسٹ مالے ٹائیم اب اگر تم نہیں گئی تو میں ایسے ہی باہر آجاؤنگا اور.....

اب اس کا غصہ برداشت کے باہر تھا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم کر رہے ہیں

وہ گھبرا کر بولی اور باہر کی جانب گئی

پانی تم نے بند کیا تھا نا

وہ باہر آ کر غصے سے بولا ماہی خاموش رہی

پاگل ہو تم کیا..... بیوقوفی تھی یہ

اور آپ جو زبردستی اندر گئے تھے ہم نے کہا بھی کہ ہمیں جانا ہے لیکن

...مجھے تم سے ہنس نہیں کرنی نیکسٹ ٹائم ایسا ہونا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

وہ انگلی دکھاتے ہوئے اس کی جانب بڑھا ماہی پیچھے ہوتی

کل سے تم پہلے جاسکتی ہو لیکن میرے ٹائم سے پہلے سمجھی.....

ماہی نے اس کی بات پر سر ہلایا

www.urdu novels mania.com

گھر کے تمام افراد ڈرائنگ روم میں موجود تھے سوائے آہل کے وہ اب تک افس میں تھا حادثہ

صاحب دادی اور ثریا بیگم سے کسی رشتے دار کی شادی کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے اور رائے

اور ماہی ایک طرف ایک صوفے پر بیٹھی تھی رائے اسے پرانی تصویریں دکھا رہی تھی

یہ کون ہے آپ.....

ایک تصویر میں دادی اور رائہ کے ساتھ ایک شخص کھڑا تھا ماہی نے اس کے متعلق پوچھا لیکن رائہ نے کوئی جواب نہیں دیا ماہی نے دیکھا کہ اسکی انکھوں میں آنسو آگئے تھے چہرے پر درد اور خوف کے آثار واضح تھے

کیا ہوا آپنی.....

وہ پریشان ہو گئی..... رائہ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اس وقت سب ہی حیران ہوئے

کیا ہوا ماہی بیٹا

ماہی کو پریشان دیکھ کر ثریا بیگم بھی فوراً اس کے پاس آئی

امی ہم نے تو بس آپنی سے یہی پوچھا کہ یہ کون ہے پتس نہیں انھیں کیا ہو گیا

وہ تصویر ان کے آگے کرتے ہوئے بولی ثریا بیگم نے گہری سانس اور پریشانی سے اس تصویر کو دیکھنے لگی

کیا ہوا امی ہم نے کچھ غلط کیا کیا

ہاں غلط کیا تم نے کیونکہ تمہاری عادت ہے ہر کام میں اپنی ناک گھسانے کی اپنے کام سے کام رکھنے کی بجائے تمہیں دوسروں کی لائف میں انٹریسٹ لینے میں زیادہ مزا آتا ہے

ثریا بیگم سے پہلے اہل کا جواب آیا جو ابھی ابھی اندر آیا تھا اور رائہ کو روتے ہوئے دیکھ چکا تھا اور اب

وہ ماہی کے مقابل کھڑا غصے سے اسے ڈانٹ رہا تھا ماہی کی انکھوں سے آنسو بہنے لگے اس طرح سب

کے سامنے اہل کا اس طرح بات کرنا دے بہت تکلیف دے رہا تھا

آہل

ثریا بیگم نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا اور ان کے ہاتھ سے تصویر لیکر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے

اینندہ تم نے ایسی کوئی بھی حرکت کی یا تمہاری وجہ سے میری بہن کو زرا بھی تکلیف ہوئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا سمجھی تم

غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

بس آہل..... انف اس میں ماہی کی کیا غلطی ہے جو اپ ان سے اس طرح بات کر رہے ہیں

حارث صاحب کو آخر بولنا ہی پڑا

اگر یٹلی کیوں کہ غلطی تو آپ کی ہے اس سے کہیں زیادہ

اس نے حارث صاحب کی جانب دیکھ کر کہا

آہل چپ ہو جاؤ

دادی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی

میں کیا غلط کہہ رہا ہوں دادا می انہیں کی تو غلطی ہے انہوں نے ہر چیز کو اہمیت دی سوائے اپنی اولاد

کے باپ ہونے کا فائدہ اٹھایا اور اپنی ضد کے چکر میں..... ان کی غلطیوں کی تو معافی ہی نہیں

دادی کیونکہ ان کا ہر فیصلہ ہمارے دلوں کو اندر تک زخمی کر چکا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر ہمیں تڑپنا

ہیں

بس آہل ہم سن رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمہارے جوجی میں آئے بولتے جاؤ مت بھولو کی ہم تمہارے باپ ہیں

باپ.... اس لفظ کے معنی بھی جانتے ہیں آپ..... باپ وہ ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کی انکھ میں ایک انسو برداشت نہیں کر سکتے تاکہ ایسے جو اپنی اولاد کو دن رات رونے پر مجبور کر دیں انہیں اپنی ضرورتوں پر قربان کر دے....

بس کرو آہل تمہیں میری قسم ہے

ثریا بیگم نے زور کی آواز میں کہا اس نے بمشکل اپنے غصے کو ضبط کیا وہاں سے چلا گیا

ماہی کی کچھ سمجھ میں نہیں ا رہا تھا کیا ہو رہا ہے وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی

آہل دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو رائہہ سر گھٹنوں میں دیے رو رہی تھی وہ خاموشی سے آکر اس لے

پاس ہی بیٹھ گیا اس نے سر اٹھا کر دیکھا آہل نے اس کے انسو اپنی انگلیوں سے صاف کیے اور نفی

میں سر ہلا کر اسے رونے سے منع کیا لیکن اس کے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا تھا آہل نے اس کا سر

اپنے کان دھے پر رکھ لیا

کافی دیر گزر گئی تب رائہہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

آپ کو ڈیڈ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی آہل اور ماہی کا اس میں کیا قصور ہے ہمیں لگتا ہے

آپ کو دونوں سے ہی معافی مانگنی چاہیے

مجھے بالکل پسند نہیں ہے آپ کو ایسے دیکھنا

ہم بالکل ٹھیک ہے آہل آپ جائیے پلیز ہمارے لیے

آہل نے اثبات میں سر ہلادیا

ثریا بیگم کمرے میں اتنی تو وہ بیڈ پر گھٹنوں پر سر دیے رو رہی تھی اہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا پھر بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی ثریا بیگم نے اسے دوبارہ بٹھایا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ گئی

آہل کو آپ سے اس طرح بات نہیں کرنا چاہیے تھا..... لیکن کیا کریں اپنی بہن کے معاملے میں وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔ اس کی طرف سے ہم آپ سے سوری.....

نہیں امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ہمیں ایسے گناہگار مت بنائیں ہمیں وہ ان کی بات بچ میں کاٹ کر بولی اور ان کے گلے لگ گئی

غلطی ہماری ہی ہے ہمیں آپ کی کو ایسے سوال پوچھ کر دکھی کرنا نہیں چاہیے تھا

نہیں بیٹا ہمیں یہ بات آپ کو پہلے ہی بتا دینی چاہیے تھی..... دراصل رائے کی شادی اس کے ابو نے اپنے ایک بزنس پائٹرن کے بیٹے احمد سے کروانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ انہیں وہ بہت اچھا لگا تھا ہر لحاظ سے لیکن رائے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ آگے پڑھنا چاہتی تھی ڈاکٹر بننا چاہتی تھی لیکن انہوں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا یہ کہہ کر کے شادی کے بعد جو چاہے کر سکتی ہے آہل اس وقت اتنا بڑا نہیں تھا کہ اس کی بات کی کوئی اہمیت ہوتی شادی کے بعد اس آدمی نے ہماری بچی پر بہت ظلم کیا اس نے رائے سے صرف پیسے کے لئے شادی کی تھی پیسے کے لیے اس پر بہت ظلم کرتا تھا وہ کسی ناکسی بہانے سے ہم سے پیسے لے جاتی لیکن کبھی اس شخص کی اصلیت ہمیں نہیں بتائی اس نے ظلم کی انتہا کر دی مار پیٹ گالی گلوچ نا جانے کیا کیا سب برداشت کرتی رہی لیکن ایک دن اس خبیث نے

میری بچی کو جان سے مارنے کی کوشش کی اسے نیند کی گولیاں کھلا دی وہ تو اللہ کے کرم سے بچ گئی لیکن اس وقت اس کے اندر جو ننھی سی جان پل رہی تھی وہ دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی آہل نے رائے کا طلاق کروایا لیکن اس کے باوجود وہ شخص اسے پریشان کرتا رہا اتنا کہ اس نے اپنے آپ کو گھر میں قید کر کے رکھ دیا کسی سے بات چیت نہ کہیں آنا جانا لیکن اگر غلطی سے بھی کوئی پرانی بات کا ذکر ہو تو اس کے زخم تازہ ہو جاتے ہیں آہل نے بہت کوشش کی اسے اس سب سے نکالنے کے لیے اور کافی حد تک کامیاب بھی ہوا ہے لیکن اب بھی اس کے دل میں اک ڈر سا ہے ثریا بیگم روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی ماہی بھی روتے روتے ہچکیوں پر اُگی تھی وہ کچھ کہتی اس سے پہلے کمرے کا دروازہ کھلا اور آہل اندر آیا ثریا بیگم اٹھ کر اس کے پاس آئی اپنے ابو سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی آہل آہل نے نظریں پھیر لیں پچھلی باتوں کو بھول جاؤ بیٹا اس میں کچھ نہیں رکھا صرف رشتے بکھر جائے انھوں نے

آہل نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا وہ باہر چلی گئی آہل نے ماہی کو دیکھا جو رخ دوسری جانب کیے کھڑی تھی وہ اگے بڑھا ماہی اسی وقت واشروم میں چلی گئی

آپی ہمیں معاف کر دیجیے ہم نے آپ کا دل دکھایا نا.....

وہ دونوں کان پکڑ کر معصومیت سے بولی

نہیں ماہی اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے ہماری قسمت میں ہی یہ سب لکھا تھا جو ہمیں زندگی بھر رلاتا رہے گا

وہ ادا سی سے بولی

نہیں آپنی آپ ایسا مت کیسے پلیز..... سب بھول جائے اپنی اگلی زندگی کے متعلق سوچیے....

آپنی آپ اپنی پڑھائی دوبارہ شرع کیوں نہیں کرتی

رایمہ اس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی

بس اب دل نہیں کرتا.....

ایسے کیسے دل نہیں کرتا..... آپ نا ایسے خود کو بند بند مت رکھو باہر نکلو اس قید سے.....

ایسا کرتے ہیں کل ہم دونوں کہیں باہر چلتے ہیں گھومنے

وہ خوشی سے بولی

نہیں ماہی ہمارا دل نہیں.....
www.urdu novels mania.com

رائمہ نے انکار کر دیا

ہمارے لیے بھی نہیں چلیں گی آپ

وہ رونی صورت بنا کر بولی

ماہی ہم کیا کریں گے باہر جا کر

ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی ہم جان گئے کہ آپ نے ہمیں معاف نہیں کیا

وہ خفگی سے کہہ کر اٹھ کے جانے لگی

نہیں ماہی ایسی کوئی بات نہیں..... اچھا ٹھیک ہے ہمیں کچھ چیزیں خریدنی ہے ہم آپ کے ساتھ کل شاپنگ پر چلتے ہیں ٹھیک ہے

رائہ اسکا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے اور اس کے بعد ہم آپ کو اپنی پسند کے ہوٹل میں ڈنر کروائیں گے

رائہ مسکری

ٹھیک ہے.....

وہ کمرے میں آئی اور اپنی جگہ آکر سونے لگی

سنو.....

آہل کی آوازانی سنجیدہ سالجہ تھا

اگر آپ ہم سے معافی مانگنے آئے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہم آپ سے اس قسم کی کوئی امید

نہیں رکھتے اور جو امید رکھتے ہیں آپ اس پر بالکل قائم ہے آپ کو اپنی غلطی کا احساس تو ہوا یہی بہت

بڑی بات ہے ہمارے لیے.....

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی

آریو میڈ..... کس نے کہا تم سے کہ میں تم سے معافی مانگنے آیا..... ایک بات یاد رکھنا آہل رضا

ابراہیم کسی سے معافی نہیں مانگتا

ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی

تو ہمیں اواز کیوں دی آپ نے ابھی.....

یہ بتانے کہ لیے کہ جب تم روم میں نہیں تھی تب تمہارا فون بج رہا تھا لیکن تمہارے دماغ میں ہر وقت کچھ اور ہی فضول سا چلتا رہتا ہے

وہ اس کا فون آگے کرتے ہوئے بولا

فضول نہیں تھا اہل جی... ہمیں ایسا لگا کہ چاہے کتنا ہی گھمنڈی انا پرست انسان ہو اگر اسے اس بات کا احساس ہے کہ اس نے کسی کا دل دکھایا ہے تو وہ بھی معافی مانگ سکتا ہے لیکن ہم غلط تھے ایسا نہیں ہے

وہ سنجیدگی سی بولی اہل نے پہلی بار اسے اس طرح بات کرتے دیکھا تھا اس لئے چونکا ضرور پھر سر جھٹک کر اندر چل دیا

شام کے وقت اسے جانا تھا اس نے لائٹ پنک لانگ کرتی پروہاٹ کھلے پائنجوں کا ٹراؤزر پہنے وہاٹ ہی دوپٹہ کاندھے پر پھیلا یا ہوا تھا بالوں کو آگے سے پن اپ کر کے کھلا چھوڑا تھا ہلکا ہلکا میک اپ اور کانوں میں جھمکے پہنے نوس پن کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی تیار ہو کر کسی کام سے پول سائیڈ کی طرف اتنی تھی اہل صوفے پر بیٹھا ٹیبل پر پیر لمبے کیے لیٹا پ پر کچھ لکھ رہا تھا ماہی وہاں سے جانے لگی تب اچانک سے اس کا پیر لڑکھڑایا وی تو سنبھل گئی لیکن اس کے دھکے سے ایک گلد

نیچے گر گیا جس میں سوکھی مٹی رکھی تھی مٹی بھی زمین پر بکھر گئی اس نے گھبرا کر آہل کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اٹھ کر اس کے پاس آیا

یہ کیا کیا تم نے.....

وہ دانت پیس کر بولا

ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا آہل جی وہ تو غلطی سے.....

جسٹ شٹ اپ..... اور ابھی کے ابھی یہ سب ٹھیک کرو

آہل نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی

ابھی ہمیں باہر جانا ہے..... لیکن ہم وعدہ کرتے ہیں واپس آ کر کر دینگے

بلکل نہیں..... جب تک تم میرا گارڈن سسی نہیں کرتی کہیں نہیں جاسکتی

وہ سختی سے بولا

گارڈن..... آپ اسے گارڈن کہتے ہیں..... گارڈن وہ ہوتا ہے جہاں رنگ برنگے پھول ہوتے

ہے..... اور یہاں دیکھیے کانٹے ہی کانٹے بھرے ہیں ایک بھی پھول نہیں ہے..... ایک بات

کہیں..... آپ کی پسند بلکل آپ کے جیسی ہے

شٹ اپ..... اپنی بکواس بند کرو اور جو کہا ہے کرو

اہل مزید غصے سے بولا

آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہمیں ابھی جانا ہے

آہل اب کے اس کی جانب بڑھنے لگا ماہی گھبرا کر دو قدم پیچھی ہوئی

اچھا ٹھیک ہے..... ہم کر رہے ہیں

وہ گھبرا کر ہار مانتے ہوئے بولی اور اسکی جانب غصے سے دیکھے ہوئے نیچے کو جھکی اور فوراً باہر کی

جانب دوڑ لگا دی

روم میں آ کر وہ باہر کی جانب والا دروازہ کھولنے لگی تب تک آہل اس تک پہنچ گیا وہ پلٹ کر روم میں

ہی بیڈ کی طرف بھاگی آہل بھی اس کی جانب آیا تو بیڈ پر چڑھ کر دوسری جانب کو دگئی آہل اس طرف

آیا تو کود کر دوسری جانب اور اسی طرف کبھی اس طرف تو کبھی اس طرف...

ماہی سیدھی طرح میری بات مان لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

ہم کہہ رہے ہیں نا ہم بعد میں کر دینگے انکار تو کر نہیں رہے بس ابھی ہمیں جانے دیں آپ

بلکل نہیں.....

اس کے پہلے کہ وہ دوبارہ دوسری جانب جاتی آہل نے اس کی کلائی سختی سے پکڑ لی اس کے ہاتھ میں

جو چوڑیاں تھی وہ ٹوٹ گئی ماہی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اپنا ہاتھ تھام کر وہیں بیٹھ گئی آہل بھی

اس کے قریب ہی بیٹھ کر اس کا ہاتھ منے لگا لیکن ماہی نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پھڑپھڑایا اور اسے خفگی

سے دیکھا آہل نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا ماہی پھر اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹک کر دور کیا

اہل کی نظریں مسلسل اسکے چہرے پر تھی دوبارہ اس کی کلائی کے اوپر سے پکڑا وہ دوبارہ پھڑپھڑانے لگی

لیکن اب کی بار اس کی پکڑا تنی مضبوط تھی کہ ہار مان کر رک گئی

اہل نے بغور اس کے ہاتھ کر دیکھا دو تین چوڑیاں ٹوٹی تھی جس میں سے ایک ٹکڑا اسکی کلائی میں چبھا

ہوا تھا آہل نے آرام سے اس ٹکڑے کو نکالا ماہی کی چیخ نکلی وہ بے آواز رونے لگی آہل نے ہلکی

ہلکی پھونک ماری تاکہ اسے درد کم محسوس ہو پھر ڈر اور سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر کوٹن سے پہلے خون صاف کیا پھر اس پر اچھے سے ڈریسنگ کر کے پٹی باندھ دی وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی اس کا نیا روپ جج کبھی کبھی ہی نظر آتا تھا ماہی کو حیران پریشان کر دیتا تھا اس کی فکر اس کی کیر..... ڈریسنگ کرنا ختم ہو تو ماہی نے اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر دوبارہ باہر جانے لگی ایک۔ اہل نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر روکا

ماہی نے اسے حیرت سے دیکھا وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسکے بے حد قریب ہوا میں تمہیں اب بھی جانے کی اجازت نہیں دی وہ اس کی انکھ کے قریب ایک انسو کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا وہ ہمیں.....

ماہی کچھ کہنے لگی تھی آہل نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ دی مجھے کچھ نہیں سننا..... بس جو کہا ہے اتنا کرو وہ پوری طرح سے اسے اپنی نظروں میں قید کر کے بولا اور قریب اتنا تھا کہ اس کی خوشبو سے ماہی کو اپنی دھڑکن بڑھتی محسوس ہو رہی تھی گلا سوکھتا جا رہا تھا دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی آہل کی نظریں کبھی ان کی حیران پریشان آنکھوں پر تو کبھی اس کے داہنے گال کے تل پر تو کبھی اس کے گلابی ہونٹوں پر دروازے پر دستک ہوئی تو جیسے اس کا تسلسل ٹوٹا وہ اسے آزاد کر کے پیچھے ہوا ماہی دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھی رائے اندر آئی ماہی آپ اب تک تیار نہیں ہوئی.....

آہل کارخ دوسری جانب تھا رائے کی اواز پر وہ پلٹا

آپ کہیں جا رہی ہیں

اس نے وہیں آکر پوچھا

ہاں آہل..... اج ماہی ہمیں اپنے ساتھ شاپنگ اور ڈنر کے لیے لے جا رہی ہیں

آہل نے ماہی کی جانب دیکھا جو بس نظریں جھکایے خاموش کھڑی تھی خلاف عادت

یہ تو بہت اچھی بات ہے میں ڈرائیور سے کہہ دیتا ہوں بلکہ ایسا کریں اپ اپنے ساتھ کچھ گارڈس کو بھی

لے جائیں

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں جنگ لڑنے نہیں

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی آہل نے اسے غصے سے دیکھا

ہاں آہل تم پریشان نا ہو ہم خیال رکھے گے

رائے بولی

ٹھیک ہے.....

اس نے کہا اور ماہی کی جانب دیکھا جواب بھی اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

رائے نے زبردستی اسے بھی کافی ساری شاپنگ کروائی تھی ماہی منع کرتی رہی لیکن رائے نے اس کی ایک

نہیں سنی

وہ دونوں شاپنگ کے بعد ڈز ختم کر کے پارکنگ کی طرف جانے لگی تب اچانک سے ایک شخص سامنے آگیا وہ رائے کا شوہر تھا جو نشے میں چور لڑکھڑاتے ہوئے چل رہا تھا

دونوں کی ڈر کے مارے چیخ منک گئی

کیا ہوا رائے..... تم مجھے دیکھ کر ڈر کیوں رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے

رائے ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

آپ کیوں ائے ہیں یہاں..... چلے جائیں یہاں سے

ماہی نے ہمت کر کے سختی سے کہا

ہم اپنی محبت کو لینے ائے ہیں اپنی شہزادی کو

وہ رائے کی جانب دیکھ کر بولا

آپی آپ کے ساتھ کہیں نہیں جائیگی

ماہی نے رائے کو اپنی جانب کھینچا

بہت زمانے کی سن لی..... اب کوئی روک نہیں سکتا مجھے اپنی شہزادی کو لے جانے سے

اس نے رائے کا ہاتھ پکڑ لیا وہ جیسے اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی بس ڈر تھا چہرے پر

چھوڑیے... ہم آپ کو ایسا نہیں کرنے دینگے آپ جیسے جانور کا ہماری آپی سے کوئی تعلق نہیں ہے دور رہیے آپ ان سے

ماہی نے جھٹکے سے رائے کا ہاتھ چھڑایا اور غصے سے بولی

تم بچ میں ناہی او تو بہتر ہے.. چلو رائے

ماہی کو دھمکا کر وہ دوبارہ اسے ہاتھ پکڑ کر کھیپتا ہوا لے جانے لگا لیکن جیسے ہی پلٹا پیچھے سے کوئی سامنے آکر اس کا راستہ روک گیا
چھوڑوا انھیں.....

سامنے دانش تھا ماہی کی جان میں جان آنی
کون ہو تم ہو میرے راستے سے.....
میں نے کہا ان کا ہاتھ چھوڑو....

اب کے دانش نے اسے زوردار دھکا دیا تو وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا
خبردار جو آئندہ انھیں ہاتھ لگانے کی یا کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کی مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
دانش اس کی کالر پکڑ کر غصے سے بولا

کون ہے تو..... جانتا ہے میری بیوی ہے وہ..... ہٹ جا میرے راستے سے
وہ دوبارہ رائے کی جانب بڑھا اسے ٹچ کرتا اس کے پہلے دانش نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دھکا دیا
وہ تمہاری بیوی تھی..... اب نہیں ہے..... اس لیے تم ان سے دور رہو تو بہتر ہے تمہارے لیے
وہ انگلی اٹھا کر وارننگ دیتے ہوئے بولا
چھوڑو گانہیں میں تمہیں..... یاد رکھنا
وہ دھمکیاں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا

رائے اب بھی بے سدھ سی وہیں کھڑی تھی ماہی نے اسے گاڑی میں بٹھایا دانش بھی سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا

پانی.....

دانش نے پانی کی بوتل اس کی جانب بڑھائی ماہی نے بوتل لے کر خود اسے پانی پلایا
ریلیکس.....

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی دانش پریشان ماہی کو دیکھ کر بولا
اچھا ہوا بجائی آپ آگئے..... ورنہ وہ آدمی پتا نہیں آپنی کے ساتھ کیا کرتا
ماہی نے پریشانی سے کہا

ڈونٹ وری ماہی اب سب ٹھیک ہے.....

ساری غلطی ہماری ہی ہے..... ہمیں گھر سے باہر نکلنا ہی چاہیے تھا
رائہ جیسے خود سے بات کر رہی تھی

بلکل سہی کہہ رہی ہیں آپ..... آپ کو گھر سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے تھا..... اور اگر وہ گھر آ کر
پریشان کریں تو آپ کو کہیں اور جا کر چھپ جانا چاہیے..... ساری زندگی ایسے ہی چھپ چھپ کر ڈر
کر گزارنی چاہیے

www.urdu novels mania.com

..... جہاں وہ آسکتا ہے وہاں سے بھاگ جانا چاہیے..... بجائے اس سے مقابلہ کرنے کہ بس آپ
کو مرتے دم تک اس کے خوف سے جینا چاہیے

دانش نے طنزیہ کہا رائہ نے اسے حیرت سے دیکھا پھر سر جھکا گئی

رائہ جی آپ کیوں نہیں سمجھ رہی وہ شخص یہی چاہتا ہے کہ آپ خود کو قید کر دیں اس کے خوف سے
جیے اور آپ وہی سب کر رہی ہے..... کیوں آپ ڈرتی ہے اس سے..... ایسی سچویشن

سے..... ایسے ڈرنے کی بجائے کیوں آپ اس کا سامنہ نہیں کرتی.... وہ شخص آپ کی زندگی سے جا کر بھی آپ کہ زندگی پر قابض ہے جب چاہے ڈراتا ہے جب چاہے رلاتا ہے کیونکہ آپ اسے ایسا کرنے دے رہی ہے..... بس ایک بار آپ نے اس کی مخالفت کی نا بنا ڈرے..... اس کا سامنہ کر کے اس کی اوقات دیکھائی تو وہ اگلی دفعہ ایسا کرنے سے پہلے سو بار سوچے گا دانش نے سمجھاتے ہوئے کہا

بھائی بلکل ٹھیک کہہ رہے آپی.....

ماہی نے بھی دانش کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا رائمہ بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی

وہ لوگ گھر پہنچے تو کافی دیر ہو چکی تھی ڈرائیور نے گاڑی گیٹ کے باہر روکی دانش وہیں اتر گیا بھائی اندر آئیے نا...

نہیں ماہی ابھی بہت دیر ہو چکی ہے میں کل آتا ہوں امی پریشان ہو جائیگی وہ گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے بولا

آپ بھی ریلیکس ہو جائیے..... پریشان ہونے کی ضرورت نہیں..... ایوری تھنگ اس اوکے... اور میری کوئی بات بری لگی ہو تو سوری

اس نے رائمہ کی جانب دیکھ کر کہا اس نے اثبات میں ہلکا سا سر ہلایا دانش کے جانے کے بعد وہ دونوں بھی اندر کی جانب بڑھی

ماہی..... آہل کو اس سب کے بارے میں کچھ مت بتائیں گا..... ورنہ وہ پتا نہیں کیا کریں گے کہیں

بات بڑھنا جائے

وہ ماہی کو روک کر بولی

ٹھیک ہے آپی..... ہم نہیں بتائیں گے آپ پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوگا

ماہی نے اسے تسلی دی

وہ روم میں آئی تو آہل وہاں موجود نہیں تھا وہ پول سائڈ کا ڈور کھول کر باہر نکلی تو آہل وہاں زمین سے مٹی سمیٹ کر صاف کر رہا تھا ڈارک بلیو ٹریک پینٹ پر وھائٹ شرٹ کی آستین کہنی تک فولڈ کیے ارد گرد سے بے نیاز..... اب تک وہ کسی افس کے کام میں بڑی تھا اور اب فری ہو کر اس کام سے لگا تھا

لائیے ہم کرتے ہیں.....
www.urdu novels mania.com

ماہی نے اس کے مقابل نیچے بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں رہنے دو میں کر رہا ہوں.....

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بے نیازی سے بولا

نہیں یہ ہم نے کیا تھا تو صاف بھی ہم ہی کریں گے..... بیٹھے آپ

عجیب لڑکی ہو تم..... پہلے بار بار نا کر رہی تھی اور اب جب میں کر رہا ہوں تو ضد پر اڑی ہو

آہل اس کی جانب دیکھ کر بولا

عجیب ہم نہیں آپ ہیں..... پہلے ہم اس لئے انکار کر رہے تھے کیونکہ ہمیں جانا تھا اور اب اس لیے
ضد کر رہیں کیونکہ ہم نے وعدہ کیا تھا واپس آ کر کرینگے
اس نے خلاصہ کیا

آہل نے تاسف سے سر ہلایا اور اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اندر جانے لگا ہوا کارخ
اسی جانب تھا اس لیے مٹی اڑ کر ماہی کہ انکھ میں چلی گئی وہ چینیختے ہوئے کھڑی ہوئی اس کے اپنے ہاتھ
بھی مٹی میں تھے

آہل گھبرا کر اس کی جانب بڑھا دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تمام کر باری باری دونوں آنکھوں میں
پھونک ماری

بہت جلن ہو رہی ہیں.....
وہ تڑپتے ہوئی بولی آہل نے دوبارہ وہی عمل دہرایا کافی دیر تک کوشش کے بعد ماہی نے چین کی
سانس لی

اب ٹھیک ہے.....

ماہی نے اس کے دونوں ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

اپ نے جان بوجھ کر کیا نایہ.....

ماہی نے کہا جس پر آہل نے پہلے حیرت اور پھر غصے سے اسے دیکھا

جسٹ شٹ اپ.....

آہل نے غصے سے کہا ایک تو اس کی مدد کی اس پر یہ الزام آہل کو جلا گیا
ہم جانتے ہیں آپ کو بہت سکون ملتا ہے ہمیں تکلیف دے کر..... لیکن یاد رکھیے ہمیں ان چھوٹی
موٹی تکلیفوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا.....

بجو اس ختم ہو گئی ہو تو جا کر اپنا کام کرو
اس کی بات کاٹ کر جواب دیا اور پلٹ کر جانے لگا
جلاد جن کہیں کے.....

ماہی کی دھیمی آواز پر اس کے بڑھتے قدم رک گئے پلٹ کر اس کی جانب بڑھا
کیا کہا تم نے.....

ماہی گھبرا کر پیچھے ہوئی
ک..ک... کچھ نہیں

آہل غصے سے اس کی جانب بڑھا اس کے دنوں بازوں کو اپنی گرفت میں لے کر اسے اپنے قریب کیا
کیا بلایا تم نے مجھے...
www.urdu novelsmania.com

وہ..... وہ..... وہ ہم تو.....

آہل نے اپنی گرفت کو مزید سخت کیا

چھوڑ لیے ہمیں.....

ماہی نے ٹڑپتے ہوئے کہا

پہلے میری بات کا جواب دو.

وہ بھی بضد تھا

آہل جی چھوڑے ہمیں.....

اس نے پورا زور لگا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے آہل کو پیچھے دھکیلا اس کا بیلینس بگڑا وہ پیچھے پول میں جا کر اماہی کی ہنسی چھوٹ گئی اور وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے زور زور سے ہنسنے لگی

جسٹ شٹ اپ یو ایڈیٹ.....

اس کی ہنسی سے آہل کا تو پارہ جیسے ہائی ہو گیا

اسے کہتے ہیں جیسی کرنی ویسی بھرنی.....

وہ ہنسنے ہوئے بولی آہل نے ایک دم سے ہاتھ بڑھا کر اسکا پیر کھینچتے ہوئے اسے بھی پول میں گرا دیا اس

اچانک افت پر اماہی کی چمخ نکل گئی اور وہ سیدھے آہل کے اوپر گری

ہم ڈوب جاینگے آہل جی ہمیں بچائے.....

وہ زور زور سے ہاتھ مارنے لگی جب کہ وہ پوری طرح سے آہل کی گرفت میں تھی اور خود مضبوطی سے

www.urdu novels mania.com

اسکا بازو پکڑا ہوا تھا

تم نے اگر اپنی بجواسیں بند نہیں کی نا تو ایسا ضرور ہوگا

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

کیا کیا ہم نے...

بڑی معصومیت سے پوچھا لیکن آہل نے کوئی جواب نہیں دیا بس اس کے گھبراے چہرے کو دیکھتا رہا

بے ارادہ سا....

آپ..... پھر ہمیں..... گھور رہے ہیں...

ماہی اس کی نظروں سے کنفیوز ہو کر دھیمے سے بولی آہل نے ایک انگلی سے اس کے چہرے پر آنے والوں کو پیچھے کیا

کیونکہ یہ آنکھیں میری ہے اور میں جو چاہوں کر سکتا ہوں

آہل نے دوبارہ وہی جواب دیا

نظریں اب بھی پوری طرح سے ماہی کے چہرے کا طواف کر رہی تھی ماہی نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کیا اور خود ہی باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن کامیاب نہیں ہوئی

آہل اسے لئے پول سے باہر آیا اور بنا رکے اندر کی جانب بڑھ گیا ماہی نے پریشان ہو کر اپنے بھیگے وجود کو دیکھا

urdu
novels mania

وہ بیڈ پر دوسری جانب رخ کیے لیٹی تھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی زہن نا جانے کن کن خیالوں میں تھا پلکیں بھیگی ہوئی تھی آہل نے ہلکی سی دستک دی اور اندر آیا

رائہ نے اپنا چہرہ صاف کیا کہ کہیں آہل اسے روتا دیکھ نالیں اور اٹھ کر بمشکل مسکرائی

آہل..... آپ اب تک سوئے نہیں

آہل بیڈ کے کنارے پر بیٹھا اسے بغور دیکھا

آپ رو رہی تھی.....

اسے جانچتی نظروں سے دیکھ کر بولا

نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہم کیوں روئیں گے بھلا

وہ نظریں چرا کر بولی

اب میں بچہ نہیں ہوں...

اس نے سنجیدگی سے نظریں جھکائے کہا

ہم ٹھیک ہے آہل..... بس عادت سی ہو گئی ہے ان آنکھوں کو.....

اس نے درد بھرے لہجے میں کہا

آج ہم نے بہت انجوائے کیا اپنے لیے بہت ساری شاپنگ کی اور آپ کے لیے بھی.....

اس نے بات بدل دی الماری سے کچھ بیگس نکال کر اہل کو دیے

ہم جانتے ہیں آپ کسی کی پسند کی چیزیں نہیں استعمال کرتے لیکن ہمارا دل کیا تو ہم نے لے لیا

تھینکیو..... آپ خوش ہے یہ میرے سب سے بڑی بات ہے

www.urdu novels mania.com

رائہ ہلکا سا مسکرائی

ماہی شاور لیکر باہر آئی اپنے لمبے بالوں کو تولیے سے خشک کرتے ہو پول کی طرف جانے لگی تب ہی

آہل بھی کمرے میں داخل ہوا

ماہی.....

آہل کی آواز پر رک گئی اور پلٹ کر دیکھا

جی کیسے اب کیا کر دیا ہم نے.....

اس نے خفگی سے پوچھا آہل خاموشی سے چل کر اس کے پاس آیا
تم آپنی کو باہر لے گئی انھیں بہت اچھا لگا اس کے لیے..... تھینکس
وہ ایک پل کو رک کر بولا

ارے واہ کیا بات ہے... آہل رضا ابراہیم تھینکس کہہ رہے ہیں..... وہ بھی ہمیں..... ماہی شیخ
کو.....

اس نے طنزیہ کہا اہل نے اسے گھور کر دیکھا
میں صرف اپنی بہن کی وجہ سے کہہ رہا ہوں سمجھی
اسے غصہ آگیا

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے..... کیونکہ سوائے آپ کے ہم اس گھر کے ہر فرد کو اپنا سمجھتے ہیں
اور ان کے لیے کچھ بھی کرنے پر ہمیں آپ کے شکریہ کی ضرورت نہیں ہے اس لیے آپ اسے
اپنے پاس ہی رکھیے

www.urdu novels mania.com

ماہی نے جواب دیا اور ڈور کھول کر دوسری جانب چلی گئی آہل نے تاسف سے دیکھا

ماہی نہا کر باہر آئی تو آہل گہری نیند میں سویا تھا جب ملازم نے دروازے پر دستک دی ماہی نے دروازہ
کھولا

گڈ مارنگ میم

دادی جی نے آہل سر کو نیچے بلایا ہے

ملازم نے اسے اطلاع دی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا ملازم چلا گیا تو وہ آہل کو جگانے آئی سوتے ہوئے وہ بہت معصوم لگ رہا تھا ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی

گندمی رنگت دلکش نقوش ہلکی بڑھی ہوئی شیواور براون سلکی بال جو اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

کون کہہ سکتا ہے اتنا معصوم دکھنے والا آدمی اندر سے جلاد جن ہو سکتا ہے

وہ دھیمی آواز میں بڑبڑاتی پھر اسے جگانے کے لیے آگے بڑھی لیکن آواز دیتے دیتے ایک دم سے رک گئی ذہن میں کوئی شرارت آئی جس پر ہلکا سا مسکرائی اور سائڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر پورا پانی اس کے چہرے پر ڈال دیا وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا چند پل لگے اسے سچویشن کو سمجھنے میں

وہاٹ اس دس نانسینس

ماہی جو غصے سے بولا

لگتا ہے پوری طرح نیند سے جاگے نہیں آپ وہاٹ اس دس نانسینس نہیں وہاٹ داہیل

ماہی نے اس کے الفاظ درست کرتے ہوئے کہا

جس شٹ اپ ماہی.... کیا پاگل پن ہے یہ

ہم تو بس آپ کو جگا رہے تھے آہل جی..... دادی کب سے آپ کو بلا رہی ہیں

وہ بڑی معصومیت سے بولی

یوقوف ہو کیا تم..... ایسے کون جگاتا ہے... آواز نہیں دے سکتی تھی
ہم نے آپ کو بہت آوازیں دی لیکن آپ جاگے ہی نہیں مجبور ہو کر ہمیں ایسا کرنا پڑا
وہ دوسری طرف رخ کر کے بولی آہل بستر سے اتر اور اس کا رخ اپنی جانب کیا
جھوٹ مت بولو میری نیند اتنی گہری نہیں ہے اگر تم مجھے اواز دیتی تو میں جاگ جاتا تم نے یہ جان بوجھ
کر کیا...

وہ غصے سے بولا ماہی خاموش رہی کستی بھی کیا
آئندہ اگر تم نے میرے ساتھ ایسی فضول حرکت کی نا مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
آہل نے غصے سے کہا اور ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑ کر آگے بڑھا
آپ سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا..... جلاد جن.....

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی

جی دادی آپ نے مجھے بلایا وہ تیار ہو کر دادی کے کمرے میں پہنچا تو ثریا بیگم پہلے سے وہاں موجود تھی
آؤ آہل بیٹھو.....

ثریا بیگم نے کہا تو وہ آکر صوفے پر بیٹھ گیا
شیخ صاحب نے آج رات ہمیں اپنے گھر ڈنر پر انوائٹ کیا ہے
اوکے مام میں ڈرائیور سے کہہ دوں گا آپ لوگ چلے جائیں گا

وہ سرسری سا کہہ کر جانے کے لیے اٹھ گیا
کیسی باتیں کر رہے ہو آہل ہم سے زیادہ تمہارا جانا ضروری ہے
دادی نے کہا

نودادی آئے کانٹ..... میری اج بہت امپورٹینٹ میٹنگ ہے اس لیے میں نہیں اسکتا
وہ صاف انکار کرتے ہوئے بولا

کوئی بھی کام رشتوں سے بڑا نہیں ہوتا آہل جب سے شادی ہوئی ہے تب سے ایک بار بھی تم وہاں
نہیں گئے ناما ہی کو لے گئے اسے بھی تو اپنے گھر کی یاد آتی ہوگی.....

میں نے اسے منع نہیں کیا مام...
اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا
کہا بھی تو نہیں....



انہوں نے جواب دیا۔ وہ چپ ہو گیا
کیا سوچیں گے وہ سب.. اگر تم نہیں گئے تو..... اور ماہی اسے کتنا برا لگے گا..... بس کچھ دیر کی تو بات ہے
بیٹا

انہوں نے سمجھاتے ہوئے کہا
الراٹ مام... میں رات کو پہنچ جاؤنگا وہاں
اس نے بیزاری سے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا
پتا نہیں کب اس کے نیچر میں بدلاؤ آئیگا

دادی نے افسوس سے سوچا

رات کو وہ سب شیخ صاحب کے گھر موجود تھے حارث صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے اور آہل اب تک نہیں آیا تھا جس کے لیے ثریا بیگم پریشان تھی ماہی رائے کو زبردستی اپنے ساتھ لائی تھی اس کے کسی بھی انکار کو خاطر میں نالالتے ہوئے

ماہی. ی. ی. ی. ی.

جیسے ہی اس نے گھر میں قدم رکھا عائشہ چینیختی ہوئی اس کے گلے لگی

عاشی. ی. ی. ی. ی.

ماہی نے بھی اس کی نقل اتاری سب ہی ہنس دیے

کتنی بے وفا ہو تم مجھے بالکل بھول ہی گئی فون تک نہیں کرتی

میں نے سوچا اتنی مشکل سے پیچھا چھوٹا کیوں دوبارہ چریل کو یاد کروں

ماہی نے اسے ستایا تو عائشہ نے اس کے کاندھے پر ایک زور کہ چپٹ لگائی

سب ہی ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب کہ ماہی عائشہ کی ہیلپ کہ غرض سے کچن میں

اگئی اور رائے بھی اس کے ساتھ آکر دونوں کی مدد کرنے لگی

آپی آپ رہنے دیں یہاں بہت گرمی ہے آپ باہر جا کر بیٹھیں

عائشہ رائے کو سیلیڈ بنانے سے روکتے ہوئے بولی چھوٹا سا کچن جو بالکل پیک تھا اس لیے وہاں گرمی زیادہ لگتی تھی

کوئی بات نہیں..... آپ دونوں بھی تو اسی گرمی میں کام کر رہی ہیں تم ہم کیوں نہیں کر سکتے اس نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر عائشہ ہار مان کر چپ ہو گئی وہ آئے گھر ہمارے خدا کی قدرت ہے

بجھی ہم ان کو بھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں دانش شعر کہتا ہوا اندر داخل ہوا

واہ واہ واہ.....

ماہی نے داد دی رائے نے مسکرا کہ اس کی جانب دیکھا لیکن اسے خود کو دیکھتے پایا تو نظریں جھکالی ہمارے اس چھوٹے سے محل میں ہم بڑی سی سلطنت کی خوبصورت شہزادی کا استقبال کرتے ہیں اس سلطنت کے شہنشاہ جناب دانش شیخ اقبال خود آپ کی خدمت میں حاضر ہے آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دیکے

اب کے وہ رائے کی جانب جھک کر شاہانا انداز میں بولا وہ مسکراے بنا نارہ سکی دانش کی اس حرکت پر اوہیلو مسٹر شہنشاہ.... ہم بھی تشریف لائے ہیں یہاں ہمارا بھی تھوڑا بہت استقبال کر لیں

ماہی نے مصنوعی خفگی سے کہا دانش اگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

ارے آپ کے لیے تو دل حاضر ہیں جان حاضر ہے اور خود یہ سلطان حاضر ہیں

رائہ اسے دیکھ کر باقاعدہ ہنس دی جس پر دانش نے اسے بغور دیکھا وہ ڈارک بلیو شرٹ اور ٹراؤزر میں سفید دوپٹہ اوڑھے بالوں کی چوٹی بنا کر سامنے کو ڈالی ہوئی تھی ہلکے میک اپ میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی

رائہ آپنی آپ پریشان نا ہو کیا ہے نا کبھی کبھی دورے پڑ جاتے ہیں.....
عائشہ بڑی سنجیدگی سے بولی جس پر دانش نے اس کے سر پر چپت لگائی
زیادہ مت بولو چڑیلوں کی رانی.....

آپ یہاں کیوں آ گئے ہمارا سر کھانے جا کر باہر بیٹھیے نا
عائشہ نے چڑ کر کہا

مجھے بھوک لگی ہے تم لوگ باتیں بند کر کے جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ

اس نے ادھر ادھر کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہا

واہ واہ واہ..... ابھی مشکل سے ایک گھنٹہ ہوا ہے آپ کو چائے کے ساتھ تین سینڈوچ ہضم کیے
ہوئے اور اب بھوک بھی لگ گئی

عائشہ نے انکھیں بڑی کر کے حیرت جتاتے ہوئے کہا

ہاں تو محنت بھی تو کرتا ہوں نا..... لگ گئی بھوک.... کچھ کھلاؤ اب جلدی میرے پیٹ میں چکر آنے
لگے ہیں

یہ سنیے لوگوں کے سر میں چکراتے ہیں اور ان کے پیٹ میں کھانا تو ابھی بنا نہیں ایسا کریں اوپر
ٹیرس پر جا کر ہوا کھالیں

عائشہ نے سنجیدگی سے کہا جس پر دانش نے اسے گھورا اس کے پہلے کے وہ کوئی کڑا جواب دیتا رائے
نے ایک گاجر اٹھا کر اس کے سامنے کی وہ رائے کو غور سے دیکھتے ہوئے گاجر لینے لگا بولا کچھ نہیں
آپی بہت گرمی لگ رہی ہیں آپ جا کر ہال میں بیٹھیں سب کام ہو چکا ہے ہم لوگ بھی بس آ
ہی رہے ہیں پھر کھانا لگاتے ہیں

ماہی اس کے سامنے سے سیلیڈ کی پلیٹ ہٹاتے ہوئے بولی

آئے میٹر تب تک میں آپ کو اپنا محل دکھاتا ہوں

دانش اس کے جواب سے پہلے ہی بولا

ہاں آپی جانیں جب تک آپ راجو گانیڈ کے ساتھ جا کر ہمارا گھر دیکھ لیں کم سے کم ہمارا سر کھانا تو بند
کرینگے یہ

عائشہ نے کہا جس پر دانش نے اسے غصے سے دیکھا

تم سے تو بعد میں پنڈونگا

وہ اسے دھمکا تا ہوا آگے بڑھا اس کے پیچھے ہی رائے بھی چل دی

اس دن آپ نے ہماری ہیلپ کی لیکن ہم آپ سے شکریہ تک نہیں کہہ پائے

اس نے دانش کے پیچھے چلتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا دانش بنا مڑے ہلکا سا ہنسا
شکریہ تو غیروں سے کہا جاتا ہے اگر آپ مجھے غیر سمجھ کر شکریہ کہہ دیں گی تو میں آپ کو اپنا سمجھ کر آپ کی
خوشی کے لیے اسے قبول کر لوں گا

وہ اسے پوری طرح سے لاجواب کر چکا تھا اس لیے آگے کچھ کہہ نہیں پائی
اور یہ میرا کمرہ.....

سارا گھر گھمانے کے بعد دانش اسے ایک روم میں لے آیا جو چھوٹا مگر بہت خوبصورت تھا صاف ستھرا
ہر چیز سلیقے سے سجائی ہوئی وہ غور سے ایک ایک چیز کو دیکھنے لگی
جب ہم تینوں چھوٹے تھے تو اسی کمرے میں ساتھ رہتے تھے بہت سی یادیں جڑیں یہاں سے کچھ
خوبصورت اور کچھ.....

وہ ٹیبل پر رکھی ماہی عائنہ اور اپنی تصویر کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگا
ماہی بہت چھوٹی سی تھی جب چاچو اور چاچی کی ڈیپتھ ہوئی..... اس وقت سے وہ ہمارے ہی ساتھ
ہے..... بہت روتی تھی ان کے لیے..... رات رات بھر سوتی نہیں تھی..... بس ایک ہی بات
کہتی تھی..... ماما کے پاس جانا ہے پاپا کے پاس جانا ہے..... پر کس کے بس میں تھا یہ جو اسکی یہ
خواہش پوری کرتا

لیکن پھر..... کچھ وقت بعد اس نے اچانک رونا بند کر دیا ان سے ملنے کی ضد بھی چھوڑ دی جانتی ہیں
کیوں.....

وہ رائے کی جانب مڑا

کیونکہ اسے محسوس ہوا جب وہ روتی تھی عاشی بھی روتی تھی..... امی اور ابو بھی پریشان ہوتے تھے کتنی عجیب بات ہے نارائے اکثر ہم کسی ایسے کے لیے خود کو اذیت دیتے ہیں جو ہماری زندگی سے جا چکا ہے یہ سوچے بغیر کہ جو ہمارے پاس میں ہیں انھیں اس سے کتنی تکلیف ہوتی ہیں.....

دوبارہ سامنے دیکھنے لگا

زندگی بہت کچھ دیتی ہے ہمیں..... اچھا بھی اور برا بھی..... لیکن ساری زندگی ان برے لمحوں پر ہی افسوس کرنے کی بجائے ہمیں اچھی یادوں کو سوچ کر خوش ہونا چاہیے..... برا وقت تو آکر چلا جاتا ہے لیکن اس پر رونے میں ہی ہم اپنی زندگی بہت بڑا حصہ ضائع کر دیتے ہیں..... لیکن ایک دن افسوس ہوتا ہے کہ کاش اس وقت میں پچھلے پر رونے کی بجائے ایک نئی شروعات کی ہوتی..... زندگی تو ایک امتحان کی طرح ہوتی ہے ایک ہی امتحان میں ہار مان لینا کہاں کی سمجھداری ہے آگے بڑھ کر دیکھو شاید اللہ نے کچھ بہت اچھا لکھا ہو آپ کے نصیب میں.....

اس کی ایک بات کو رائے بہت غور سے سن رہی تھی دانش کی نظر اسی تصویر پر جب کہ رائے مسلسل اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی وہ اس کی بات کا ہر مفہوم سمجھ رہی تھی دانش نے اسے مڑ کر دیکھا کیا ہوا.....

دانش سے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ جیسے ہوش میں آئی کچھ نہیں..... ہمیں چلنا چاہیے سب انتظار کر رہے ہوں گے وہ بات بدلتے ہوئے بولی

جی آئیے.....

کھانا لگانے سے پہلے ہی آہل آگیا جس پر سب نے خدا کا شکر ادا کیا ماہی کو اس کے آنے کی امید نہیں تھی اس لیے تھوڑی حیرت ہوئی سب نے ساتھ مل کر کھانا کھایا
 ماشاء اللہ آپ کی دونوں ہی بیٹیاں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں اتنا لڑیز کھانا بنایا کہ ہم تعریف بھی کریں تو کم ہیں خوش رہیے

کھانے کے درمیان ثریا بیگم عاشی کو پیار سے دیکھتے ہوئی بولی
 یہ تو آپ کا بڑھکپن ہے انٹی جو آپ ایسا کہہ رہی ہیں ورنہ تو ایک نمبر کی کام چور ہیں دونوں
 دانش بغل میں بیٹھی ماہی کو چھیرے ہوئے بولا جس پر اس نے گھور کر دیکھا
 نہیں بیٹا بیٹیاں مایکے میں کتنے ہی ناز نکھرے اٹھو اے لیکن جب اپنی زندگی میں قدم رکھتی ہے تو کسی
 بھی چنوتی سے پیچھے نہیں ہٹتی اپنا ہر فرض ہر ذمہ داری پوری محنت اور خلوص سے پورا کرتی ہیں اور
 اپنے ماں باپ کا سر بلند رکھتی ہیں
 ثریا بیگم نے دونوں کی پوری سائڈلی
 سن لیا آپ نے.....

عائشہ نے اسے بتاتے ہوئے کہا ماہی نے بھی ابرو اچکا کر دانش کو دیکھا آہل اس سب سے پوری طرح
 لا تعلق صرف کھانا کھا رہا تھا

زیادہ خوش مت ہو وہ تو انٹی خود اتنی اچھی اس لیے.....

بس کرو دانش کیا بچوں کی طرح لڑنے لگتے ہو تم لوگ....

رضیہ بیگم نے دانش کو ٹوکا

بس انٹی ان بھائیوں کو تو بہانہ چاہیے ہوتا ہے بہنوں لڑنے کا.... ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں

عائشہ نے ماں کی بات نظر انداز کرتے ہوئے خفگی سے کہا

اس معاملے میں ہم بہت لگی ہیں.....

رائمہ جو کب سے انکی باتیں انجوائے کر رہی تھی بول پڑی آہل بنا نظریں اٹھائے ہلکا سا مسکرایا دانش

سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

لیکن آہل نے بھی بچپن میں ہمیں بہت تنگ کیا ہے سارا دن اپنے پیچھے دوڑاتے رہتے تھے کبھی

کپڑے ناپسنے کے ضد تو کبھی کھانے کے لیے..... اتنے شرارتی تھے بچپن میں کہ ہر وقت بس کچھ نا

کچھ شرارت ہی کرتے رہتے

آہل کی آنکھیں مسکرا رہی تھی جب کہ رائمہ کے چہرے پر بھی بتاتے ہوئے ایک خوشی تھی باقی سب

بھی اس کی باتوں پر مسکرا رہے تھے

ہماری کتابوں کے تو سخت دشمن تھے بس کتاب دیکھتے ہی اس کا حشر کر دیتے دن بھر باتیں کرتے

رہتے تھے بنا تھکے بس بولنا بولنا

آپی یہ ایسا کیوں ہے آپی وہ ایسا کیوں ہے اتنے سوالات کہ کیا بتاے.... لیکن پھر.....

رائہ بولتے بولتے رک گئی آہل کو غور سے دیکھا تو وہ اب بھی نظر جھکائے بیٹھا تھا لیکن اب آنکھوں میں مسکراہٹ کی جگہ گہری سوچ کے تاثرات تھے دادی اور ثریا بیگم بھی خاموش تھے پھر کیا ہوا آپی آہل بھائی اتنے سنجیدہ مزاج کیسے ہو گئے۔
عائشہ نے تجسس سے پوچھا

وہ.....

رائہ جانے کیا کہنے والی تھی کہ آہل ایک دم سے کرسی سے اٹھا اور ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کیے مجھے ایک امپورٹنٹ کال کرنا ہے ایکسکوز می
وہ رائہ کو ایک نظر دیکھ کر باہر نکل گیا ماہی اسے جاتا دیکھنے لگی
لگتا ہے آپی کسی اور بچے کہ بارے میں بات کر رہی ہیں یہ جلد جن اور شرارتی ہرگز نہیں
ماہی نے خود سے سوچا پھر سر جھٹک کر کھانا کھانے لگی

www.urdu novels mania.com

ثریا بیگم... دادی اور رائہ ایک گاڑی میں پہلے ہی نکل گئے تھے ماہی اور آہل کچھ دیر اور رک گئے سب کے اصرار پر عائشہ کی شادی کا ٹاپک چلتا رہا کیونکہ اس کے سسرال والے اب جلد سے جلد شادی کا ارادہ رکھتے تھے اور بہت جلد تاریخ طے کرنے آنے والے تھے رات کافی زیادہ ہونے لگی تو وہ دونوں سب سے مل کر گاڑی میں آکر بیٹھے

آہل خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جب کہ ماہی مسلسل کچھ گنگنا رہی تھی جس سے اہل کو شدید کوفت محسوس ہو رہی تھی باہر کا موسم بارش کا ہو رہا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھو کر گزر رہی تھی اس کے کھلے بالوں کو فرحت بخش رہی تھی اس لیے اس کا موڈ بھی اچھا تھا وہ بلیک لانگ کرتی اور ٹراؤزر پر بلیک ہی خوبصورت سادو پٹہ کا ندھے پر پھیلا لیے ہلکے سے میک اپ میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی

ول یو پلزز کیپ کو انٹ.....

آہل پہلے ہی کسی وجہ سے پریشان تھا ماہی کا گنگنا نا جب اس کے براداشت کے باہر ہو گیا تو سختی سے بولا

لیجیے اب ہم نے کیا کر دیا.....

اس نے حیرت و معصومیت سے پوچھا جب کہ آہل نے کوئی جواب دینے کی بجائے اسے گھور کر دیکھا آپ کی تو ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی..... آپ کو ہمارے بولنے سے پراہلم ہے تو چلیں ٹھیک ہے اب آپ کو ہمارے گنگنا نے سے بھی تکلیف ہے.....

وہ غصے سے بولی

ہاں.... کیوں کہ مجھے خاموشی پسند ہے..... تنہائی پسند ہے.... سکون پسند ہے شور شرابا نہیں

وہ اسے دیکھ کر بولا

جسے آپ خاموشی.. تنہائی اور سکون کہہ رہے نا اسے سناٹا تاریکی اور ادسی کہتے ہے جو شیطان اور

بھوتوں کو پسند ہوتا ہے

ماہی کی اصلاح پر آہل نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

اور جسے آپ شور شرابا کہہ رہے نا اسے زندہ دلی کہتے ہیں جو زندہ دل لوگوں کی پسند ہے اس نے بڑے فخر سے اپنی جانب اشارہ کر کے کہا

آہل نے غصے سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھا کر بہت تیز کر دی اور مسلسل بس اسے دیکھنے لگا وہ گھبرا کر کبھی اسے تو کبھی سامنے دیکھنے لگی

آہل جی یہ کیا کر رہے آپ..... سامنے دیکھیے

اس نے گھبراہٹ سے آواز میں کہا لیکن آہل پر کوئی اثر نہیں ہوا

آپ پاگل ہو گئے ہیں..... ہم مرجائیں گے..... آہل جی پلیز سامنے دیکھیے ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے اب کے وہ رو دینے کو تھی

اچھا ہے کہ مرجائیں کم سے کم تمہاری بجواس سننے سے تو بچ جائیں گے

آہل نے اس کے ڈر کا مزید فائدہ اٹھایا

نہیں اہل جی پلیز..... اب ہم کوئی بات نہیں کریں گے..... پکارا..... پلیز سامنے دیکھیے آپ

وہ ہار مانتے ہوئے بولی آہل نے گاڑی کی اسپیڈ کم کرتے ہوئے سامنے دیکھا ویسے بھی وہ ایک سائڈ

سے گاڑی لے جا رہا تھا یہ تو بس ماہی کو ڈرانے کی ایک کوشش تھی جس میں وہ کامیاب رہا تھا لیکن

اچانک سامنے کوئی جانور دیکھتے ہی اس نے فوراً بریک لگایا ماہی کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے

بچا

آہل نے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرنی چاہی لیکن ناکام رہا اس نے دو تین بار ٹرا سے کیا لیکن گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی ماہی پریشان ہو کر بس اسے دیکھنے لگی کیا ہوا.....

جب آہل باہر نکل کر بوٹ کھولنے لگا تو وہ بھی گاڑی سے باہر آئی اور پوچھا پتا نہیں کیا پر اہل علم ہے....

اس نے جانچتی نظروں سے اندر دیکھا پھر جیب سے موبائل نکال کر کسی کو کال ملانے لگا لیکن نو سگنل کا سائن دیکھ کر جھلاتے ہوئے ہاتھ جھٹکا تمہارے فون میں نیٹورک ہے....

اس نے ماہی کی جانب دیکھ کر کہا جس پر ماہی نے اپنا فون ان کر کے اس کے سامنے کیا لیکن اس میں بھی نیٹورک نہیں تھا اب ہم کیا کرے گے.....

ماہی نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جب تک کوئی لفٹ نہیں مل جاتی ویٹ کرینگے وہ لوگ کافی دوری پر آ گئے تھے اور گھر کا راستہ بھی کافی دور تھا اس لیے آہل کو بس یہی راستہ نظر آیا کہ کچھ دوری تک ہی انھیں لفٹ مل جائے تاکہ کم سے کم وہ کسی کو مدد کے لیے کال تو کر سکے یہ علاقہ جنگل کا تھا اس لیے یہاں نیٹورک ملنا بہت مشکل تھا..

کتنا اندھیرا ہے یہاں..... ہم نے سنا ہے جنگل میں بھوت ہوتے ہیں اگر کوئی بھ... بھ... بھوت آ گیا تو

ماہی نے اطراف میں نظر گھماتے ہوئے کہا گھنا جنگل کا علاقہ تھا اس لیے بہت اندھیرا تھا۔
ڈونٹ وری تمہیں دیکھ کر وہ بھی بھاگ جائیگا

آہل گاڑی سے پیٹھ ٹکا کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا نظریں سڑک کے اس پار تھی
کیا مطلب..... ہ۔۔۔ ہم اپ کو بھوت دکھائی دیتے ہیں جو ایک بھوت ہم سے دُورے گا
وہ صدمے سے بولی

چتریل.....

آہل نے اس کی جانب دیکھ کر اصلاح کی
چڑیل..... کس وجہ سے ہم آپ کو چڑیل لگتے ہیں ہمارے کیا لٹے پیر ہیں... یا ہمارے لمبے لمبے ناخون
سے اس کی طرح.....

ماہی اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی
خوبصورت تو ہونا....

آہل سامنے دیکھتے ہوئے بے ساختہ کہہ گیا پھر خود بھی سوچ میں پڑ گیا کہ بے دھیانی میں کیا کہہ دیا
آپ کو کیسے پتا چڑیل خوبصورت ہوتی ہے آپ نے کبھی دیکھا اسے

ماہی نے حیرت سے پوچھا

تمہیں دیکھ لیا کافی ہے.... اندر بیٹھو

اسے کہنے کے ساتھ ہی آبل دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا

مجھے نہیں لگتا کہ اس وقت یہاں کوئی لفٹ ملے گی اس لیے فی الحال گاڑی میں رات بھر رہنا پڑے گا

اہل نے سر سیٹ سے ٹکاتے ہوئے کہا

کیا..... ہم رات بھر یہاں رہے گے..... اس جنگل میں..... بلکل نہیں ہم نہیں رہ سکتے

وہ گھبرا کر بولی

اوکے.... اگر تمہارے پاس کوئی اور سالیوشن ہے تو بتا سکتی ہو

اہل نے انکھیں موند لی

ہم کیا بتائیں..... یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے آپ کو ہی بڑا شوق تھا نا گاڑی بھگانے کا اس لیے

گاڑی خراب ہو گئی اور ہم یہاں پھنس گئے سب آپ کی وجہ سے.....

وہ غصے سے بولی

شٹ اپ.....

اہل نے اس کی جانب دیکھ کر کہا

ہاں.... اپنی غلطی تو آپ سے سنی نہیں جائیگی..... آپ کو تو بس غلطیاں نکالنا آتا ہے اور دوسروں کی

غلطیوں پر انھیں سنا نا آتا ہے

وہ چپ نہیں ہوئی

اگر تم ابھی کہ ابھی چپ نہیں ہوئی تو میں تمہیں اٹھا کر جنگل میں پھینک دوں گا اس کے بعد بھوت پریت یا

جنگلی جانور تمہارے ساتھ کیا کرتے ہے آئے ڈونٹ کیئر

آہل نے اسے دیکھ کر کہا

آپ سے اور امید بھی کیا کر سکتے ہیں آہل جی ہمیں تو حیرت ہوتی ہے کوئی اتنا خود گرض کیسے ہو سکتا ہے سوائے اپنے اور کسی کی پرواہ نہیں بس اسے لوگوں کو تکلیف دے کر سکون ملتا ہے وہ سنجیدگی اور دکھ سے بولی اور رخ باہر کی جانب کر لیا

میں جیسا بھی ہوں نا سامنے ہوں دکھتا ہوں تمہاری طرح نہیں اندر سے کچھ اور اور باہر سے کچھ اور اہل نے اس کا رخ اپنی جانب کر کے کہا

کیا مطلب ہے آپ کا ایسا کیا کیا ہم نے جو آپ اتنی نفرت کی سوچ رکھتے ہیں ہمارے لیے ایسا کون سا دکھاوا کیا ہم نے جو آپ ہمیں طعنہ دے رہے ہیں

زیادہ بھولی بننے کی کوشش مت کرو میرے ساتھ..... جتنی اچھی تم دکھتی ہو نا اتنی اچھی تم ہو نہیں پیسے کی لالچ میں اگر مجھ سے شادی کر سکتی ہو تو کیا بھروسہ کچھ بھی کر سکتی ہو۔

آہل نے پھر اسے جگہ چوٹ کی جو سہی جگہ لگی اور ماہی کی انکھیں بھر آئیں بس کیجیے آہل جی..... ہم سن رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایسی گھٹیا باتیں کرتے رہیں اور اگر

ہم نے آپ سے پیسے کے لیے شادی کی ہے تو آپ نے بھی ہمیں پیسے دے کر شادی کروائی ہے بلکہ آپ نے تو اپنے گھر والوں تک سے دھوکہ کیا کم سے کم ہم ایسے تو نہیں ہے

تم کیسی ہو اور کیسی نہیں یہ تو میں بہت اچھی طرح سے جان چکا ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

غلطی ہماری ہی ہے ہم اس شخص سے اچھائی کی امید کر رہے ہے جو خود اپنے ابو سے تمیز سے بات

کرنا نہیں جانتے

اس نے انوصاف کرتے ہوئے آہل کو کچھ دن والی بات پر طعنہ دیا آہل نے اسے انکھوں میں غصہ اور نفرت لیے دیکھا

جسٹ گیٹ آؤٹ.....

اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا ماہی نے اسے دیکھ کر دوبارہ منہ پھیر لیا

ابھی کے ابھی میری گاڑی سے باہر نکلو.....

آہل نے دوبارہ کہا لیکن ماہی نے جیسے سنا ہی نہیں بھلا اتنی رات میں وہ کیسے باہر اکیلی جاسکتی تھی آہل خود گاڑی سے اتر اور اس کی جانب کا ڈور کھول کر اسے بازو سے پکڑتے ہوئے باہر نکالا اور زور سے دروازہ بند کیا پھر اسے کھینچ کر گاڑی سے لگایا اور اس کے قریب ہوا

میں جس سے چاہوں جیسے بات کروں تمہیں کوئی حق نہیں ہے میرے کسی بھی معاملے میں انٹیر فیر کرنے کا تمہاری اوقات بس اتنی سی ہے بہتر ہے کہ اوقات میں رہو اور ہاں اپنی زبان کو لگام دینے کے لیے جتنی قیمت چاہے مانگ لو مجھ سے مل جاگی ورنہ کسی دن میرے برداشت کے باہر ہو گیا تو بہت برا کرونگا تمہارے ساتھ تم نے ابھی آہل رضا ابراہیم کا ایک ہی روپ دیکھا ہے مجھے مجبور مت کرنا کہ دوسرا روپ بھی دکھا دوں

وہ غصے سے بولا اور ایک جھٹکے سے ماہی کا ہاتھ چھوڑ کر دوسری جانب آیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا ماہی نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر اپنے دل کا غبار نکالا

آہل نے سیٹ سے سرٹکا کر آنکھیں موند لی

ماہی وہیں کھڑی رہی اس وقت اسے ڈر سے زیادہ دکھ ہو رہا تھا آہل کی ایک ایک بات نے اس کے معصوم دل کو بکھیر کر رکھ دیا تھا اس نے رونا بند کر دیا اور آنسو صاف کر کے آہل کو غصے سے دیکھا جو سکون سے سو رہا تھا

شیطان بھوت بھی آپ سے بہتر ہی ہو گے

اس نے یہ بات خود کو ہمت دینے کے لیے کہی جس پر آہل نے اسے نفرت سے دیکھا اور شیشے اوپر کر کے کانوں میں ہینڈ فرمی لگا کر دوبارہ آنکھیں موند لی تاکہ ماہی کی کوئی بھی بات اب اس تک نہ پہنچے اتنے اندھیرے میں سنسان جگہ اکیلے کھڑے ہونا کسی بھی مضبوط سے مضبوط انسان کے لیے مشکل تھا پھر وہ تو معصوم سی ڈرپوک سی لڑکی کیسے رہتی ٹھنڈی ہواؤں سے اس کے وجود میں کپکپاہٹ شروع ہو گئی تھی اس نے اپنا دوپٹہ اپنے گرد اچھی طرح پھیلا لیا تاکہ ٹھنڈ کم لگے لیکن ٹھنڈ کی شدت اتنی تھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا اور وہ باقائدہ کانپ رہی تھی

ناجانے کتنے ہی برے برے خیالات اس کے من میں ا رہے تھے اسے بہت ڈر لگ رہا تھا بجلی کی زور دار آواز نے اس کے رہی سہی ہمت بھی ختم کر دی اب وہ خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی دوبارہ بجلی کی آواز ہوئی تو اس نے اپنی دونوں مٹھیاں سختیاں سے بند کی لب بھینچنے دل آیت الکرسی پڑھنے لگی ایک نظر پھر آہل کو دیکھا کہ شاید وہ اندر بلا لیں

کتنی ہی دیر وہ اس طرح کھڑی رہی زہن میں بس آہل کی تیر جیسی چھبتی باتیں گردش کر رہی تھی بجلی اور اندھیرے کے ساتھ ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی تھی وہ مسلسل روے جا رہی تھی بارش کی ٹھنڈی بوندیں اسے بھگور رہی تھی اس نے دونوں ہاتھ اپنے گرد باندھ کر سردی کو برداشت کرنے کی

کوشش کی لیکن مسلسل بارش سے وہ بھیگ چکی تھی اس لیے سردی کی وجہ سے وہ تھر تھر کانپ رہی تھی اس نے ایک بار پھر اہل کو دیکھا اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہاں زیادہ دیر کھڑی رہتی اس لیے اس نے گاڑی کے شیشے کو ہلکا سا بجایا

آہل جی..... ہمیں اندر آنا ہے دروازہ کھولیے

اس نے جھک کر کہا لیکن آہل نے سنا ہی نہیں کچھ دیر رک کر اس نے دوبارہ شیشہ بجایا

آہل جی پلیز دروازہ کھولیں..... ہم بھیگ رہے ہیں..... ہم وعدہ کرتے ہیں اب آپ کو پریشان نہیں کریں گے

بارش اور ٹھنڈ کے ساتھ اس کے ڈر میں بھی شدت آگئی تھی اس لیے اس نے زور کی آواز میں کہا لیکن آہل تک اس کی آواز نہیں پہنچی کیوں کہ اس کے کانوں میں بینڈ فرمی اور آنکھیں بند تھی ماہی نے ہار کر کوشش ترک کر دی اور سیدھے کھڑی ہوگی وہ دل ہی دل میں اللہ کو یاد کر کے مدد کی فریاد کر رہی تھی اتنی اندھیری سنسان بجی بارش میں پوری طرح بھیگی ٹھنڈ سے کانپتی ہوئی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی بجلی کی ایک زوردار کڑک پر وہ پھر سے خوفزدہ ہوئی اور دوڑ کر گاڑی کی دوسری طرف آہل کی سائڈ پر آئی کہ شاید قریب سے اس کی آواز سن لے اور کافی زور سے شیشہ بجایا

آہل جی دروازہ کھولیں پلیز.....

ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے خدا کے لیے دروازہ کھولیں

وہ روتے ہوئے زور سے بولی سنسان سڑک پر اس کی آواز دور تک پہنچی ہوگی لیکن آہل تک نہیں پہنچ پائی ماہی مسلسل شیشہ بجاتی رہی ٹھنڈ اور خوف سے اب اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی وہ بول بھی

نہیں پارہی تھی بس لب ہل رہے تھے اس کے جسم میں کوئی قوت نہیں بچی تھی وہ گاڑی سے ٹیک لگایے کھڑی تھی اس کا پورا وجود سن ہو چکا تھا لیکن وہ بند ہوتی انکھوں کے ساتھ بھی شیشے کو بجانے اور آہل کو پکارنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ کانوں میں بینڈ فری لگایے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا لیکن جانے کب اسے نیند لگ گئی تھی اس لیے اسے اپنے اطراف کا کچھ احساس نہیں تھا اچانک اس کی آنکھ کھلی تو سامنے بارش ہوتی دیکھی نظر بجلی کی تیزی سے اس طرف گئی جہاں ماہی کھڑی ہوئی تھی لیکن وہ اسے وہاں نظر نہیں آئی وہ گھبرا کر اسے ڈھونڈتے ہوئے اسی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور ماہی کو دیکھنے لگا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی

ماہی.....

آہل نے پریشان ہو کر اسے آواز دیتے ہوئے سڑک کی جانب آیا جہاں اس کی نظر ماہی پر پڑی جو گاڑی سے لگی ہوئی آنکھیں بند کیے زمیں پر نیم بیہوش پڑی تھی

www.urdu novels mania.com

ماہی.....

آہل گھبرا کر اسے آواز دیتا اس کے پاس آیا اور اسے اپنے پاس لے کر اس کا چہرہ اچھتھپایا

ماہی آنکھیں کھولو.....

اس نے پریشان ہو کر کہا بارش سے اب وہ بھی پوری طرح بھیگ چکا تھا ماہی کے لب اب بھی ہل رہے تھے لیکن بے آواز اہل نے پچھلی طرف کر ڈور کھولا اور اسے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا وہ سیٹ سے سر لگایے بے جان سی لڑھک کر دروازے سے ٹکراتی اس کے پہلے ہی آہل نے اسے تھام لیا اور

خود بھی اس کے قریب پیٹھ کر اسے سیدھا کیا ایک ہاتھ اس کے گرد پھیلا کر اسے اپنے بازو سے لگایے
سہارا دیا

ماہی.....

آہل نے ایک بار پھر اس کا چہرہ تھپتھا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا پھر کچھ
سوچتے ہوئے ماہی کو غور سے دیکھا اسے افسوس ہو رہا تھا اپنی حرکت پر لیکن اس نے جان بوجھ کر تو
ایسا نہیں کیا تھا اس نے ماہی کا دوپٹہ جو پوری طرح اسکے اوپر پھیلا ہوا تھا نکالا اور سامنے والی سیٹ پر
پھینک دیا اپنی جیب سے رومال نکالنے لگا تو ماہی پر اس کے گرفت ڈھیلی پڑی جس سے وہ اسکے سینے پر
آگری اہل نے دوبارہ اسے سیدھا کیا اور رومال سے اس کا چہرہ صاف کیا جو بھیگا ہوا تھا اس کے
چہرے اور گلے پر رومال سے پانی کو جذب کیا چہرے سے بالوں کو ہٹا کر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا وہ
خود بھی بری طرح بھیگ چکا تھا اس نے ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اور ماہی کو سنبھالتے
ہوئے شرٹ اتار کر سامنے والی سیٹ پر ڈالی یہ بھی اس نے ماہی کے خیال سے ہی کیا تھا اس نے
ماہی کو اپنے حصار میں قید کیے اس کا ہاتھ تھا اور اس کی ہتھیلی دھیرے دھیرے کو سہلانے لگا ماہی کا
چہرہ اس کے بے حد قریب تھا اور وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا
کیوں ایسا کیا تم نے..... کیوں مجھے اپنی جانب کھینچ رہی ہو..... میں نفرت کرتا ہوں تم سے..... میں نفرت
کرنا چاہتا ہوں تم سے اور تم مجھے کس راستے پر لے جا رہی ہوں..... جتنا دور جانے کی کوشش کر رہا
ہوں اتنا مجھے قریب آنے پر مجبور کر رہی ہو..... جتنا تم سے بے پرواہی برتنا چاہتا ہوں اتنی ہی پرواہ
ہوتی ہے..... جتنا تم سے غصہ کرتا ہوں اس سے زیادہ....

کیوں مجھے اپنا آپ تمہارے آگے کمزور لگ رہا ہے..... کیوں تم میری زندگی میں اس طرح آئی کہ میں چاہ کر بھی تمہیں اپنا نہیں سکتا..... تمہارے لیے اپنے دل میں کسی بھی احساس کو جگہ نہیں دے سکتا میں..... کیونکہ تم اس لائق نہیں ہو تم اہل کی محبت کے لائق نہیں ہو..... تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جن کے لیے پیسا ہی ہر جزبے اور ہر رشتہ سے بڑا ہوتا ہے..... میں نفرت کرتا ہوں تم سے..... آئے ہیٹ یو

اس نے سوچتے ہوئے سیٹ سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لی

ہیلو.....

فون کی رنگ بجی تو رائنہ نیند سے جاگی اس نے سوچا رات کے اس وقت شاید آہل اور ماہی کا فون ہوگا اس لیے بنا دیکھے فون اٹھایا کیسی ہو میری جان.....

www.urdu novels mania.com

اواز سننے ہی اس کی ساری نیند اڑ گئی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

ک...ک... کیوں فون کیا ہے آپ نے

اس نے بہت ہمت کر کے یہ سوال پوچھا تھا

تو کیا کرو..... تم ہی بتاؤ..... تم تو آرام سے سو جاتی ہو میرے بغیر..... لیکن میں چاہ کر بھی سو

نہیں پاتا..... اپنی بیوی کی کمی محسوس ہوتی ہے مجھے

اس کی اواز سے ہی اس کی مدہوش حالت کا اندازہ ہو رہا تھا

ہم آپ کی ب... بیوی نہیں ہے ہمارا آپ سے ط... طلاق ہو چکا ہے پھر کیوں آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں

وہ روتے ہوئے بولی

میں نہیں مانتا اس طلاق کو..... تمہارے بھائی نے زبردستی ہم دونوں کو مجبور کیا تھا الگ ہونے پر..... لیکن میں اب بھی تمہیں اپنی بیوی سمجھتا ہوں اور بہت جلد تمہیں اپنا بنا کر رہونگا وہ زور کی آواز میں بولا

ہمارے بھائی نے کچھ غلط نہیں کیا..... ہم آپ جیسے غلیظ انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے..... ہم آپ سے نفرت کرتے ہیں اور آئندہ آپ نے ہمیں پریشان کیا تو ہم پولیس میں رپورٹ کر دینگے

رائہ نے بہت ہمت سے کہا
واہ..... تمہارے منہ میں تو زبان بھی ہے..... پہلے تو کبھی اتنی ہمت نہیں ہوئی اب کیا کوئی ہمت دینے والا مل گیا ہے تمہیں..... یاد رکھنا تم صرف میری ہو اور.....

اس کے پہلے کہ وہ آگے کچھ کہتا رائہ نے فون کاٹ دیا اس نے ہمت کر کے کہہ تو دیا تھا لیکن اندر ہی اندر وہ کتنی ڈری ہوئی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی

ہمیں یہ بات آہل کو بتا دینی چاہیے

اس نے سوچا کہیں واقعی وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھالیں جس سے رائہ کی مشکلیں مزید بڑھ جائیں اس لیے اس نے آہل سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

صبح ہونے کو تھی اجالا پھیلنا شروع ہو گیا تھا آہل مسلسل اس کی ہتھیلیاں رگڑتا رہا وہ آرام سے اس کے سینے پر سر رکھے سوئی تھی کپڑے تو خود بخود سوکھ چکے تھے لیکن بخار سے بدن تپ رہا تھا آہل کو بھی اب ٹینشن ہونے لگی تھی اس نے دور سے ہی کوئی گاڑی آتی دیکھی تو ماہی کا سر سیٹ پر رکھتے ہوئے اسے لٹایا اور خود باہر آکر گاڑی کو روکا سامنے سے شرٹ لیکر پہنتے ہوئے وہ گاڑی کے پاس آیا۔

کیا ہوا بھائی جان کیا مسئلہ ہے

میری گاڑی خراب ہو گئی ہے فون میں نیٹورک نہیں ہے کین آے میک آکال جی جی بلکل یہ لیجیہ بلکہ آئے میں آپ کو گھر تک چھوڑ دیتا ہوں

اس نے اپنا موبائل دیتے ہوئے کہا

تھینکس بٹ نوئیڈ آئے ول مینج

آہل نے اپنے فون سے دیکھ کر ڈرائیور کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا

تھوڑی ہی دیر میں ڈرائیور دوسری گاڑی لے آیا آہل نے ماہی کو دوپٹہ اچھی طرح سے اوڑھا کر اسے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر اسے سہارا دیا

اس نے ڈاکٹر کو فون کر کے گھر آنے کا کہا گاڑی گھر کے سامنے پہنچی تو جلدی سے اتر کر ماہی کو باہوں میں اٹھائے اندر لے آیا دادی اور ثریا بیگم وہیں موجود تھیں لیکن وہ بنا رکے اسے کمرے میں لے آیا اور بیڈ پر لٹا کر اسے اچھے سے بلینکٹ اور ڈھایا

ثریا بیگم بھی پریشان سی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی
کیا ہوا آہل ماہی کو کہاں تھے تم لوگ اور فون کیوں بند تھا
ریلیکس مام.....

انہیں پریشان دیکھ کر بولا اور انہیں گاڑی خراب ہونے والی بات بتائی لیکن ماہی کے بارے میں
بس اتنا ہی کہا کہ اسے ٹھنڈک گئی ہے
اسے ہسپتال لے چلو آہل

میں نے ڈاکٹر کو یہی بلوایا ہے آتے ہی ہونگے
کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے آکر اس کا معائنہ کیا اور اسے انجکشن اور دوائی کے ساتھ آہل کو کچھ ہدایات دیتے
ہوئے چلا گیا

رات ہو چکی تھی لیکن وہ اسی طرح سوئی تھی آہل نے اسے کسی طرح جو س پلا کر دوائی دے دی تھی جس
کے بعد اس کا بخار کافی کم ہو گیا تھا اس نے ایک دو دفعہ اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن پلکیں بہت
بھاری محسوس ہو رہی تھیں ثریا بیگم اور رائمہ اب تک اس کے پاس ہی تھیں لیکن رات ہوئی تو آہل کے
آرام کا خیال کرتے ہوئے دونوں نیچے آگے آہل نے اسے سہارا دے کر بٹھاتے ہوئے زبردستی

تھوڑا سا دودھ پلایا اور رات کی دوائی دے کر واپس لٹا دیا اور خود آکر صوفے پر لیٹ گیا وہ بھی کل رات سے نہیں سو پایا تھا اس لیے سر درد سا کرنے لگا تھا اور اب صوفے پر بھی اسے سونے میں بہت مشکل ہو رہی تھی بار بار کروٹ بدلتا کبھی پیر سمیٹے کبھی لمبے کیے سونے کی کوشش کرتا لیکن عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی پھر کچھ سوچ کر وہ اٹھا اور آکر بیڈ پر ایک سائڈ میں لیٹ گیا ماہی سے دوری پر اور آنکھیں بند کر دی

اسے اپنی کمر پر کچھ بھاری بھاری سا محسوس ہوا تو اس نے آنکھیں کھولیں آنکھیں کھولتے ہی اس کے سامنے آہل کا چہرہ تھا اور وہ اس کے بہت قریب تھا اس کا ہاتھ ماہی کے اوپر تھا ماہی کو کچھ سمجھ نہیں آیا اس کے منہ سے ایک دم سے چیخ نکل گئی آہل گھبرا کر اٹھا اور اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بند کی

آریو میڈ..... چلا کیوں رہی ہو.....

آہل نے غصے سے کہا ماہی اسے پریشان نظروں سے دیکھنے لگی آہل نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہوا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور ایک گہری سانس لی

ہم یہاں کیسے..... اور..... اور..... اپ کیا..... کیا کر رہے تھے

اس نے بلینکٹ کو سینے تک کھینچتے ہوئے کہا

جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے الرائنٹ

آہل نے اس کی بات کا مضموم سمجھ کر اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچتے ہوئے غصے سے کہا

تم ہوش میں نہیں تھی اس لیے میں نے تمہیں یہاں سلا دیا تھا

ماہی بے یقین نظروں سے اسے دیکھنے لگی جس پر آہل تپ گیا
ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم مجھے

اس نے غصے کہا ماہی نے نظریں پھیر لیں اہل نے اس کی تھوڑی پکڑ کر چہرہ اپنی جانب کیا
کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں...
اس نے سوال بھی سختی سے کیا
کچھ نہیں.....

اس نے آہل کا ہاتھ ہٹا کر کہا
دھیٹس گڈ کیونکہ اگر کچھ بھی فضول سوچا نا میرے بارے میں تو جان لے لوں گا میں اتنا گرا ہوا نہیں ہو کہ
کسی لڑکی کی بے ہوشی کا فائدہ اٹھاؤں
وہ غصے سے بولا ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا آہل بیڈ سے نیچے اترا
کیسا فیل کر رہی ہو اب

وہ لہجہ نرم کرتے ہوئے بولا ماہی نے اسے حیرت زدہ نظروں سے دیکھا
تم کل رات سے بے ہوش تھی اس لیے پوچھ رہا ہوں
ماہی کا یوں دیکھنا آہل کو برا لگا اس لیے دوبارہ سختی سے بولا
آپ کی مہربانی سے

ماہی نے بنا اس کی جانب دیکھے کہا
غلطی تمہاری تھی....

اہل نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا
 واقعی غلطی ہماری طرح تھی ہم بھول گئے تھے کہ سچ کرٹوا ہوتا ہے
 تم کیا چاہتی ہو میں اب تمہیں اس روم سے باہر کر دوں
 کر سکتے ہیں آپ ہم آپ کے غلام ہے آپ نے ہمیں خریدا ہے جو چاہے کر سکتے ہیں جو چاہے کہہ سکتے
 ہیں جتنا چاہے ہمارا دل دکھا سکتے ہیں جتنا چاہے ہمیں زلیل کر سکتے ہیں
 ماہی نے سنجیدگی سے کہا اہل نے دوسری جانب رخ کر کے سر پر یا تھ پھیرا چند لمحوں ہی کھڑا رہا پھر
 فون کان سے لگا کر ملازم سے کھانا منگوایا
 تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا اس لیے میں نے تمہارے لیے کھانا منگوایا ہے فریش ہو کر اجاؤ تب
 تک
 وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولا
 ہمارا پیٹ تو اکی باتوں سے ہی بھر گیا تھا اب مزید گنجائش نہیں ہے
 ماہی بیڈ سے اترتے ہوئے بولی اور واش روم میں جانے لگی اہل نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا
 ہر بات کا الٹا جواب دینا بند کرو میں تمہاری طبیعت کا خیال کر رہا ہوں اس لیے چپ ہوں اور بہتر ہے
 کہ تم بھی چپ رہو
 ماہی بس اسے دیکھنے لگی اہل نے اسے آزاد کیا تو واش روم میں چلی گئی
 وہ کپڑے چینج کر کے فریش ہوئے واپس آئی تو ملازم کھانے کی ٹرالی لے کر اچکا تھا
 کھاؤ کھانا.....

اہل بیڈ پر بیٹھا موبائل میں لگا تھا اسے آتے دیکھ کر بولا

ہمیں بھوک نہیں ہے

جتنا کھا سکتی ہو اتنا کھا لو

کچھ بھی بھوک نہیں ہے

وہ بے نیازی سے بولی آہل بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آیا

اگر ابھی کے ابھی تم نے کھانا شروع نہیں کیا تو میں تمہیں خود سے کھلاؤنگا

وہ وارنگ دیتے ہوئے بولا ماہی بنا کچھ بولے بیٹھ کر کھانا کھانے لگی

دھیس گڈ.....

اہل اسے دیکھتے ہوئے

اب تو ہم کھا رہے ہیں پھر کیوں آپ ہمیں گھور رہے ہیں

وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا تو زچ ہو کر بولی

کیونکہ یہ آنکھیں میری ہے اور میں جو چاہے کر سکتا ہوں

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولا

کھانے سے فارغ ہو کر وہ اٹھ کر جانے لگی تو آہل سامنے آگیا

دوائی.....

نہیں ہمیں دوائی کی ضرورت نہیں ہم ٹھیک ہی

وہ بے نیازی سے کہہ کر باہر جانے لگی

اہل نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کے دونوں گالوں کو دبا کر اس کے منہ میں ٹیبلٹ ڈالی اور ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا
 اہل کی اس حرکت پر اس نے زور سے اہل کا ہاتھ جھٹک کر اسے دور کیا اور غصے سے دیکھنے لگی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تو وہ سلائیڈ ڈور کھولنے لگی

اب کہاں جا رہی ہوں

آہل نے پھر ٹوکا

سونے

یہی سو جاؤ.....

وہ سر سے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

نہیں ہم اپنی جگہ پر سو جائیگے.....

کبھی کوئی بات بنا ارگيو منٹس کے بھی مان لیا کرو چپ چاپ سو جاؤ الریڈی کل سے اپنی خدمت کروا رہی ہو وہاں سو کر اور بیمار ہو گئی تو میری ٹینشن بڑھ جائیگی

ہم نے آپ سے نہیں کہا تھا ہماری خدمت کریں اور نا آپ کو ہماری فکر کرنے کی ضرورت ہے

اسے آہل کا ایسا کہنا بہت برا لگا

میں نے کہا نا تم یہاں سوؤ گی

آہل اس کی کلائی پکڑ کر بولا ماہی نے غصے سے اپنی کلائی چھڑوائی

ہم آپ کے ساتھ نہیں سونا چاہتے بس

اس نے اپ کے پر زور دیتے ہوئے کہا
سونا پڑے گا.....

اس نے بھی اٹل لہجے میں کہا اور ماہی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آیا اور گرانے کے انداز میں بیڈ پر بٹھایا
وہ ہار مان کر خاموش ہو گئی پھر کچھ سوچ کر بیڈ پر رکھے کشن کو لائن میں رکھتے ہوئے دیوار سی بنادی اپنے
اور آہل کے درمیان اور وہ بیڈ کے دوسری سائڈ پر بیٹھتے ہوئے بہت سنجیدگی سے اس کی سرگرمیاں
دیکھنے لگا

اب تو ہم یہاں سو رہے ہیں نا تو کیوں آپ ہمیں گھور رہے ہیں اب یہ مت کہیے گا کہ آپ کی آنکھیں
ہے

وہ آہل کے مسلسل دیکھنے پر بولی

تم لڑکیاں اتنی بیوقوف ہوتی ہو

تمہیں کیا لگتا ہے یہ چار کشن کر اس کرنا مشکل ہے اگر کسی کے ارادے غلط ہو تو

ہیں صرف یہ لگتا ہے کہ ہمیں سو جانا چاہیے ورنہ آج آپ ہمیں پاگل بنا کر ہی چھوڑیں گے

اس نے رخ دوسری جانب کرتے ہوئے کہا نا چاہتے ہوئے بھی اہل کے چہرے پر ایک خوبصورت

سی سمان لگئی وہ لیٹ گیا اور سائڈ ٹیمپ بند کر کے سونے لگا ماہی نے چند منٹ کی خاموشی کے بعد رخ

اس کی جانب کیا اور مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگی

مجھے گھورنا بند کرو اور چپ چاپ سو جاؤ

آہل نے بنا آنکھیں کھولے ہی جواب دیا تو ماہی نے اپنی چوری پکڑی جانے پر برق رفتاری سے آنکھیں میچ لی تب آہل نے اسے دیکھا اور اس کی اس حرکت پر محظوظ ہو کر مسکرایا پھر سنجیدگی سے بس اسے دیکھنے لگا ماہی کے سامنے کے طرف کے بال چھوٹے تھے جو بار بار اس کے چہرے پر رہے تھے

آہل نے بے ساختہ ہاتھ بڑھا کر ان بالوں کو پیچھے کیا ماہی سوچتی تھی اسے کچھ محسوس نہیں ہوا لیکن آہل بہت دیر تک بس اسے دیکھتا رہا

آہل..... آہل رک جاؤ..... آہل

گھر کے بڑے سے صحن میں وہ گول گول چکر لگا رہا تھا اور رائے اس کے پیچھے پیچھے دوڑ کر اسے آوازیں دے رہی تھی اس کی عمر تقریباً نو دس سال ہوگی لیمن یلو اور بلیک لائینگ والی ٹی شرٹ میں بلیک شارٹس پہنے سفید دودھ جیسا گول مٹول..

آہل رک جائیں..... کب سے تنگ کر رہے ہیں آپ ہمیں

وہ رک کر زور کہہ سانس لیتے ہوئے بولی آہل بھی رک گیا

چلیں اب آپ کہ مستی ختم ہو گئی ہو تو چل کر کھانا کھا لیجیے
رائہ اس کی جانب بڑھی

نہیں مجھے آپ کے ہاتھ سے نہیں کھانا مجھے ماما کے ہاتھ سے کھانا ہے

وہ زور زور سے گردن ہلاتا ہوا بولا رائہ چل کر اس کے پاس آئی

آہل..... ماما کی طبیعت خراب ہے نا وہ سو رہیں ہے..... ابھی آپ ہمارے ہاتھوں سے کھالیں کل
ماما سے کھا لینا
رائہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

نہیں مجھے ابھی ماما کے ہاتھ سے کھانا ہے
اس نے رائہ کا بڑھتا ہوا ہاتھ جھٹک کر کہا

آہل.... آپ دن بدن بہت ضد کرنے لگے ہیں اگر اب آپ نے ضد کی نا تو ہم آپ سے بات نہیں
کرینگے
رائہ نے خفگی سے کہا

لیکن مما کہتی ہے بات نہیں کرنے والے گندے بچے ہوتے ہیں

وہ بہت گہرائی سے بولا

تو کیا شرارت کرنے والے بچے گندے نہیں ہوتے

رائہ نے اس کی بات پر کہا

مجھے ماما کے پاس جانا ہے.....

وہ روئی صورت بنا سے بولا



آہل ماما کو ڈاکٹر نے دوائی دے کر سلایا ہے کیا آپ چاہتے ہیں آپ انہیں جگائیں اور ان کی طبیعت خراب ہو جائے

رائہ نے جھک کر کہا آہل نے سر نفی میں ہلا دیا

تو پھر ہماری بات مانے گے اچھے بچوں کی طرح

اس نے سوال کیا آہل نے سر اثبات میں ہلادیا

دھیٹس لائک آگڈ بائے

رائہ اس کے گال پر کس کرتے ہوئے بولی

دروازے پر دستک ہوئی تو رائہ نے گیٹ کھولا اس کہ سہیلی آئی تھی اسے باتوں میں لگتا دیکھ کر آہل خاموشی سے اندر چلا آیا یہ دو مرحلوں کا چھوٹا سا مگر بہت خوبصورت بنا ہوا گھر تھا وہ اندر آیا اور رائہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اوپر اپنی امی سے ملنے جانے لگا کل رات کے بعد اس نے امی کو نہیں دیکھا شاید اس لیے اتنا بے چین ہو رہا تھا جیسے ہی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھنا چاہا زوردار آواز کے ساتھ ایک وجود سیڑھیوں سے پھسلتے ہوئے زمیں پر ٹھیک اس کے پیروں میں اگر آہل نے ایک زوردار چیخ ماری

www.urdu novelsmania.com

وہ ہڑبڑا کر بستر سے اٹھ کر بیٹھ گیا سانس بے ترتیب چل رہی تھی سارا جسم پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور چہرے پر خوف و گھبراہٹ کے تاثرات تھے اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی

آہل جی.....

ماہی وہیں کھڑی کچھ کر رہی تھی آہل کی کیفیت دیکھ کر گھبرا کر اس کے پاس آئی

آہل جی آپ ٹھیک تو ہے ناکیا ہوا آپ کو.....
وہ پریشان ہو کر بولی اس نے آہل کو اس طرح پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا

کوئی برا خواب دیکھ لیا کیا آپ نے
وہ اس کا شولڈر ہلا کر جھنجھوڑتے ہوئے بولی لیکن آہل پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ گہری سانس لیتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیر رہا تھا

ماہی نے گلاس میں پانی ڈال کر اس کے آگے کیا
آہل جی... پانی پی لیجیے..... آپ کو اچھا لگے گا
آہل نے بنا اس کی جانب دیکھے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے لیکر زور سے دوسری جانب کی دیوار پر
دے مارا ماہی نے اس کے اس اچانک رد عمل پر سہم کر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے

جسٹ لیومی... مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے سمجھی تم اسلیے اپنی ہمدردی اپنے پاس رکھو اور مجھ سے دور
رہو

وہ غصے سے دھاڑتا ہوا بولا اور جھٹکے سے بلیسٹ خود سے ہٹایا اور اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گیا ماہی نے کانوں سے ہاتھ ہٹا کر منہ پر رکھے اور زار و قطار رو دی اہل کا اس طرح اس پر برس جانا وہ بھی بغیر کسی وجہ کے ماہی کو بہت برا لگا

ہم کیوں رو رہے ہیں..... انھوں نے آج پہلی دفعہ تو ایسے بات نہس کی ہم سے پھر آج کیوں ہمیں اتنا برا لگ رہا ہے

اس نے دونوں گالوں کو صاف کرتے ہوئے سوچا اور بیڈ کی دوسری جانب آ کر کانچ کے ٹکڑے سمیٹنے لگی جو پورے کمرے میں بکھرے ہوئے تھے گلاس کے ادھے ٹوٹے حصے میں وہ ایک ایک ٹکڑے کو رکھنے لگی بے دھیانی میں اس کا پیر ایک کانچ کے ٹکڑے پر چلا گیا اور اس کے منہ سے ایک زور کی آہ نکلی وہ پیر اٹھا کر دیوار کے سہارے سے چلتی ہوئی بیڈ تک آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنے پیر کو دیکھنے لگی اس کے رونے میں اب روانی آگئی تھی اس نے ہمت جمع کر کے کانچ نکالا اور ٹیبل سے باکس نکال کر خود ہی ڈریسنگ کی اس کا رونا بند ہو چکا تھا لیکن اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اسے بہت درد ہوا کانچ سامنے کی طرف چبھا تھا اس لیے وہ درد کی وجہ سے چل بھی نہیں پا رہی تھی اس نے بارہ باری کر کے باقی کے سارے کانچ بھی اٹھائے

آہل باہر آیا تو اس نے ماہی کو جھک کر کانچ اٹھاتے ہوئے دیکھا اس کی نظر زمین پر جا بجا لگے خون کے ساتھ ماہی کے پیٹی بندھے ہوئے پیر پر پڑی وہ ٹاول صوفے پر پھینکتے ہوئے اس کی جانب بڑھا

تمہارے پیر کو کیا ہوا

اسے معلوم تھا پھر بھی سوال کیا لیکن ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا

تم رہنے دو یہ.....

اس نے جھک کر ماہی کے شوڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا لیکن ماہی نے اپنے دوسرے ہاتھ سے دھیرے سے اس کا ہاتھ ہٹا دیا آہل نے اسکی ناراضگی کو محسوس کر کے کوئی زبردستی نہیں کی ماہی نے کانچ کے ٹکڑے ڈسٹن میں ڈالے اور وہاں سے جانے لگی پول کی جانب.. آہل نے اسے لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھ کر اسے باہوں میں اٹھالیا اور بیڈ پر لے آیا ماہی نے کوئی تردد نہیں کیا نا کچھ بولی بس اس سے نظریں پھیرے رکھی جب کہ آہل مسلسل سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ماہی کو بیڈ پر لٹا کر اس نے ماہی کا پیر دیکھنا چاہا لیکن اس کا ارادہ بھانپ کر ماہی نے اپنے دونوں پہر سمیٹ لیے آہل نے پہلے اس کے پیروں اور پھر اس کی جانب دیکھا جو پوری طرح سے دوسری جانب رخ کیے اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی اس کے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اس کا فون بجنے لگا تو وہ فون کان سے لگاتا ہوا باہر نکل گیا

اسلام علیکم کیسی ہے آپ

دانش ماہی سے ملنے آیا ہوا تھا لیکن سب سے پہلے اس کا سامنا رائے سے ہی ہو گیا جو ڈرائنگ روم کے صوفے پر خاموش بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی دادی اور ثریا بیگم گھر پر موجود نہیں تھے اور آہل بھی افس گیا ہوا تھا دانش کی آواز پر چونک کر اٹھ گئی اور اس کے سلام کا جواب دیا

میں نے پوچھا کیسی ہیں آپ

جی ہم ٹھیک ہے بیٹھیے نا

اسے دانش سے بات کرنے میں بھی جھجھک محسوس ہوتی تھی کیونکہ اس نے اس کی نظروں میں کچھ الگ محسوس کیا تھا جو نارمل نہیں تھے ہم ماہی کو بلاتے ہیں

وہ وہاں سے جانے لگی تو ماہی کو سیڑھیوں سے نیچے اترتے دیکھ کر وہیں رک گئی ماہی نیچے آ کر دانش سے ملی

کیسی ہو تم

ہم بلکل ٹھیک ہے بھائی

یہ پیر میں کیا ہوا

کچھ نہس بس معمولی سا زخم ہے

آپ لوگ باتیں کیجیے ہم ابھی آتے ہیں

رائہ اٹھ کر باہر لان میں چلی آئی نرم نرم گھاس پر ٹہلتے ہوئے ناچا ہتے ہوئے بھی وہ دانش کے متعلق سوچنے لگی وہ جن نظروں سے اسے دیکھتا جس طرح بات کرتا اسے سمجھاتا تھا وہ رائہ کے لیے کچھ عجیب اور نیا سا تھا اس نے دانش کی نظروں میں اپنے لئے پسندیدگی محسوس کی تھی لیکن وہ دانش سے بات کرنا تو دور اس کے سامنے آنے سے بھی کنفیوز ہو جاتی تھی

سادہ سے بلیک اینڈ وائٹ پر سنڈ کرتی پر بلیک ٹراؤزر اور بلیک دوپٹہ اوڈھے سادہ سے حلیہ میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی وہ تھی بھی بہت خوبصورت کہ اسے کسی مصنوعی سجاوٹ کی ضرورت ہی نہیں تھی

سفید رنگت براؤن آنکھیں براؤن سکی بال اور سب سے زیادہ اس کے چہرے کی معصومیت جو ہر کسی کو اسکی جانب متوجہ کرتی تھی

دانش جانے لگا تو لان میں ایک بار پھر اس کا سامنہ رائہ سے ہوا

آپ جا بھی رہے ہیں ابھی تو آئے ہیں

تو اور کیا کروں آپ تو مجھ سے بات کر نہیں رہی۔
نہیں معاف کیجئے وہ ہم

جی میں جانتا ہوں اپ ایسا کیوں کر رہی ہیں

کیونکہ آپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے

ن...ن... نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں

ایسی ہی بات ہے آپ ڈرتی ہے آپ سوچتی ہیں کہ کون بات کرے اس بندے سے جو شروع ہوتا
ہے تو ختم ہی نہیں ہوتا بور کر کے رکھ دیتا ہے
اس کے انداز پر رائے کو ہنسی آگئی دانش بھی مبہوت سا اس کی خوبصورت ہنسی کو دیکھتا رہا

ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہے اپ

اس نے سنجیدگی سے کہا تو رائے کی ہنسی رک گئی وہ سنجیدہ سی ہو گئی کہ واقعی وہ کس طرح اس کہ بات پر

ہنس رہی تھی جب کہ ہنسنا تو دور وہ مسکرانا بھی چھوڑ چکی تھی

لیجیے پھر کچھ سوچنے لگ گئی سمجھ نہیں آتا آپ اتنا سوچتی کیسے ہیں میں تو بچپن سے لیکر اب تک سال میں
بس ایک بار ہی سوچتا ہوں وہ بھی ایذا کے وقت کہ پڑھا تو کچھ ہے نہیں اب لکھونگا کیا

اس نے معصوم شکل بنا لے کہا رائے مسکرا دی

بس ہمیشہ ایسی مسکراتی رہا کرے

آہل.....

وہ بلوٹو تھکان میں لگائے کسی سے بات کرتے ہوئے باہر جا رہا تھا رائے کی آواز پر رک کر کال بند کی

جی.....

اگر آپ بڑی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی تھی

جی میں بس پانچ منٹ میں آیا

وہ کان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

کیا ہوا آپنی آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی تھی کیا کوئی پرابلم ہے
وہ رائے کے کمرے میں اکر فکر مندی سے بولا

کیا یہ ضروری ہے کہ ہم بس کسی پرابلم کے وقت ہی تم سے بات کرے بلاوجہ بات نہیں کر سکتے
اس نے شکوہ کناں لہجے میں کہا آہل اکریڈ کے ایک سائنڈ پریٹھ گیا

آپ ہمیں پریشان لگ رہے ہیں کیا بات ہے

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

آہل کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر بولی

نہیں کوئی بات نہیں بس کام کا پریشر ہے تھوڑا
اس نے بے نیازی سے کہا

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ پچھلے چار دنوں سے کسی کی خاموشی اسے بری طرح محسوس ہو رہی تھی جو وہ خود
بھی ماننا نہیں چاہتا تھا

ہر وقت آپ کو کام کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے کبھی اپنی نجی زندگی کو بھی وقت دیا کریں اب آپ اکیلے نہیں ہے کوئی اور بھی جڑا ہے آپ سے جس کی خوشیوں کا دار و مدار صرف آپ پر ہے رائے نے اس کے جھکے ہوئے سر کو فیکھتے ہوئے کہا اس مے اہل کو احد کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اس وقت اسے پریشان دیکھ کر اپنا ارادہ بدل دیا

ایک بات پوچھوں آپ سے
آہل بنا اس کی جانب دیکھے بولا

اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جائے جس کا ہمیں احساس بھی ہو لیکن ہم اسے ماننا نہیں چاہتے یا مان نہیں سکتے مگر ہم سامنے والے کو ہرٹ ہوتا دیکھ کر گلٹی بھی فیل کر رہے ہو تو کیا کریں وہ کہتے کہتے اکی جانب دیکھنے لگا رائے نے اسے حیران نظروں سے دیکھا کیونکہ اس سے اس طرح کی باتوں کی توقع نہیں تھی

میں بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا.....
اسے خاموش دیکھ کر وہ بولا

سوری کہہ دیں..... دنیا کی آدھی سے زیادہ پرابلمس کا سولیوشن سوری ہے۔
جب احساس ہے کہ غلطی کی ہے تو اسے صحیح بھی تو کرنا چاہیے نا

سوری کہنا کیا اتنا آسان ہوتا ہے

وہ اسے جانچتے ہوئے بولا

نہیں..... مشکل ہوتا ہے کیونکہ انا بیچ میں آتی ہے جو ہم سے لڑتی ہے ایسا کرنے سے روکتی ہے
لیکن ہم جیسے اپنوں کے لیے سب سے لڑ جاتے ہیں اسی طرح انا سے بھی لڑنا چاہیے اگر ایک سوری
کنسنے سے کسی کو اچھا لگتا ہے کچھ پرابلمس سولو ہوتے ہیں سامنے والے کو اپنے پن کا احساس ہوتا ہے تو
ہرج کیا ہے اور آپ کا گلٹ بھی تو ختم ہو جاتا ہے کہ ہاں غلطی کی تو سوری بھی کہہ دیا
وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے لگا پھر دوبارہ سر جھکا لیا

بہت دیر ہو رہی ہے جا کر آرام کر لیں آہل
رائہ اسے الجھا الجھا سا دیکھ کر بولی

اس دن ہوٹیل میں ادا آیا ہوں تھا

وہ بنا سراٹھا سے بولا رائے حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی

یہ سوچ رہی ہیں کہ مجھے کیسے پتا چلا

بھائی ہوں آپ کا اتنا لاپرواہ بھی نہیں کہ اپنی بہن کی خبر نہ رکھ سکوں لیکن مجھے معلوم ہوتے تھوڑی دیر

لگ گئی ورنہ.....

اہل.....

رائے نے اسے روک کر کچھ کہنا چاہا

آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی

بھروسہ نہیں آپ کو مجھ پر

اس نے خفگی سے کہا

ایسی بات نہیں ہے اہل ہم نے سوچا کہ بات کیوں بڑھا ہے

www.urdu novelsmania.com

آہل چپ رہا کچھ نہیں بولا

کچھ دن پہلے انھوں نے ہمیں فون بھی کیا تھا

کیا.....

وہ حیرت سے بولا رائے شرمندہ سی نظر جھکا گئی

کیا کہا اس نے.....

وہ غصے سے بولا

یہ پوچھوں ہم نے کیا کہا ان سے

پہلی بار ہم نے بنا گھبراے ان کی باتوں کا جواب دیا ان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا جس سے ہم اب
تک ڈرتے تھے



آہل اسے غور سے دیکھنے لگا

لگتا ہے اس کا کچھ کرنا پڑے گا

www.urdu novels mania.com

وہ سوچتے ہوئے بولا

نہیں آہل نے پلیز آپ پریشان ان سے نا الجھیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں مت بھولیے اب آپ کی اکیلی
نہیں ماہی کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے

آپ ہر بات میں ماہی ماہی کرنا بند کریں ماہی کے آنے سے میں اپنی بہن کو اس کے حال چھوڑ سکتا
اور وہ بڑی ذمہ دار بن کر ساتھ لے گئی تھی آپ کو تو آپ کا خیال کیوں نہیں رکھا اور کیوں مجھ سے یہ

بات چھپائی

اہل ہم نے ہی منع کیا تھا انہیں تاکہ آپ غصے میں کوئی غلط فیصلہ نہ کر لیں
جو بھی ہے اگر آئندہ آپ نے مجھ سے کوئی بات چھپائی تو میں آپ سے کوئی بات نہیں کرونگا

وہ کہہ کر بنا رکے باہر کی جانب بڑھا

بیڈ پر پیر لمبے کیے لیپ ٹاپ گود میں رکھے کچھ چیک کر رہا تھا نظر سامنے پڑی تو شیشے کی دوسری جانب
ماہی کو دیکھا جو اپنے گرد ہاتھ باندھے پول کی ایک سائڈ پر خاموش کھڑی پانی میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی
سفید ٹراؤزر اور ڈارک گرین کرتی پر سفید ہی بڑا سا دوپٹہ ایک شولڈر پر پھیلا ہوا بالوں کو کچھ میں کید کیے کسی
گہری سوچ میں گم تھی پچھلے کچھ دن میں اس نے آہل کے سامنے ایک بات تک نہیں کی تھی بلکہ اس
کے سامنے آنے سے بھی گریز کرنے لگی تھی اگر اہل سے اس کا سامنا ہو بھی جاتا تو ایسے رہتی جیسے
اسے دیکھا ہی نہ ہو آہل اس کی خفگی کو بری طرح محسوس کر رہا تھا لیکن وہ اپنے دل کی بات ماننا نہیں

چاہتا تھا

آہل اٹھ کر پینٹ کی جیموں میں ہاتھ ڈالے دھیمے قدموں سے چل کر وہاں آیا ماہی نے اسے آتے دیکھا تو
دوسری جانب رخ کر کے آگے بڑھنے لگی لیکن آہل نے پیچھے سے اس کی کلائی پکڑ لی تو وہ رک گئی
لیکن پلٹی نہیں

آہل نے خود اس کا ہاتھ اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا لیکن ماہی نے کوئی احتجاج نہیں کیا بس نظریں جھکا کر کھڑی رہی آہل چند سیکنڈ خاموش رہا پھر بولا

آے ایم سوری

اس نے دھیمی آواز میں کہا ماہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ چھڑانے لگی

میں نے کچھ کہا سنا نہیں تم نے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

آہل جی پلیز ہمارا ہاتھ چھوڑیے.....

اس نے کوشش ترک کر کے التجا کی

اہل ایک قدم آگے بڑھ کر اس کے قریب ہوا

اس دن میں تھوڑا اسپیسٹ تھا اس لیے غصے میں کچھ زیادہ ہی کہہ دیا مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا

وہ اس کے خفا چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولا

کوئی بات نہیں آہل جی پہلی بار تو ایسا نہیں ہوا جو آپ اتنا گلی فیل کر رہے ہیں ہم جانتے ہیں آپ کسی

سے سوری نہیں کہتے اور آپ کو ہم سے بھی کہنے ضرورت نہیں ہم ہی آپ کو ہر وقت پریشان کرتے

ہیں لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے آپ کو تنگ نہیں کریں گے اب..... آپ کو ہماری باتوں پر غصہ آتا

ہے تو ٹھیک ہے ہم آپ کے سامنے کوئی بات نہیں کریں گے

اس نے اپنے انسوؤں کو روکتے ہوئے کہا

مطلب تم اب بھی مجھ سے ناراض ہو

آہل اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

ہمیں آپ سے ناراض ہونے کا حق ہے ہی کہا آہل جی

وہ سر اٹھا کر بولی آہل نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسے دیکھنے لگا ماہی نے ایک نظر اے دیکھا اور

واپس جانے لگی آہل بس اسے جاتے دیکھتا رہا

اسی نے تو ماہی کو بار بار یہ احساس دلایا تھا کہ اس پہ ماہی کا کوئی حق نہیں ہے وہ اس کے لیے کوئی معنی

نہیں رکھتی اور اب اسے ماہی کی ناراضگی سے اتنا فرق پڑتا تھا کہ وہ سوری تک کہنے کو تیار ہو گیا وہ خود

حیران تھا

*****///

رائہ اپنے روم میں تھی گھر میں کوئی نہیں تھا ماہی دادی اور ثریا بیگم کے ساتھ کہیں باہر گئی ہوئی تھی اور

اہل اور حارث صاحب آفس ملازم۔ نے آکر اسے اطلاع دی کہ دانش آیا ہے وہ حیران ہوتے ہوئے

باہر آئی سامنے دانش کے سلام کا جواب دیا

آپ بیٹھیے ہم فون کر کے ماہی کو بلا رہے ہیں

اس نے سوچا شاید کوئی ضروری کام ہو اسی لیے کہا

نہیں میں آپ سے ملنے آیا ہوں

دانش نے اسے روکتے ہوئے کہا

ہم سے.....

وہ حیران ہو کر بولی

جی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

اس نے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا رائمہ بیٹھ کر سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی
ہو سکتا ہے جو بات میں آپ سے کرنے جا رہا ہوں اسے سن کر آپ میرا سر پھوڑ دیں یا میری جان
لے لیں

دانش مسکراتے ہوئے بول

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں..... ہم ایسا کیوں کر نیگے بھلا

اس نے حیران ہوتے کہا

کیونکہ میں بات ہی ایسی کرنے والا ہوں لیکن آج میں بھی سر پر کفن باندھ کہ آیا ہوں کہ بات تو کرنی ہی
ہے

رائمہ اسکی عجیب باتیں سن کر مسکراے بنا نہیں رہ سکی

آپ مجھ سے شادی کریں گی

رائمہ کی ہنسی ایک دم رک گئی وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی

آپ کو پورا حق ہے اپنی زندگی کا ہر فیصلہ لینے کا میں بس آپ کو اپنی خواہش بتانا چاہتا تھا رائمہ میں آپ
کو عیش و آرام کی زندگی تو شاید نادے پاؤں لیکن ہاں زندگی کے ہر موڑ پہ آپ کی مجھے اپنے ساتھ پانگی
وقت چاہے کتنا بھی بدلے میری محبت نہیں بدلیں گی آپ کے لیے میں آپ کو اداس نہیں دیکھ پاتا
روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا کیا آپ مجھے ایک موقع دینگے کہ میں آپ کی زندگی سے ہر اداسی دور کر

دو اپ کے ہر انس کو خوشی کے انس میں بدل دوں اور بدلے میں صرف آپ کا ساتھ چاہے مجھے کیا آپ میری زندگی میں شامل ہو کر مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینگے اس نے بڑے آسان لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا رائمہ اسے بس دیکھتے رہی ہمارے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی یہ جانتے ہوئے کہ ہم طلاق شدہ ہے عمر میں آپ سے بڑے ہیں آپ یہ بات کیسے کر سکتے ہیں وہ حیرانی سے بولی

جو بھی تھا وہ آپ کا گزرا کل تھا جس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی میں آپ کا آنے والا کل بننا چاہتا ہوں اور عمر کوئی معنی نہیں رکھتی جزبات معنی رکھتے ہیں اور میرے دل میں آپ کے لیے جو جزبات ہیں وہ اتنے گہرے ہیں کہ ان چھوٹے موٹی وجوہات کے کوئی معنی نہیں نہیں یہ بس ایک وقتی جزبہ ہے جس پر آپ کو ایک دن پچھتاوا ہوگا کیونکہ آپ کی پرفیکٹ ہے اور اچھے سے اچھا زیر و رو کرتے ہیں میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو مجھے محبت اور اٹریکشن میں فرق نا محسوس ہو آپ کی سوچ غلط ہے ایسا کچھ نہیں ہے اور آپ خود کو کم مت سمجھیے آپ میرے لیے پرفیکٹ سے کہیں زیادہ ہے یہ بس میں جانتا ہوں رائمہ کچھ نہیں بولی

مجھے آپ کا جواب چاہیے رائمہ ایک موقع دے دیں مجھے پلیز

وہ رک کر بولا

نہیں.....

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی
کیوں.....

کیونکہ ہم نہیں چاہتے.....

رائہ نے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کیا
ٹھیک ہے..... جیسے آپ کی مرضی زبردستی کرنا تو مجھے آتا نہیں ورنہ وہ بھی کر لیتا اگر آپ کو میں غلط
لگتا ہوں میری باتیں جھوٹ لگتی ہیں تو ٹھیک ہے نا کریں مجھ پر بھروسہ۔
وہ گہری سانس لے کر بول

ہم نے ایسا تو نہیں کہا ہم بس اپنی بات کر رہے ہیں ہم بہت کچھ سیکھ چکے ہیں اپنی زندگی سے اب
رشتوں سے دور رہنا چاہتے ہیں یہ رشتے بہت کمزور کر دیتے ہیں ہمیں
وہ اب اس کی طرف دیکھ کر بولی

ضروری نہیں ہے کہ ایک بار جو ہوا ہر بار وہی ہوگا اور رشتے انسان کو کمزور نہیں مضبوط بناتے ہیں اتنا
کہ انسان ہر حالات سے لڑ جائے ان رشتوں کے لیے لیکن ٹھیک ہے آپ کی مرضی آپ کی زندگی
آپ کا فیصلہ

چلتا ہوں میں خدا حافظ

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولا اور چلا گیا رائہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا

وہ یہ تو محسوس کرتی تھی کہ دانش اسے پسند کرتا ہے لیکن اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی اتنی بڑی
بات کر دے گا اب تک تو وہ پچھلی باتوں سے نکل نہیں پائی تھی تو اب کیسے اتنی جلدی کسی اور پر

بھروسہ کر لیتی پھر دانش عمر میں بھی اس سے تقریباً دو سال چھوٹا تھا یہ فرق دانش کہ لیے ناسی لیکن لوگوں کے لیے باتیں بنانے کا بہت بڑا ہانہ تھا اور اب اس میں اتنی ہمت کہاں تھی کہ وہ کچھ بھی سن سکے یا سہ سکے

*****//*****//**//**//*****

عائشہ کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی اور ثریا بیگم کے حکم پر آہل بھی چند روز پہلے جانے کے لیے تیار ہو گیا تھا خاص وجہ یہ تھی کہ وہ رائے کے لیے جا رہا تھا ماہی نے رائے کے بنا جانے سے انکار کر دیا تھا ضد پر اڑی تھی کہ رائے کے بنا نہیں جاگی رائے نے بہت سمجھایا اسے لیکن وہ کسی طرح نامانتی اب رائے اسے اصل وجہ تو بتا نہیں سکتی تھی اس لیے تیار ہوئی جانے کو..... آہل نے سوچا وہ انکار کریگا تو کس رائے بھی منع نہ کر دے وہ اس کے ساتھ اس لیے بھی رہنا چاہتا تھا تا کہ اس کی غیر موجودگی میں احد اسے پریشان نہ کرے

شادی کی رسمیں شروع ہو گئی تھی ہلدی مہندی سنگیت ایک کے بعد ایک سب کچھ زوروں شوروں سے چل رہا تھا آہل وہاں انکھڑیٹیل ضرور تھا لیکن ایسا ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا ماہی نے تو اس سے مکمل طور پر لا تعلقی ظاہر کی تھی براے نام ہی دونوں میں بات ہوتی تھی وہ بھی کسی ناکسی وجہ سے

.....

ماہی روم میں تھی ہلدی ختم ہونے پر وہ نہا کر بال تو لیے سے صاف کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی آہل روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ماہی نے آئینے میں ہی اسکا جائزہ لیا اس کی ڈارک

بلیو شرٹ کے ایک سائڈ ہلدی لگی ہوئی اور پھرے پر بھی ایک سائڈ میں ہلدی لگی تھی اور اس کے چہرے سے اسکی بیزاریت کا اندازہ ہو رہا تھا نا چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دی اہل نے شرٹ اتارتے ہوئے اسے آئینے میں دیکھا تو وہ دوستی جانب دیکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی کس بات پر اتنی ہنسی آرہی ہے تمہیں

اہل غصے سے بولا کیونکہ عاشی نے اور اس کے کچھ کزن سے زبردستی اسے ہلدی لگائی تھی جس پر وہ الریڈی چڑا ہوا تھا اور ماہی کی ہنسی دیکھ کر مزید جھلا گیا

بس یوں ہی

وہ نظریں پھیر کر بولی

یوں ہی.....

وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولا

جی..... کیا ہمیں یوں ہی ہنسی نہیں آ سکتی

بلکل نہیں... بند کرو ہنسنا تمہارے کزن بھی تمہارے طرح ہے.... میں کیا کوئی لڑکی ہوں جو ایسے ہلدی

لگا دی

ماہی اب کہ ہنسنے بنا نہیں رہ سکی اہل نے اسے غصے سے گھورا

جسٹ شٹ اپ ہنسنا بند کرو.....

اب ہم کیا کریں ہنسی رک نہیں رہی تو....

میں روک کر دکھاتا ہوں

اس نے ماہی کے دوپٹے کا ایک سراہاتھ میں لے کر اپنے شرٹ سے ہلدی صاف کی ماہی منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگی آہل نے اس کی حیرت کو خاطر میں نالا تے ہوئے اس کی کلائی پکڑ کر اسے قریب کھینچا اور اس کے گال سے ہلدی والا گال مس کرتے ہوئے ہلدی اس کے چہرے پر ہلدی ماہی بس ہونک سی ہو کر کھڑی رہی

دیکھا رک گئی ہنسی.....

وہ اس کی حالت سے مخطوظ ہوتے ہوئے بولا

ماہی کوئی جواب نادے پائی

وہ بنا مڑے اسے دیکھتے ہوئے واشروم کی جگانب جانے لگا

ماہی نے سے غصے سے دیکھتے ہوئے دوپٹے سے گال صاف کیا

رائہ جب سے یہاں آئی تھی دانش اس بہت کم بات کرتا تھا پہلی کی طرح ہنسی مزاق تو دور جہاں وہ موجود ہوتی وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا اس طرح وہ اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہا لیکن جب اس نے رائہ کو پریشان دیکھا تو پوچھے بنا رہ نہیں پایا رائہ عاشی کے ساتھ اس کے کمرے میں رہ رہی تھی فی الحال عاشی باہر تھی اور وہ اپنے کپڑوں کو فولڈ کرتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی دانش بنا دروازہ ناک کیے اندر آیا اور بیڈ کے دوسرے سائڈ بیٹھ گیا

کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہی ہیں آپ.....

وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں تو بس یوں ہی.....

ٹھیک ہے مت بتائیے اگر آپ مجھے اس لائق بھی نہیں سمجھتی تو وہ خفگی سے رخ موڑ کر بولا

ایسی بات نہیں ہے..... آپ کیوں ایسا کہہ رہے ہیں وہ اکی جانب دیکھ کر بولی

تو اور کیا کہوں..... اتنے دن سے میں آپ سے ناراض ہوں سوچا تھا ایک بار تو منانے کی کوشش کرینگے آپ..... لیکن نہیں آپ کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا وہ خفگی سے بولا

ہم جانتے ہیں آپ ہم سے ناراض ہیں اور ہمیں برا بھی لگ رہا ہے لیکن ہم کیا کریں ہم وہ نہیں کر سکتے جو آپ چاہتے ہیں....

ٹھیک ہے نا کریں لیکن کم سے کم اتنا تو بتا دیں کہ کیوں پریشان ہے..... آپ کو چاہے فرق پڑے نا پڑے لیکن مجھے بہت فرق پڑتا ہے آپ کی اداسی سے پریشانی سے ناراضگی سے ہر چیز سے وہ سنجیدگی سے بولا رائہ اسے دیکھنے لگی کیا واقعی کوئی اس کی اتنی فکر کرتا ہے

ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اہل اور ماہی کے درمیان کچھ ہوا ہے دونوں ایک دوسرے سے بہت دوری رکھے ہوئے ہیں بات کرتے بھی نہیں دیکھا انہیں ٹھیک سے وہ سوچتے ہوئے بولی

ہو سکتا ہے کسی بات پر ناراضگی چل رہی ہو اس لیے

رائہ نے اس کی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر بولی
ہم کل صبح ماہی کو بلانے کمرے میں گئے تھے اہل نے دروازہ کھولا تھا تو ہم نے دیکھا کہ ماہی زمین پر
سوئی ہے

اس کی بات پر دانش چپ رہا

ہو سکتا ہے..... شوہر بیوی میں تھوڑا بہت چلتا رہتا ہے کوئی بڑی بات ہوتی تو ماہی یا اہل آپ کو
ضرور بتاتے

نہیں..... ہم اہل کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں وہ کسی کو کچھ نہیں بتاتے اور چھوٹی سی بات پر ایسے
الگ الگ رہنا بات ناکرنا.....

انے بات ادھوری چھوڑی

تو آپ کو کیا لگتا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا

ایسا کرتے ہیں دونوں کو ملانے کا پلین بناتے ہیں

پھر خود ہی جواب بھی دیا

کیسے.....

رائہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

دونوں کو کسی کمرے میں بند کر دیتے ہم اور باہر سے لاک لگا دیتے ہیں اگر کوئی مسئلہ ہوگا بھی تو سلجھ

جانگا

سب سے سنجیدگی سے بولا

کیسی باتیں کر رہے آپ وہ دونوں ایک کمرے میں ساتھ ہی تو رہتے ہیں تو بند کرنے کی کیا ضرورت ہے

وہ اس کی بوقوفانا بات پر حیرت جتاتے ہوئے بولی

ہاں یہ بات بھی ہے.....

وہ. معصومیت سے بولا

تو ایسا کریں دونوں کو کہیں باہر بھیج دیں اے میں کسی ہل اسٹیشن وغیرہ خوبصورت جگہ ہوگی تو سب ناراضگیاں ختم....

نہیں اہل کو کہیں باہر جانے کے لیے منانا ممکن ہے

رائہ نے سوچتے ہوئے کہا دانش خاموش ہو کر پیشانی پر ہاتھ رکھے سوچنے لگا

ایک اور انڈیا ہے میرے پاس

www.urdu novels mania.com

کیا.....

دونوں کو کڈ نیپ کروالیتے ہیں دونوں ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کرینگے تو ناراضگی ختم

اس کے انداز پر رائہ ہنسنے بنا نا رہ سکی

کتنی فلمی باتیں کر رہے ہیں آپ ایسا کیسے.....

وہ ہنستے ہوئے بولی

رائہ میں بس آپ کو ایسے ہنستے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں پریشان نہیں.... اہل اور ماہی لے درمیان کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر ہوا بھی تو سب ٹھیک ہو جائے گا نکاح کا بندھن بہت مضبوط ہوتا ہے اسے ان چھوٹی موٹی باتوں سے فرق نہیں پڑتا سارے اختلافات دور ہو جائے گے اور دونوں کے دل میں ایک دوسرے کے لیے جو محبت ہے وہ انہیں ہمیشہ جوڑے رکھیں گی اللہ جب اپنی گواہی میں انہیں ایک دوسرے کو سوہناتا ہے تو وہ کیسے انہیں الگ ہونے دے گا وہ سنجیدگی سے بولا رائہ اس کی بات بہت غور سے سننے لگی اوکے میں چلتا ہوں مجھے آپ کو ایسے سوچوں کے سمندر میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھنے کا کوئی شوق نہیں سو.. گڈ نائٹ

وہ کہہ کر چلا گیا اور رائہ دیر تک اسی کے متعلق سوچتی رہی

ماہی کو دیکھا آپ نے.....
رائہ سامنے گزری تو اہل نے پوچھا کیونکہ کافی دیر سے وہ اسے نظر نہیں آئی تھی جب کہ سب وہیں موجود تھے سوائے اس کے
وہ مارکیٹ گئی ہے اہل.....
مارکیٹ کیوں.....
اس نے حیرت سے پوچھا

کیا بتائیں..... ہمارے ڈریس کی میچنگ چوڑیاں نہیں ہے ہمارے لاکھ منع کرنے کے باوجود چلی گئی

اس نے پریشان ہو کر کہا

اکیلی گئی ہے

ہاں اکیلی گئی ہے اور اتنی دیر بھی ہو گئی ہے اور اپنا فون بھی یہیں بھول گئی

میں دیکھتا ہوں جا کر.....

وہ اپنی گاڑی لیے گھر سے نکلا چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے ماہی کو ڈھونڈتے ہوئے..... مارکیٹ

تک پہنچنے سے تھوڑی دور پہلے ہی وہ اسے سڑک کے کنارے کھڑی نظر آئی وہ اسے دیکھ کر غصے سے

بڑبڑایا گاڑی روک کر باہر اتر اور اس کے پاس آیا

آریو میڈ ماہی.....

اب کیا کیا ہم نے.....

وہ. معصومیت سے بولی اہل نے غصے سے منہ پر ہاتھ پھیرا پھر اسے دیکھ کر بولا

وہاٹ دا ہیل آریو ڈونگ ہئیر.....

ماہی نے اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے..... ایسی بھی کیا مصیبت آگئی تھی جو اتنی رات کو تم اکیلیے گھر سے باہر نکل

گئی اور اپنا موبائل بھی گھر چھوڑ آئی

ہمیں اپنی کے لیے چوڑیاں لینے تھی کل شادی کے دن انہیں پہنانی ہے تو ہم کیا کرتے ہمیں اتنی رات

کو آنا پڑا

اکیلی آنے کی کیا ضرورت تھی مجھے نہیں

کہہ سکتی تھی

وہ دانت پیستے ہوئے بولا

آپ کو..... بنا کوئی کام بتائے تو آپ اپنا سارا غصہ لیکر ہمارے سر پر سوار رہتے ہیں اور اگر آپ

سے مدد کے لیے کہہ دیا تو پتا نہیں کیا کریں گے

وہ رک کر بولی

جسٹ شٹ اپ ماہی..... بکواس مت کرو وقت دیکھو اور یہ جگہ دیکھو اس دن تو بہت ڈر رہی

تھی بھوت اور چڑیل سے اب کیا ہو گیا یہاں اکیلے کھڑے ڈر نہیں لگ رہا

آپ کے ساتھ رہتے رہتے عادت پڑ گئی

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی

ماہی میں اس وقت بالکل بھی تمہاری بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں.....

اور ہم بھی آپ کے بے وجہ سے سوالات کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہے.... ہم تو بس آپ کی

لیے چوڑیاں لینے نکلے تھے اور کب کے گھر بھی پہنچ جاتے لیکن گاڑی خراب ہو گئی اور ہم موبائل گھر

بھول گئے جان بوجھ کر نہیں چھوڑائے

وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تو آہل سے خاموش ہونا بہتر سمجھا

اوکے اب چلو..... گاڑی میں بیٹھو

وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا

اور ہماری سکونٹی.....

وہ ڈرائیور لے ایگا تم چلو

بلکل نہیں ہم اس طرح اپنی گاڑی چھوڑ کر نہیں جاے گے کوئی لے گیا تو..... آپ کے لیے چاہے کوئی معنی ہونا ہو لیکن یہ ہمارے لئے بہت قیمتی ہے ہم نہیں جانگے آپ کی کے ساتھ آریو شیور.....

وہ غصہ کنٹرول کر کے سنجیدگی سے بولا
ہاں بلکل.....

دھین گو ٹو ہیل.....

وہ غصے سے کہہ کر پلٹا اور گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی پلٹا کر واپس جانے لگا بیک ویو مر میں ماہی کو دیکھتے ہوئے ماہی اسے چاہ کر بھی روک نہیں سکی
جلاد جن..... سچ میں چلے گئے

وہ گھبرا کر بڑبڑائی

کیا ہم آپ کے کی کچھ مدد کر سکتے ہیں میڈم.....

چارپانچ لفٹنگ لڑکے وہاں آکر بولے جنھیں آہل نے بھی مر میں دیکھا تو فوراً گاڑی ٹرن کی جی نہیں شکریہ.....

وہ اپنی گھبراہٹ روکتے ہوئے بولی

ایسے کیسے جی نہیں ہمیں ایک موقع تو دیجیے شاید آپ کے کام اجائے

ایک لڑکا اس کی گاڑی سے ہاتھ ٹکائے جھک کر بولا ماہی کچھ بول نہیں پائی آہل فوراً گاڑی سے اتر کر اسکے پاس آیا ماہی نے اسے دیکھ کر اس کا بازو پکڑ لیا ہمیں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے جا کر اپنا کام کرو وہ اس شخص کو دیکھ کر غصے سے بولا آ اور ماہی کا ہاتھ پکڑ کر اسے غصے سے گھورتے ہوئے واپس جانے لگا

اے ہیرو.....

ایک شخص سامنے آ کر گاڑی بولا

کیا سمجھتا ہے تو خود کو بہت بڑا ہیرو ہے چل لڑکی کا ہاتھ چھوڑ اور اپنا راستہ پکڑ

آہل کچھ نہیں بولا بس اسے غصے سے دیکھنے لگا جب کے ماہی کا گھبراہٹ کے مارے گلا سوکھنے لگا وہ

اہل کے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی

سنا نہیں تو نے چل نکل ادھر سے.....

ایک دوسرا لڑکا وہاں آ کر بولا باقی دونوں بھی اس کے اشارے پر وہاں آئے آہل نے باری باری سب کو

دیکھا

اور اگر نا جاؤں تو.....

وہ سنجیدگی سے بولا

کیوں اپنی ہڑیاں تڑوانا چاہتا ہے جا جا کر اپنا کام کر اور اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دے

اس شخص نے کہنے کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ ماہی کی جانب بڑھایا آہل نے اس کے منہ پر ایک زوردار گھونسہ مارا جس سے اس کا جبر اہل کر رہ گیا اور لڑکھڑا کر زمین پر گرا

خبردار.... اب اگر کوئی بھی آگے بڑھا تو جان سے مار دوں گا

وہ انگلی اٹھا کر وارنگ دیتے ہوئے بولا

سالے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا اب تو دیکھ.....

وہ زمین سے اٹھنے لگا تو آہل بھی اس سے مقابلہ کرنے آگے بڑھا لیکن ماہی نے سختی سے اس کا بازو پکڑ لیا اور اسے پیچھے کھینچا

نہیں آہل نے جی..... چلیے یہاں سے

وہ اسے روکتے ہوئے بولی

آہل نے ماہی کو گھور کر ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی وہ ادھی اٹھ کر دوسرے لڑکوں کو اشارہ کر کے کچھ کہہ رہا تھا جس پر ان میں سے ایک نے اپنی جیب سے چاقو نکالا

آہل جی پلیز آپ کو ہماری قسم ہے چلیے

ماہی... آریومیڈ

آہل نے ے حیرت سے کہا

ماہی نے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بھاگنے لگی وہ بھی مجبور ہو کر اس کے ساتھ ہوا ان لڑکوں کو اس کی امید نہیں تھی اس لیے ایک پل کو کچھ سمجھ نہیں پائے

اے تم لوگ دیکھ کیا رہے ہو پکڑو انہیں

وہ شخص انہیں بھاگتے ہوئے دیکھ کر بولا اور خود بھی ان کے ساتھ ہی دوڑا ماہی بار بار پیچھے پلٹ کر دیکھ رہی تھی اب کہ آہل نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور وہ آگے تھا اور ماہی اس کے پیچھے اور وہ لڑکے بھی مسلسل ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے ایک طرف دو موڈائے تو وہ ماہی کو لیے ایک موڈ پر مڑا اور ایک بڑے سے پیڑ کے پیچھے آکر چھپ گیا

وہ لڑکے وہیں موڈ کے بیچ میں کھڑے ہو کر اندازہ لگانے لگے کہ وہ دونوں کہاں ہونگے آہل ماہی کو خود سے لگاے پیڑ سے ٹیک لگا کر نیچے جھک گیا تاکہ نظر نا ائے ماہی انکھوں میں گھبراہٹ لیے اسے دیکھنے لگی کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تو اہل نے اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ دیا اور ان لڑکوں کی جانب اشارہ کیا کہ وہ سن نا لے کچھ دیر سوچنے کے بعد دو لڑکے دوسری جانب چلے گئے اور دو اس طرف جس طرف ماہی اور اہل گئی تھے لیکن وہ بنا رکے آگے کی طرف بڑھ گئے ماہی نے سکون کی سانس لی اور خدا کا شکر ادا کیا

آہل کو بھی جب ان کے جانے کی تسلی ہو گئی تو وہ زمین پر بیٹھ گیا اور نے پیڑ سے سر ٹکایا اور گہری گہری سانس لینے لگا اس کی شرٹ پوری طرح سے پسینے میں بھیگ چکی تھی اور بال ماتھے پر بکھر گئے تھے ماہی اسے دیکھنے لگی تو آہل نے بھی اسکی جانب دیکھا

اس سے پہلے کے آپ ہمیں کچھ کہیں ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں یہ سب ہماری وجہ سے ہوا ہے ہماری بیوقوفی کی وجہ سے

وہ شرمندہ ہو کر بولی

تم نے مجھے اسے مارنے کیوں نہیں دیا اس طرح بھاگ کر کیا فائدہ ایسے تو ان لوگوں کی ہمت بڑھتی ہے انہیں ان کی اوقات دکھانا بہت ضروری ہے لیکن تم..... کیوں روکا مجھے ایسے قسم دے کر وہ سختی سے بولا

ہم نہیں چاہتے تھے کہ وہ لوگ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے آپ کو کچھ ہو جاتا تو..... وہ اہل کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی اس کے انداز پر اہل حیرت اور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا ماہی نے بھی نظریں نہیں چرائی اہل نے اس کے چہرے پر اے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے دھیرے سے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا اور اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

ماہی نے اس کے اتنے قریب ہونے پر آنکھیں بند کر لی اہل نے اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کے اپنے ہونٹوں کو اس کے ہونٹوں سے ہلکا سا ٹچ کیا اور دھیرے سے چہرہ پیچھے کیا اور اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا ماہی نے آنکھیں کھولی اس کی نظروں سے گھبراتے ہوئے پھر سے نظر جھکا گئی لیکن اہل مسلسل اسے دیکھتا رہا بنا پلک جھپکائے دیر تک

ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے کہیں وہ لوگ پھر سے نا اچانے وہ بمشکل اس کی نظروں کا سامنا کر کے بولی تو اہل نے اثبات میں سر ہلادیا اور اس کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی تک لے آیا

اب بھی رکنا ہے گاڑی کے لیے

وہ طنزیہ بولا ماہی نے سر نفی میں ہلادیا تو وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا

شادی کے دن ایک بڑے سے ہال میں بہت ہی اچھا انتظام کیا گیا تھا سب ہی وہاں جانے کے لیے نکل رہے تھے سرخ لنگے میں گولڈن دوپٹہ اوڈھے دلہن کے روپ میں عائشہ رائے اور اپنی چند سہیلیوں کے ہمراہ باہرائی رائے پر نظر پڑی تو فون پر بات کرتے کرتے دانش کی زبان بند ہو گئی اور وہ اسے مبہوت سا ہو کر دیکھنے لگا اتنا کہ اسے اپنے اطراف کا اندازہ ہی نہیں ہوا رائے بلیک لانگ کرتی اور بلیک ہی چوڑی دار پر گولڈن کا مداد دوپٹہ اوڈھے بالوں کی چوٹی بنا کر سامنے کو ڈالی ہوئی ہلکے سے میک اپ میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی بھائی جان چلیے نا.....

دانش کے ایک کزن نے اس کا کاندھا ہلا کر اسے مخاطب کیا تو وہ ہوش کی دنیا میں آیا اور گاڑی میں آکر گاڑی سٹارٹ کر دی راستہ بھر بھی وہ اسے دیکھتا رہا بنا اپنی جان کی پروا ہنسیے گاڑی چلاتے چلاتے بار بار نظر اس طرف جاتی اپنی منزل پر پہنچ کر عائشہ اور سب لڑکیاں باہر نکلی آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں.....

رائے ایک طرف لان کے کونے میں سب سے الگ آکر کھڑی تھی دانش کی آواز پر پلٹی بس ایسے ہی....

اج اس کے نمبر پر کسی ان نون نمبر سے کال آئی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان تھی کیونکہ اسے ڈر تھا یہ کال احد کی ہوگی اپنی پریشانی وہ کسی پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی اس لیے ایک طرف کھڑی تھی اس کی بات پر دانش ایک منٹ کے لیے خاموش رہا

ویسے تو آپ مجھے ہمیشہ ہی بہت اچھی لگتی ہیں لیکن آج آپ کچھ زیادہ ہی اچھی لگ رہی ہیں اتنی کہ میرا دل نہیں کر رہا کہ آپ کے سوا کچھ اور دیکھوں
 اس کے انداز پر رائے کی پلیکیں خود بخود جھک گئی
 شکریہ ہماری اتنی تعریف کرنے کے لیے
 میں تعریف نہیں شکوہ کر رہا ہوں
 وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا رائے اسے حیرانی سے دیکھنے لگی

کیوں مجھے احساس دل رہی ہے بار بار کہ میں آپ کو کھو کر اپنی زندگی کھو رہا ہوں کچھ بھی نہیں ہوگا آپ کے بعد میری زندگی میں بس ایک خالی صفحہ کی طرح رہ جائیگی نا کوئی رنگ نا کوئی خوشی
 وہ ادسی سے آسمان کی جانب دیکھے ہوئے بولا

کیوں آپ ہم سے ایسی باتیں کر رہے ہیں ہمیں گناہگار بنا رہے ہیں کیا غلطی ہے ہماری
 وہ انصوبط کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

غلطی ایک بار سوچ کر دیکھیے کیا غلطی ہے آپ کی جس طرح کسی کی وجہ سے آپ کا بھروسہ رشتوں سے اٹھ چکا ہے کیا آپ کو نہیں لگتا کل آپ کی وجہ سے بھی کچھ ایسا ہو سکتا ہے کسی کو محبت سے نفرت ہو سکتی ہے خواہوں سے نفرت ہو سکتی ہیں خود سے نفرت ہو سکتی ہیں

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا رائے نے رخ موڈ لیا
 مجھ سے تو منہ موڈ لینگی آپ لیکن حقیقت سے کیسے منہ موڈ لے گیں
 وہ اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا تو رائے واپس پلٹی

تو کیا کریں ہم کیسے سامنا کریں ان باتوں کا کیسے پھر کسی پر یقین کر کے ہر وقت بس امید پر گزار دیں کیسے پھر کسی پر بھروسہ کر کے اپنے آپ کو کسی کو سوئپ دے کہ وہ ہمارے دل کے ساتھ کھیل سکے کیسے خود کو ایک بار پھر راضی کریں کہ ہمیں انسو نہیں خوشیاں ملیں گی ہم ٹوٹ چکے ہیں ہم میں اور ہمت نہیں ہے کہ ہم کسی بھی زخم کو برداشت کر سکے

وہ روتے ہوئے بولی دانش پریشان ہو کر آگے بڑھا

رائہ پلیز... چپ ہو جائیں میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا بالکل نہیں تھا

دانش ہم نے بہت خواب دیکھے تھے بہت امیدیں تھی ہمیں سوچا تھا کچھ خواہشیں ادھوری رہیں گی لیکن شاید بدلے میں ہمیں بہت خوشیاں ملیں گی ایک نئی زندگی کی امید کے ساتھ ناجانے کتنے ہی معصوم سے خوب تھے ہماری آنکھوں میں لیکن ہم نے تب زندگی کا وہ رخ دیکھا جو سب سے بھیانک تھا ہمارے خواب کرچی کرچی ہو کر بکھر گئے ہماری ساری امید ٹوٹ کر ہمیں زندگی بھر کے زخم دے گئی کیسے بتائے آپ کو کیا کیا سہا ہے ہم نے اب تک تازے ہیں ہمارے سارے زخم وہ اپنے شوڈر سے شرٹ ہٹا کر نیچے کرتے ہوئے بولی اس کے گلے کے نیچے لاتعداد گہرے

گہرے جلنے کے نشان تھے جو شاید سگریٹ کے تھے

دانش نے اس کی شرٹ کو دوبارہ ٹھیک کیا

اور رائہ کو سینے سے لگایا

میں اچھی طرح جانتا ہوں..... آپ کے ہر درد کو محسوس کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں آپ کے وجود پر لگے ہر زخم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں گا

رائہ نے اس سے الگ ہو کر اسے دیکھا

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں رائہ بس ایک بار مجھ پر اعتبار کر کے دیکھیں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا رائہ اپنے انسو پونچھ کر بنا اس کی بات کا جواب دیے واپس جانے لگی دانش حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھتا رہا

ماہی جلدی کرو بیٹا بہت دیر ہو گئی ہے

بڑے پاپا نے اسے آواز دی اور خود باہر نکل گئے

سب لوگ جا چکے تھے لیکن ماہی اب تک تیار نہیں ہوئی تھی کیونکہ اب تک وہ عائشہ کو تیار کرنے میں لگی ہوئی تھی اس لیے خود اب اس کے جانے کے بعد تیار ہونے کے لیے کمرے میں آئی تھی آہل کو دانش نے اسے کے آنے کی غرض سے یہاں روکا ہوا تھا اور وہ روم کے باہر پچھلے دس منٹ سے اس کا ویٹ کر رہا تھا آخر کار خود اندر آیا تو وہ اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی اس نے وہاں ٹکا مار لہنگے پر ڈارک گرین رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا بالوں کو جوڑے میں باندھے میک اپ میں غضب ڈھا رہی تھی بس ہم تیار ہے چلیے.....

ماہی نے سوچا اس کے پہلے کہ وہ غصہ کرے خود ہی جلدی سے بول پڑی اور جلدی سے آگے بڑھ کر باہر نکلنے لگی لیکن آہل نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے روک لیا ماہی نے اسے حیرت سے دیکھا آہل اس کے قریب آیا اور اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا پھر اس کا رخ دوسری جانب کر کے پشت اپنی جانب کی ماہی بس رو بوٹ کی طرح عمل کرتی رہی آہل نے اس کے بالوں سے کچر نکال کر انھیں جوڑے

سے آزاد کیا اور اسکی پشت پر بکھرا دیے اور قریب ہو کر ایک ہاتھ اس کے گرد باندھ کر اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کی پشت سے لگتے ہوئے شولڈر پر اپنے لب رکھ دیے ماہی نے آنکھیں سختی سے بند کر لی آہل نے اپنے ہاتھ میں موجود اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر رکھ لیا ماہی نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی آہل نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسے اپنی جانب کھینچ کر بہت قریب کیا اور ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کیا ماہی کو اس کی سانسوں کی گرماہٹ اپنے گالوں پر آگ کی طرح محسوس ہو رہی تھی آہل اس کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے اس پر جھکا ماہی نے ایک بار پھر اپنی آنکھیں بند کر لی لیکن تب ہی اس خاموشی میں موبائل کی آواز گونجی تو فوراً آنکھیں کھول دی آہل اسکے گرد سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اسے آزاد کیا اور جیب سے فون نکال کر کان سے لگایا دانش کا فون تھا جو اسے آنے کا کہہ رہا تھا آہل نے بس ہوں ہاں کر کے فون کاٹ دیا چلیں.....

وہ ماہی کو غور سے دیکھ کر بولا
ماہی نے بنا اسکی جانب دیکھے سر اثبات میں ہلا دیا اور اس کے پیچھے پیچھے چل دی
***** / *****

شادی کی تقریب اپنے اختتام پر تھی ماہی سب کام سے فارغ ہو کر ایک طرف آکر بیٹھ گئی شام کے واقعے کو سوچتے ہوئے اس نے جھرجھری سی سی لی اس کے گال خود بخود سرخ ہو گئے اور لب مسکرانے لگے

اس نے اب اہل کے لیے اپنے دل میں۔ محبت محسوس کی تھی جب بھی وہ اس کے قریب آتا تھا اسے اپنی دھڑکنیں بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی تھی وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی جس بات کو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اب خود اس کا اعتراف کر رہی تھی کیونکہ اس نے آہل کے انداز سے بھی اپنے لیے چاہت دیکھی تھی وہ بہت خوش تھی آج اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے اپنے خوابوں کے شہزادے کا چہرہ دیکھ لیا تھا بہت قریب سے اتنا ہی نہیں بلکہ اسے چھو کر یہ یقین بھی کر آئی تھی کہ اب وہ خواب حقیقت بن چکا ہے اس کے معصوم دل۔ نے اب آہل کو اپنا مکین بنا لیا تھا

ہم۔ نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ یہ سب ہوگا اور ایسے ہوگا آہل جی تو ہم سے نفرت کرتے تھے اور ہم نے کبھی ان سے یہ امید نہیں کی کہ ان کی نفرت کبھی محبت میں بدلے گی لیکن شاید ہم غلط تھے اب ان کے دل میں ہمارے لیے جو نفرت تھی وہ ختم ہو گئی ہے وہ بھی ہمیں پسند کرنے لگے ہیں وہ۔ خود سے ہی سوچ کر مسکرانے لگی

کیا بات ہے کیا سوچ کر اتنی ہنسی آرہی ہے تمہیں
دانش نے اسے اکیلے میں مسکراتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا وہ سٹپٹا کر۔ کھڑی ہو گئی

کچھ نہیں بھائی ہم تو بس ایسے ہی.....

وہ گھبرا کر بولی دانش مسکرایا

پاگل ہو تم چلو گھر جانا ہے.....

وہ اسے کہتا پلٹ گیا اور ماہی بھی اس کے پیچھے چل دی رانمہ پہلے سے ہی گاڑی میں موجود تھی

آپی کیا ہوا آپ کی کچھ پریشان لگ رہی ہیں

وہ سارے وقت سے رائے کہ اداسی محسوس کر رہی تھی اور موقع ملا تو فوراً پوچھ لیا دانش نے گاڑی سٹارٹ کی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہم۔ بالکل ٹھیک ہے

کہاں ٹھیک ہے آپ سارا وقت بس خاموش بیٹھی رہی دیکھا ہم نے آپ کو بہت پریشان لگ رہی ہے آپ

نہیں ماہی ہم۔ بالکل ٹھیک ہے اور ہم۔ نے بہت انجور کیا

آپ جانتی ہے جھوٹ بولنے کا ہنر بس کچھ لوگوں میں ہوتا ہے اور آپ میں تو بالکل۔ نہیں ہے....

اس کی بات پر رائے نے اپنے میں دانش کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

آہل گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تو اس کا فون بجا

ہیلو....

novels mania
www.urdu novels mania.com

اس نے فون کان سے لگا کر کہا

کیسے ہو تم آہل....

تنوی کی دھیمی آواز اسے سنائی دی

تنوی.... میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو

میں جب سے یہاں آئی ہوں تم نے ایک بار بھی مجھ سے بات نہیں کی نا فون نا میسج تمہیں کیا لگتا ہے کیسی ہو سکتی ہوں میں

وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی

وہ..... میں تھوڑا بڑی تھا آج کل.. بس اس لیے.....

وہ صفائی دیتے ہوئے بولا

ہاں اب شادی جو ہو گئی ہے..... تمہارے وقت میں تمہاری بیوی کا بھی توحصہ ہے تو کسی اور کے

لیے کیسے وقت ملے گا

یہ تم کیا کہہ رہی ہو تنوی..... ایسا کچھ نہیں ہے

وہ بیزاریت سے بولا تنوی ہلکا سا مسکرائی

مزاق کر رہی تھی.... کیا ہے ناکہ ناچاہتے ہوئے بھی مجھے بار بار یہی لگا کہ اب تم اپنی بیوی کے ساتھ

بڑی ہونگے اس لیے مجھے یاد نہیں کیا لیکن میں جانتی ہوں تم اپنی کمٹمنٹ سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے اور

وہ لڑکی اس سے تم نفرت کرتے ہو کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو پیسے کے لیے کچھ بھی کر سکتے

ہیں اور اسی لیے میں ڈرتی ہوں آہل کہ وہ تمہیں مجھ سے چھین نالیں اچھی بننے کا ڈرامہ کر کے تمہاری

نفرت کو چاہت میں نابل دیں بس اتنا ہی ڈر ہے میرے دل میں میں بس انتظار کر رہی ہوں کہ کب

یہ چھ مہینے ختم ہو اور ہم دونوں کو اس سے چھٹکارا ملے ہمیشہ کے لیے

آہل ایسے خاموش رہا جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو

آہل تم سن رہے ہونا.....

کاف دیر تک کوئی جواب ناپا کر دوبارہ بولی

ہاں..... بس کچھ دن اور پھر یہ قصہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا ٹیک کیمز

اس نے سنجیدگی سے کہہ کر فون بند کر دیا اور جیب میں رکھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی
اب وہ کیسے یہ بات مان لیتا کہ پہل تو وہ کر رہا تھا لیکن آج میں تنوی کی باتیں سن کر اسے خود پر غصہ آ رہا
تھا کہ وہ کیسے اپنی نفرت کو بھول کر اس طرح ماہی کی جانب کھینچا جا رہا ہے اس کی اتنی بڑی بات کو نظر
انداز کر کے اسے اپنے دل میں جگہ دے رہا ہے کیا واقعی ماہی نے خود اسے مجبور کیا اس سب کے لیے
لیکن اس کا دل کہنا چاہتا تھا نہیں یہ سب جھوٹ ہے اسے ماہی سے محبت ہے اس لیے وہ اس نفرت
کو بھول جانا چاہتا ہے لیک وہ دل کی نہیں دماغ کی سنا چاہتا تھا جو ہر طرح سے ماہی کو قصور وار دکھا رہا
تھا

آہل جی یہ آپ کیا کر رہے ہیں.....

وہ گھر اکرام الماری سے اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھنے لگا تو ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی
ہمیں گھر جانا ہے.....

اس وقت.... لیکن کیوں ہم کل چلے جائے گے نا

اب کیا میں وہ کرونگا جو تم چاہتی ہو میں ابھی جانا چاہتا ہوں تم چاہو تو آ سکتی

وہ اس کی جانب دیکھ کر غصے سے بولا ماہی کو اس کے اس طرح بدلنے پر بہت اندر تک کچھ ٹوٹا ہوا
محسوس ہوا اس کی آنکھوں سے انسو بہنے لگے

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ کر گاڑی میں بیٹھ گئی اہل خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا

بس دو مہینے باقی ہے ہمارا کانٹریکٹ ختم ہونے میں اس کے بعد تم آزاد ہو

آہل نے سامنے دیکھتے ہوئے جب کہ ماہی اسے حیرت سے سے دیکھتی رہی
آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آہل جی.....

کتنی ہی دیر خاموش رہی پھر ناچاہتے ہوئے بول پڑی
کیا مطلب... کیا غلط کہا میں نے اس میں تم نے کیا سوچا تم یوں میرے قریب آنے کی کوشش کرو گی
تو میں تمہارے ساتھ کانٹریکٹ والی بات بھول کر تمہیں اپنا لوں گا نیو ایسا کبھی نہیں ہوگا
وہ نفرت سے دیکھتے ہوئے بولا

تو وہ سب کیا تھا جو ہم نے محسوس کیا
وہ خود کلامی میں بولی آہل نے گاڑی روک کر اس کی جانب دیکھا
اگر تم اس بارے میں بات کر رہی ہو جب میں تمہارے قریب آیا یا تمہیں چھونے کی کوشش کی تو
سن لو وہ سب بس وقت گزاری تھی میرے لیے اس کے کوئی معنی نہیں ہے میری زندگی میں تم جیسی
لڑکی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے

ماہی اسے افسوس سے دیکھنے لگے اس کی باتیں آج جس طرح لگ تھیں آج سے پہلے کبھی نہیں لگی تھیں
معاف کیجیے گا ہم تو بھول ہی گئے تھے کہ ہم تو اکیلے غلام بن کر آئے تھے پتا نہیں کیسے آپ کی دل لگی
وقت گزاری کو ہم نے کچھ اور سمجھ لیا لیکن اچھا ہوا جو آپ نے ہمیں جلدی سے جگا دیا نیند سے.....
ورنہ ان خوابوں میں ہم پتہ نہیں کتنی دور تک نکل جاتے اور تب ہمیں معلوم ہوتا تو زیادہ تکلیف ہوتی
شکریہ ہمیں ہوش میں لانے کے لیے

آہل نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور سامنے دیکھنے لگا

وہ گھر پہنچ کر کافی دیر گاڑی میں ہی بیٹھا رہا جب کہ ماہی اندر چلی گئی کچھ دیر بعد وہ اندر آیا اور سیڑھیاں چھڑھنے لگا تین چار سیڑھیوں تک ہی پہنچا تھا جب ثریا بیگم نے اسے آواز دی

آہل.....

اس نے وہیں سے پلٹ کر دیکھا

تم اس وقت یہاں کب آئے

بس ابھی ابھی مجھے کچھ ضروری کام تھا اس لیے

اتنی رات کو ایسے اچانک نہیں آنا چاہیے تھا تمہیں سب کیا سوچیں گے

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سب کیا سوچیں گے میں کسی کا پابند نہیں ہوں جو لوگوں کے مطابق کام کرونگا میں وہی کرونگا جو مجھے سہی لگے گا لوگوں کو سوچنا ہے سوچتے رہے وہ سختی سے بولا ثریا بیگم اسے سنجیدگی دیکھنے لگی

سوری بیٹا..... شاید میں نے کچھ غلط کہہ دیا

ثریا بیگم نے افسوس سے کہا تو آہل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ فوراً ان کے پاس آیا

ایسا مت کہیے مام میرا وہ مطلب نہیں تھا..... آئے ایم ریلی سوری

وہ شرمندہ ہو کر بولا

نہیں بیٹا.... غلطی میری ہی ہے میں جانتی ہوں کہ تمہیں اپنی کسی بات میں مداخلت پسند نہیں ہے پھر

بھی ہر بار تمہارے بیچ میں بول پڑتی ہوں ویسے بھی سب غلطی میری ہی تو ہے جو تم آج ایسے ہو.....

میں ہی زمرہ دار ہوں اس سب کی لیکن میں کچھ نہیں کر سکتی سوائے شرمندہ ہونے کے یا پچھتانے کے....

مام پلیز آپ ایسا مت کہیے.....

وہ کہہ کر ان کے گلے لگا

آپ میری ماں ہے.....

پھر ان سے الگ ہوا

آپ میری ماں ہے میرے لیے سب سے بڑھ کر ہے آپ ایسی باتیں مت کیا کریں مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا

وہ ان کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا انھوں نے اثبات میں سر ہلادیا

بہت رات ہو رہی تم جا کر آرام کرو... میں رائے کو بتا دیتی ہوں کہ تم گھر آ گئے ہو

آہل نے اثبات میں سر ہلا کر اوپر جانے لگا

www.urdu novels mania.com

کیا ہوا بیٹا.....

ناشتے کی ٹیبل پر رضیہ بیگم رائے اور دانش بیٹھے تھے جب کہ شیخ صاحب آفس کے لیے نکل چکے تھے

جب رائے نے ثریا بیگم سے فون پر بات کی اس کی بات ختم ہونے پر رضیہ بیگم نے پوچھا

وہ.... اہل کو کوئی ضروری کام تھا اس لیے وہ چلے گئے مام نے ڈرائیور کو بھیجا ہے ہمیں لینے.....

اس نے جواب دیا

خیر ہے وہ کام کی وجہ سے چلے گئے لیکن تم تو کچھ دن رک جاؤ بیٹا سب ایک ساتھ جا رہے ہیں گھر کیسا سونا لگے گا

رضیہ بیگم نے پیار سے کہا

نہیں انٹی بہت دن سے رکے ہوئے ہیں اب ہمیں بھی جانا ہے پھر کبھی اجاٹنگے

اس کی بات پر دانش نے بنا سر اٹھائے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

ٹھیک ہے بیٹا ویسے بھی تم اتنے دن ہم لوگوں کے ساتھ رہی ہمیں بہت اچھا لگا.....

لیکن تم ڈرائیور کے ساتھ اکیلی کیسے جاؤ گی دانش ایسا کرو تم بھی ساتھ چلے جاؤ

انھوں نے رائے سے بات کرتے ہوئے دانش کو حکم دیا

ٹھیک ہے امی.....

دانش نے جواب دیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا رائے نے اسے ایک نظر کسی دیکھا تو وہ اسے ہمیشہ

کے مقابلے بہت خاموش بہت اداس لگا

اس نے جلدی جلدی اپنی پیکنگ مکمل کی تب تک ڈرائیور بھی گاڑی لے کر گیا تو دانش اور وہاں

سے نکلے دانش ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اور رائے پیچھے رائے نے کئی بار اس کی جانب

دیکھا لیکن وہ بالکل لا تعلق سا بیٹھا تھا

کچھ دور ہی پہنچے تھے جب ڈرائیور نے ایکدم سے بریک مار کر گاڑی روکی کیونکہ سامنے کسے نے گاڑی

لا کر روک دی تھی اور وہ بریک مار کرتا تو ایکسیڈنٹ ہو جاتا

دانش گاڑی میں ہی بیٹھا صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جب پچھلی کا طرف کا دروازہ کھلا اور احد نے رائے کا ہاتھ کھینچ کر اسے گاڑی سے نکالا وہ زور سے چیلنی تو دانش بھی گاڑی سے باہر آیا وہ اور غصے سے اس کی جانب اور پیچھے سے ہی اس جاگربان پک کر اسے اپنی جانب گھمایا

تیری ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی ہاتھ چھوڑ

وہ غصے سے دھاڑ کر بولا احد نے جیب سے گن نکال کر اس کے اوپر تان دی رائے مزید گھبرا گئی

اگر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار دوں گا

دانش پلیر آپ یہاں سے چلے جائے پلیر

وہ تیز سانسوں کے ساتھ بولی

ارے واہ..... بہت فکر ہو رہی ہے۔ اپنے عاشق کی

وہ طنز نہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا رائے اسے حیرت سے دیکھنے لگی جب کہ دانش کا غصے سے برا حال تھا

لیکن میں بھی وہ نہیں جو اتنی اسانی سے تجھے جانے دوں گا تیرے بھائی نے بہت غلط کیا مجھ سے جھگڑا

مول۔ لیکر اب میں تجھے ایسی سزا دوں گا کہ تیرا بھائی سارا غرور بھول کر تیرے لیے مجھ سے بھیک

مانگے گا

وہ۔ نفرت سے بولا

دانش اس کی جانب بڑھنے لگا تو اس نے اس کے سر پر بندوق رکھ دی رائے تو جیسے کی سانس رکنے کو

تھی

تیری ساری عاشقی ابھی کے ابھی ڈھیر ہو جائے گی اس لیے کہ رہا ہوں چلا جا یہاں سے

اگر رائہ کو ایک خراش بھی اتنی ناتوئیں اس کے بدلے میں تیرے جسم سے خون کی ایک ایک بوند نکال لوں۔

وہ سرخ آنکھوں سے اسے غصہ سے وارنگ دیکر بولا

کمال کی ہمت ہے تیری لیکن کیا کریں میری بیوی چیز ہی.....

وہ اسے کہہ کر رائہ کو عجیب نظروں سے گھورتے ہوئے بولا دانش نے اس کے ہاتھ کو ایک زوردار دھکا مارا جس سے گن چھوٹ کر نیچے گر گئی اسے کوئی بھی موقع دیے بغیر دانش اس پہ منہ پر گھونسوں سے وار پر وار کرتا گیا اتنا کہ وہ نڈھال ہو گیا اور زمین پر گر پڑا اس کے منہ اے خون بہنے لگا تھا دانش نے اسے کالر پکڑ کر اٹھایا اور پھر سے مارنے لگا اس میں زرا بھی قوت نہیں بچی تھی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے رائہ بس روتی ہوئی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی

دانش نے زمین سے گن اٹھا کر اس کے اوپر تان دی احد بری طرح گھبرا گیا

تیری ہمت کیسے ہوئی رائہ کو ہاتھ لگانے کی کہا تھا نا جان سے مار دوں گا جو مرد ہوتے ہے انہیں اپنی مردانگی ثانت کرنے کے لیے وہ ذلیل حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی جو تو نے کی عورت پر ہاتھ اٹھانے والا اسے پیر کی جوتی سمجھنے والا آدمی شوہر تو کیا انسان کہلانے لائق نہیں ہے اور نا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق ہے

وہ غصے سے بولا

نہیں دانش رک جائے..... پلیز جانے دیجیے

نہیں رائہ اس کمینے کو مرنا ہی ہو گا آج میں اس سے آپ کے ہر انوکھا بدلہ لے کر رہوں گا

نہیں دانش آپ کو ہماری قسم ہے آپ ایسا نہیں کرے گے
یہ آپ کیا کہہ رہی جس انسان نے آپ کے ساتھ اتنی زیادتی کی آپ کو جان سے مارنے کی کوشش کی
آج جب اس سے بدلہ لینے کا وفر آیا ہے آپ اسے بچانا چاہ رہی ہیں
اب وہ اسے کیسے کہہ پاتی کہ وہ اس کے لیے نہیں بلکہ دانش کے لیے ایسا کر رہی کہ کہیں اسے مار کر
دانش کی شکلات نا بڑھ جائے

سزا دینے والی ذات اللہ کی ہے ہم اسی پر چھوڑ دیتے ہیں پلیز آپ ایسا مت کریں
دانش نے اسے سنجیدگی سے دیکھا اور گن غصے سے پھینک دی احد جلدی سے اٹھ کر بھاگا تو دانش نے
دوبارہ اسے پکڑ کر اس کی گردن دبوچ لی
تجھے جان سے نہیں مار رہا لیکن یاد رکھنا آگے سے اگر تو مجھے رائے کے ارد گرد بھی نظر آگیا تو وہ تیری
زندگی کا آخری دن ہوگا

احد انکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہا تھا دانش نے جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی تو لڑکھڑایا اور
گرتے پڑتے اپنی گاڑی تک پہنچا اور فوراً گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھالی
دانش نے گہری سانسیں لیتے ہوئے رائے کو دیکھا وہ بے اواز رو رہی تھی دانش اس کے قریب آیا
اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

آج آخری دفعہ رویے جتنا رونا ہے سب کچھ نکال دیجیے دل سے سارا درد.... خوف گھبراہٹ سب کچھ
کیونکہ اس کے بعد میں آپ کو کبھی رونے نہیں دوں گا
رائے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اس سے الگ ہوئی

چلیے.....

دانش اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی جانب جانے لگا تب ہی آہل کی گاڑی وہاں آ کر رکی اور وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر ان کے پاس آیا وہاٹ اے ڈرائیور نے فون کر کے اطلاع کی تھی آپ ٹھیک۔ تو ہے نا.....

وہ رائے کو دونوں کاندھوں سے تھام کر بولا

ہم۔ بالکل ٹھیک ہے آہل.....

آہل نے اسے گلے لگایا

آے ایم سو سوری..... مجھے آپ کو اس طرح اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا

اسے سچ میں افسوس ہو رہا تھا

کوئی بات نہیں آہل جی ہم۔ بالکل ٹھیک ہے

آہل نے اس سے الگ ہو کر دانش کو دیکھا

تھینکیو سو مچ تم نے ایک بار پھر میری بہن کو اس جھبٹ سے بچایا

دانش بس ہلکا سا مسکرایا

چلیں....

اس نے رائے کی جانب دیکھ کر کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر دانش کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اس کے جانے تک دیکھتا ہی رہا

ماہی جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے کے چکر میں کسی سے بری طرح ٹکرا گئی لیکن گرنے سے پہلے ہی سنبھل گئی۔

معاف کیجیے گا ہم نے آپ کو کو دیکھا ہی نہیں
وہ شرمندہ ہو کر بولی

کوئی بات نہیں سینوریا بڑے بڑے دیشوں میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں
وہ اسٹائل سے بولا ماہی اس کی بات پر ہنسنے لگی

اس نے بلیک جینس پر وہ اسٹائلڈ شرٹ اور بلیک ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی بال براؤن اور سلکی کاندھے
پر ٹریولنگ بیگ لٹکائے خوش باش سا تقریباً چوبیس پچیس سال کا لڑکا تھا
ہم نے آپ کو پہچانا نہیں کون ہے آپ

وہ خیال آتے ہی پوچھنے لگی
پہلے بتاؤ تم کون ہو
اس نے اس سوال کیا

ہمارا نام ماہی ہے..... اور ہم..

ویٹ..... آہل بھائی کی وائف ماہی بھابھی.....

وہ انگلی دکھاتے ہوئے بولا ماہی نے اثبات میں سر ہلادیا

واؤ..... بھابھی نائس ٹو میٹ یو.....

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے بولا

لیکن آپ کون ہے ہم۔ نے آپ کو پہچانا نہیں
ہم۔ بتاتے ہیں

رائہ۔ ان دونوں کو دیکھ کر وہاں آئی
آپی.....

وہ رائہ کی جانب بڑھا اور زور سے گلے لگایا
ہاؤ آریو سویٹ ڈش.....

ہم۔ بالکل ٹھیک۔ ہے ماہی یہ ہمارے کزن ہے مہیر..... علی سے تو آپ مل ہی چکی ہے یہ ان کے
بھائی ہے

مہیر نہیں..... کال می ایم.....

وہ ایک انکھ دبا کر اسٹائل سے بولا اس کے انداز پر ماہی اور رائہ دونوں ہنسنے لگی
ماہی ان سے زرا سنبھل کر رہنا یہ زرا سے پاگل۔ ہے
رائہ نے دھیرے سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا

ر نیلی سوئٹ ڈش.....

وہ غصے سے بولا رائہ ہنسنے لگی

سوئٹ ڈش.....

ماہی حیرت سے بولی

یہ ہمیں سوئٹ ڈش بلاتے ہیں

رائہ نے جواب دیا

کیونکہ رائہ اپنی سچ میں بہت سویٹ ہے.....

وہ رائہ کے گال. کھینچتے ہوئے بولا

بس... چلو سب سے مل. لو تو لو پہلے.....

رائہ زچ ہو کر بولی

وہ جلدی جلدی چلتے ہوئے دادی کے کمرے کی جانب بڑھا ماہی عشق دے رنگ رنگ جاواں

وہ گھر پہنچ کر کافی دیر گاڑی میں ہی بیٹھا رہا جب کہ ماہی اندر چلی گئی کچھ دیر بعد وہ اندر آیا اور سیڑھیاں

چھڑھنے لگا تین چار سیڑھیوں تک ہی پہنچا تھا جب ثریا بیگم نے اسے آواز دی

آہل.....

اس نے وہیں سے پلٹ کر دیکھا

تم اس وقت یہاں کب آئے

بس ابھی ابھی مجھے کچھ ضروری کام تھا اس لیے

اتنی رات کو ایسے اچانک نہیں آنا چاہیے تھا تمہیں سب کیا سوچیں گے

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سب کیا سوچیں گے میں کسی کا پابند نہیں ہوں جو لوگوں کے مطابق کام کرونگا

میں وہی کرونگا جو مجھے سہی لگے گا لوگوں کو سوچنا ہے سوچتے رہے

وہ. سختی سے بولا ثریا بیگم اسے سنجیدگی دیکھنے لگی

سوری بیٹا..... شاید میں نے کچھ غلط کہہ دیا

ثریا بیگم نے افسوس سے کہا تو آہل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ فوراً ان کے پاس آیا

ایسا مت کیسے مام میرا وہ مطلب نہیں تھا..... آئے ایم ریلی سوری

وہ شرمندہ ہو کر بولا

نہیں بیٹا.... غلطی میری ہی ہے میں جانتی ہوں کہ تمہیں اپنی کسی بات میں مداخلت پسند نہیں ہے پھر

بھی ہر بار تمہارے بیچ میں بول پڑتی ہوں ویسے بھی سب غلطی میری ہی تو ہے جو تم آج ایسے ہو.....

میں ہی ذمہ دار ہوں اس سب کی لیکن میں کچھ نہیں کر سکتی سوائے شرمندہ ہونے کے یا پچھتانے

کے....

مام پلیز آپ ایسا مت کیسے.....

وہ کہہ کر ان کے گلے لگا

آپ میری ماں ہے.....

پھر ان سے الگ ہوا

آپ میری ماں ہے میرے لیے سب سے بڑھ کر ہے آپ ایسی باتیں مت کیا کریں مجھے بالکل اچھا

نہیں لگتا

وہ ان کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا انھوں نے اثبات میں سر ہلا دیا

بہت رات ہو رہی تم جا کر آرام کرو... میں رات کو بتا دیتی ہوں کہ تم گھر آ گئے ہو

آہل نے اثبات میں سر ہلا کر اوپر جانے لگا

کیا ہوا بیٹا.....

ناشتے کی ٹیبل پر رضیہ بیگم رائہ اور دانش بیٹھے تھے جب کہ شیخ صاحب آفس کے لیے نکل چکے تھے جب رائہ نے ثریا بیگم سے فون پر بات کی اس کی بات ختم ہونے پر رضیہ بیگم نے پوچھا وہ.... اہل کو کوئی ضروری کام تھا اس لیے وہ چلے گئے مام نے ڈرائیور کو بھیجا ہے ہمیں لینے.....

اس نے جواب دیا

خیر ہے وہ کام کی وجہ سے چلے گئے لیکن تم تو کچھ دن رک جاؤ بیٹا سب ایک ساتھ جا رہے ہیں گھر کیسا سونا لگے گا

رضیہ بیگم نے پیار سے کہا

نہیں انٹی بہت دن سے رکے ہوئے ہیں اب ہمیں بھی جانا ہے پھر کبھی اجائنگے

اس کی بات پر دانش نے بنا سہراٹھاے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

ٹھیک ہے بیٹا ویسے بھی تم اتنے دن ہم لوگوں کے ساتھ رہی ہمیں بہت اچھا لگا.....

لیکن تم ڈرائیور کے ساتھ اکیلی کیسے جاؤ گی دانش ایسا کرو تم بھی ساتھ چلے جاؤ

انھوں نے رائہ سے بات کرتے ہوئے دانش کو حکم دیا

ٹھیک ہے امی.....

دانش نے جواب دیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا رائہ نے اسے ایک نظر کسی دیکھا تو وہ اسے ہمیشہ

کے مقابلے بہت خاموش بہت اداس لگا

اس نے جلدی جلدی اپنی پیکنگ مکمل کی تب تک ڈرائیور بھی گاڑی لے کر گیا تو دانش اور وہ وہاں سے نکلے دانش ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اور رائے پیچھے رائے نے کئی بار اس کی جانب دیکھا لیکن وہ بالکل لا تعلق سا بیٹھا تھا

کچھ دور ہی پہنچے تھے جب ڈرائیور نے ایک دم سے بریک مار کر گاڑی روکی کیونکہ سامنے کسے نے گاڑی لا کر روک دی تھی اور وہ بریک مار کرتا تو ایکسیڈنٹ ہو جاتا

دانش گاڑی میں ہی بیٹھا صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جب پچھلی کا طرف کا دروازہ کھلا اور احد نے رائے کا ہاتھ کھینچ کر اسے گاڑی سے نکالا وہ زور سے چیلنی تو دانش بھی گاڑی سے باہر آیا وہ اور غصے سے اس کی جانب اور پیچھے سے ہی اس جاگر بیان پک کر اسے اپنی جانب گھمایا

تیری ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی ہاتھ چھوڑ

وہ غصے سے دھاڑ کر بولا احد نے جیب سے گن نکال کر اس کے اوپر تان دی رائے مزید گھبرا گئی

اگر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار دوں گا

دانش پلیز آپ یہاں سے چلے جائے پلیز

وہ تیز سانسوں کے ساتھ بولی

ارے واہ..... بہت فکر ہو رہی ہے۔ اپنے عاشق کی

وہ طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا رائے اسے حیرت سے دیکھنے لگی جب کہ دانش کا غصے سے برا حال تھا

لیکن میں بھی وہ نہیں جو اتنی آسانی سے تجھے جانے دوں گا تیرے بھائی نے بہت غلط کیا مجھ سے جھگڑا مول۔ لیکر اب میں تجھے ایسی سزا دوں گا کہ تیرا بھائی سارا غرور بھول کر تیرے لیے مجھ سے بھیک مانگے گا

وہ نفرت سے بولا

دانش اس کی جانب بڑھنے لگا تو اس نے اس کے سر پر بندوق رکھ دی رائے تو جیسے کی سانس رکنے کو تھی

تیری ساری عاشقی ابھی کے ابھی ڈھیر ہو جائے گی اس لیے کہ رہا ہوں چلا جا یہاں سے اگر رائے کو ایک خراش بھی اتنی تو میں اس کے بدلے میں تیرے جسم سے خون کی ایک ایک بوند نکال لوں

وہ سرخ آنکھوں سے اسے غصہ سے وارنگ دیکر بولا

کمال کی ہمت ہے تیری لیکن کیا کریں میری بیوی چیز ہی.....

وہ اسے کہہ کر رائے کو عجیب نظروں سے گھورتے ہوئے بولا دانش نے اس کے ہاتھ کو ایک زوردار دھکا مارا جس سے گن چھوٹ کر نیچے گر گئی اسے کوئی بھی موقع دیے بغیر دانش اس پہ منہ پر گھونسوں سے وار پر وار کرتا گیا اتنا کہ وہ نڈھال ہو گیا اور زمین پر گر پڑا اس کے منہ اے خون بہنے لگا تھا دانش نے اسے کالر پکڑ کر اٹھایا اور پھر سے مارنے لگا اس میں زرا بھی قوت نہیں بچی تھی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے رائے بس روتی ہوئی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی دانش نے زمین سے گن اٹھا کر اس کے اوپر تان دی احد بری طرح گھبرا گیا

تیری ہمت کیسے ہوئی رائے کو ہاتھ لگانے کی کہا تھا نا جان سے مار دوں گا جو مرد ہوتے ہے انہیں اپنی مردانگی ثانت کرنے کے لیے وہ ذلیل حرکتیں کرنے لی ضرورت نہیں پڑتی جو تو نے کی عورت پر ہاتھ اٹھانے والا اسے پیر کی جوتی سمجھنے والا آدمی شوہر تو کیا انسان کہلانے لائق نہیں ہے اور نا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق ہے

وہ غصے سے بولا

نہیں دانش رک جائے.... پلیز جانے دیجیے

نہیں رائے اس کہنے کو مرنا ہی ہوگا آج میں اس سے آپ کے ہر انسوکا بدلہ لے کر رہوں گا

نہیں دانش آپ کو ہماری قسم ہے آپ ایسا نہیں کرے گے

یہ آپ کیا کہہ رہی جس انسان نے آپ کے ساتھ اتنی زیادتی کی آپ کو جان سے مارنے کی کوشش کی

آج جب اس سے بدلہ لینے کا وقت آیا ہے آپ اسے بچانا چاہ رہی ہیں

اب وہ اسے کیسے کہہ پاتی کہ وہ اس کے لیے نہیں بلکہ دانش کے لیے ایسا کر رہی کہ کہیں اسے مار کر

دانش کی شکلات نابڑھ جائے

سزا دینے والی ذات اللہ کی ہے ہم اسی پر چھوڑ دیتے ہیں پلیز آپ ایسا مت کریں

دانش نے اسے سنجیدگی سے دیکھا اور گن غصے سے پھینک دی احد جلدی سے اٹھ کر بھاگا تو دانش نے

دوبارہ اسے پکڑ کر اس کی گردن دبوچ لی

تجھے جان سے نہیں مار رہا لیکن یاد رکھنا آگے سے اگر تو مجھے رائے کے ارد گرد بھی نظر آگیا تو وہ تیری

زندگی کا آخری دن ہوگا

احدا نکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہا تھا دانش نے جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی تو لڑکھڑایا اور گرتے پڑتے اپنی گاڑی تک پہنچا اور فوراً گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھالی دانش نے گہری، سانسیں لیتے ہوئے رائے کو دیکھا وہ بے آواز رو رہی تھی دانش اس کے قریب آیا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

آج آخری دفعہ رو لیجیے جتنا رونا ہے سب کچھ نکال دیجیے دل سے سارا درد.... خوف گھبراہٹ سب کچھ کیونکہ اس کے بعد میں آپ کو کبھی رونے نہیں دوں گا رائے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اس سے الگ ہوئی چلیے.....

دانش اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی جانب جانے لگا تب ہی آہل کی گاڑی وہاں آ کر رکی اور وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر ان کے پاس آیا وہاٹ اے ڈرائیور نے فون کر کے اطلاع کی تھی آپ ٹھیک، تو ہے نا.....

www.urdu novels mania.com

وہ رائے کو دونوں کاندھوں سے تھام کر بولا

ہم، بالکل ٹھیک ہے آہل.....

آہل نے اسے گلے لگایا

آے ایم سو سو ری..... مجھے آپ کو اس طرح اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا

اسے سچ میں افسوس ہو رہا تھا

کوئی بات نہیں آہل جی ہم، بالکل ٹھیک ہے

آہل نے اس سے الگ ہو کر دانش کو دیکھا
تھینکیو سوچ تم نے ایک بار پھر میری بہن کو اس جلیٹ سے بچایا
دانش بس ہلکا سا مسکرایا
چلیں

اس نے رائے کی جانب دیکھ کر کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر دانش کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا
اس کے جانے تک دیکھتا ہی رہا

ماہی جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے کے چکر میں کسی سے بری طرح ٹکرا گئی لیکن گرنے سے پہلے ہی
سنبھل گئی

معاف کیجیے گا ہم نے آپ کو کو دیکھا ہی نہیں
وہ شرمندہ ہو کر بولی

کوئی بات نہیں سینوریا بڑے بڑے دیشوں میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں
وہ اسٹائل سے بولا ماہی اس کی بات پر ہنسنے لگی

اس نے بلیک جینس پروہانٹ ٹی شرٹ اور بلیک ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی بال براؤن اور سلکی کاندھے
پر ٹریولنگ بیگ لٹکائے خوش باش سا تقریباً چوبیس پچیس سال کا لڑکا تھا
ہم نے آپ کو پہچانا نہیں کون ہے آپ
وہ خیال آتے ہی پوچھنے لگی

پہلے بتاؤ تم کون ہو

اس نے اٹا سوال کیا

ہمارا نام ماہی ہے..... اور ہم..

ویٹ..... آہل بھائی کی وائف ماہی بھابھی.....

وہ انگلی دکھاتے ہوئے بولا ماہی نے اثبات میں سر ہلا دیا

واؤ..... بھابھی نائس ٹو میٹ یو.....

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے بولا

لیکن آپ کون ہے ہم. نے آپ کو پہچانا نہیں

ہم. بتاتے ہیں

رائہ. ان دونوں کو دیکھ کر وہاں آئی

آپی.....

وہ رائہ کی جانب بڑھا اور زور سے گلے لگایا

ہاؤ آریو سویٹ ڈش.....

ہم. بلکل ٹھیک. ہے ماہی یہ ہمارے کزن ہے مہیر..... علی سے تو آپ مل ہی چکی ہے یہ ان کے

بھائی ہے

مہیر نہیں..... کال می ایم.....

وہ ایک آنکھ دبا کر اسٹائل سے بولا اس کے انداز پر ماہی اور رائہ دونوں ہنسنے لگی

ماہی ان سے زرا سنبھل کر رہنا یہ زرا سے پاگل ہے۔

رائہ نے دھیرے سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا

ریلی سوٹ ڈش.....

وہ غصے سے بولا رائہ ہنسنے لگی

سوٹ ڈش.....

ماہی حیرت سے بولی

یہ ہمیں سوٹ ڈش بلاتے ہیں

رائہ نے جواب دیا

کیونکہ رائہ آپنی سچ میں بہت سویٹ ہے.....

وہ رائہ کے گال لکھینچتے ہوئے بولا

بس... چلو سب سے مل لو تو لو پہلے.....

www.urdu novels mania.com

رائہ زچ ہو کر بولی

وہ جلدی جلدی چلتے ہوئے دادی کے کمرے کی جانب بڑھا ماہی کچن میں آگئی

ماہی لان میں ٹہلتے ہوئے مسلسل اہل کے بارے میں سوچ رہی تھی آہل اس سے چاہے لاکھ نفرت کر لے لیکن وہ اس سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر سکتی تھی پہلے تو وہ آہل سے بدلہ لیتی تھی اسے جواب دیتی تھی اس سے لڑتی تھی لیکن اب تو ایسا کرنا اس کے لیے مشکل سے زیادہ مشکل تھا

ہیلو سینوریٹا.....

مہیر نے اس کے سامنے اکر کہا تو وہ سوچوں کی دنیا سے باہر آئی اور مسکرائی

آپ اتنی گم سم گم سم کیوں ہے کیا سوچ رہی ہیں.....

کچھ نہیں بس ایسے ہی.....

چلیے میں ابھی آپ کی ٹینشن کو ختم کر دیتا ہوں

اس نے چٹکی بجا کر کہا ماہی ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جھولے پر لے آیا اور اسے بٹھا کر زور سے جھولا دینا شروع کیا

مہیر جی..... ہمیں جھولے سے بہت ڈر لگتا ہے پلیز رک جائیے

وہ خوف سے آنکھیں پھیلائے بولی

بس تھوڑی دیر کی بات ہے اس کے بعد آپ کے ڈر اور اداسی دونوں ختم

وہ اس کی باتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اسے لگا تار زور سے جھولا دینے لگا ساتھ باتیں بھی کرتا رہا

ماہی کچھ دیر تو بہت ڈرتی رہی اسے روکتی رہی پھر ہنستے ہوئے جھولے کو انجوائے کرنے لگی کتنی ہی دیر

تک جب اسے آہل کی گاڑی آتی دکھائی دی تو اس نے مہیر سے جھولا روکنے کو کہا جھولا رک تو وہ ہنستے

ہوئے اتری لیکن کھڑی نہیں رہ پارہی تھی مسلسل جھولنے سے اس کا سر چکرار ہاتھا وہ گرنے کو تھی تو

مہیر نے اسے سنبھال لیا

آپ ٹھیک تو ہے

مہیر نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

بہت چکرار ہے ہیں ہمیں

وہ اپنا سر تھامے بولی آہل گاڑی سے اتر کر اندر جانے کی بجائے انہیں دیکھ کر ان کی طرف آیا

کیا ہو رہا ہے یہ سب.....

ماہی کا ہاتھ مہیر کے شانے پر تھا اور مہیر نے ایک ہاتھ اس کے گرد باندھے اسے سنبھالا ہوا تھا ماہی کو

مہیر کے اتنے قریب دیکھ کر وہ ناگواری سے بولا

آہل..... ماہی بھابھی کو جھولے کی وجہ سے چکرار ہے ہیں

وہ آہل کی ناگواری کو محسوس کر کے بولا ماہی سنبھل کر سیدھی کھڑی ہوئی

تو کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی بچی ہو کیا چھوٹی سی.....

وہ ماہی کو دیکھ کر بولا ماہی نے اسے غصے سے دیکھ کر نظریں پھیر لیں

اگر بچکانا حرکتیں ختم ہو گئی ہو تو اب چلو یہاں سے

وہ ماہی کو کہہ کر خود اندر کی جانب بڑھ گیا ماہی نے اسے غصے سے دیکھا

اور اس کے پیچھے چل دی

ہیلو.....

رائہ نے فون کان سے لگا کر کہا

کیسی ہے آپ.....

دانش کی آواز سن کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

ہم. ٹھیک ہے.....

وہ بس اتنا کہہ کر پھر خاموش ہو گئی

میں نے امی کو آپ کے بارے میں بتا دیا....

کیا....

رائہ حیرت سے بولی

ہاں امی نے پوچھا کہ کیا مجھے کوئی لڑکی پسند ہے تو میں نے اپکا نام بتا دیا

پھر کیا کہا امی نے.....

www.urdu novels mania.com بہت خوش ہوئی کہا کی آپ انھیں بھی بہت پسند ہے

اس نے سچ بات بتائی

جھوٹ... ہم جانتے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا

رائہ. کو اس کی بات پر یقین نا آیا

سچ رائے انھیں پہلے حیرت ضرور ہوئی لیکن انھیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ پاپا کو بھی کوئی اعتراض نہیں اس لیے انھوں نے کہا ہے کہ آپ کہ ڈیڈ سے بات کرینگے لیکن میں انھیں کیسے بتاتا کہ اعتراض تو آپ کو ہے پر کوئی بات نہیں جب آپ سے آپ کی مرضی پوچھی جائے تو آپ انکار کر دینا....

اس نے تفصیل بتائی

اور ہم انکار نہ کریں تو

رائے دھیرے بولی دانش کچھ پل خاموش رہا

میں کہیں خوشی سے مرنا جاؤں

وہ گہری آہ بھرتے ہوئے بولا

اوہو.. تب تو ہمیں انکار ہی کرنا ہوگا

وہ ہنسی روکے بولی

ارے نہیں ایسا مت کر لے گا میں تو مزاق کر رہا تھا

وہ گھبرا کر بولا رائے ہنسی روک نہیں پائی

بڑی مشکل سے تو اس انکار کو اقرار میں بدلہ ہے بس اب جلدی سے میری زندگی میں شامل ہو کر مجھے مکمل کر دیں اس کے بعد.....

بس بس بس.... جاگتے میں خواب دیکھنا بند کر دیں اور سو جائے

رائے نے بیچ میں ٹوک کر کہا

چلیے ٹھیک ہے اور کچھ دن انتظار کر لیتے ہیں پھر تو آپ پاس ہی ہونگی جی بھر کے باتیں کرتے رہینگے

دانش اس کی نیند کا خیال. کر کے بولا
رائہ نے کال. بند کر دی اور مسکراتے ہوئے لیٹ گئی

آہل روم میں آکر غصے سے ماہی کی جانب بڑھا
کیا ہو رہا ہے یہ سب

وہ کچھ دیر پہلے جب گھر آیا تو تو ماہی کو دانش کے ساتھ بیٹھے باتیں کرتے دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا اور
جب سے میر آیا تھا ماہی کو اس سے کلوز ہوتے دیکھ کر آہل سے برداشت نہیں ہوتا تھا

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ
وہ. جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولی

تم اچھی طرح سے جانتی ہو. کس بارے میں بات کر رہا ہوں میں کیا ضرورت ہے میر سے اتنا
کلوز ہونے کی

www.urdu novels mania.com

آپ کو کیا ہم جو چاہے کریں آپ کون ہوتے ہیں ہمیں روکنے والے
وہ رخ دوسری جانب کر کے بولی

مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی ہے ماہی

آئندہ اگر میں نے تمہیں اس کے آس پاس دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
وہ. اس کا رخ دوبارہ اپنی جانب موڑ کر بولا

ہمیں بھی کوئی شوق نہیں آپ سے بحث کرنے کا..... اور آپ کو بھی کوئی حق نہیں ہم پر حکم چلانے کا..... اب تک آپ اپنی منمائی کرتے رہے.... آپ کی کے جودل میں آیا آپ کرتے رہے..... جب چاہا دل لگی کر لی جب چاہا دل توڑ دیا..... جب چاہا ہمارے جذبات کے ساتھ کھیلے رہے جب چاہا کہہ دیا کہ آپ کے لیے یہ سب کچھ معنی نہیں رکھتا..... ایک بار بھی سوچا آپ نے کہ آپ کہ ایسا کرنے سے ہمارے دل کو کتنی ٹھیس پہنچی ہوگی..... کیا فرق پڑتا ہے آپ کو چاہے ہم کچھ بھی محسوس کرے..... آپ نے ہمیں اپنی بیوی تو کیا ایک انسان تک نہیں سمجھا بس کھلونا سمجھا ہے..... لیکن بس اب نہیں..... آپ کو کوئی حق نہیں ہے اس طرح ہمیں بار بار تکلیف پہنچانے کا اب ہم آپ کو آپ کی منمائی نہیں کرنے دینگے بار بار اپنے دل سے نہیں کھیلنے دینگے اب آپ ہم پر اپنا حکم نہیں چلا سکتے ہمارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے..... ہم جو چاہے کریں جس سے مرضی بات کریں اب کچھ نہیں کر سکتے

وہ اپنے انسو روکتے ہوئے سختی سے بولی آہل بس سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا

میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں کر سکتا یہ میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں.....

آہل اسے غصے سے دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی آہل شرٹ بیڈ پر پھینک کر اس کی جانب بڑھا ماہی گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوتی لیکن آہل تب بھی اس کی جانب ہی بڑھتا رہا

کیا کر رہے ہے آپ.....

وہ اپنی گھبراہٹ روکتے ہوئے بولی آہل نے بنا کچھ کہے اس کا دوپٹہ کھینچ کر زمین پر پھینک دیا ماہی مزید پیچھے ہوتی گئی

رک جائیے آہل.... جی کیا کر رہے ہیں آپ

وہ پیچھے پیچھے ہوتے ہوئے بولی

تم ہی نے کہا نا میں کچھ نہیں کر سکتا بس دکھا رہا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں وہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے ٹکرائی آہل نے اس کے دونوں ہاتھ جکڑ کر دیوار پر رکھے تم یہی چاہتی ہو نا کہ میں تمہیں اپنی بیوی سمجھوں تمہارے ساتھ شوہر بن کر رہوں آہل جی ہمارا ہاتھ چھوڑئے.....

وہ روتے ہوئے بولی

مجھے کوئی چیلنج کرے اور میں اسے جواب نادوں ایسا نا ممکن ہے

وہ ماہی کے بہت قریب ہوا دونوں کے چہرے کے درمیان بس دوا نچ کا فاصلہ تھا ایک بات اچھی طرح سے سن لو..... میں نے تمہارے ساتھ کوئی دل لگی نہیں کی نا کبھی تمہارے جذبات کے ساتھ کھیلا ہے کیونکہ کسی کو دھوکہ دیکر اپنا مقصد پورا کرنا میری فطرت میں نہیں اور اگر میں ایسا کچھ کرنا چاہوں بھی تو مجھے تمہارے ساتھ زبردستی یا کوئی ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں جو لڑکی پیسے کے لیے مجھ سے شادی کر سکتی ہے وہ کچھ اور پیسوں کے لیے میرے ساتھ سو بھی سکتی ہے

وہ نفرت سے بولا ماہی نے پہلے اسے بے یقینی سے دیکھا پھر زور لگا کر اپنا ایک ہاتھ چھڑایا اور پوری طاقت سے آہل کو تھپڑ مارا آہل اس اچانک حملے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت زدہ بھی رہ گیا اس نے ماہی کا وہ ہاتھ جواب تک اس کی گرفت میں تھا مروڑ کر پیچھے کیا ماہی نے درد کے مارے انکھیں بند کر لی اہل رضا براہیم پر کسی نے آج تک انگلی اٹھانے کی ہمت نہیں کی اور تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا وہ بے دردی سے اس کے ہاتھ کو تکلیف پہنچاتا رہا ماہی نے جیسے آج برداشت کی حدیں پار کرنے کی ٹھانی تھی

جو گھٹیا بات آپ نے ابھی ابھی ہمارے لیے کسی ہے اگر آپ سچ میں ہمیں ویسا سمجھتے ہیں تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر ہاتھ اٹھایا وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی

کیا غلط کہا میں نے..... پیسے کے لیے مجھ سے شادی کی تھی نا تم نے..... میری ہر شرط ماننے کو تیار ہو گئی تھی..... تو کیا غلط ہے اگر میں یہ سمجھوں کہ تم کچھ بھی کر سکتی ہو پیسے کے لیے وہ اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

اگر ہم مجبور نہیں ہوتے تو آپ کی شرطیں کبھی نہیں مانتے ہم اتنے گرے ہوئے نہیں آہل جی جتنا آپ سمجھتے ہیں اس وقت ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا اس لیے ہمیں آپ کی بات ماننی پڑی.....

اس نے کہتے کہتے انکھیں بند کر لی آہل نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیر

بولا

آج تو راستہ ہے نا تمہارے پاس آج بتا دو مجھے کیا مجبوری تھی تمہاری..... کیوں کیا ایسا..... تم نہیں جانتی کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے یہ سوچ سوچ کر... کتنا بے سکون ہو جاتا ہوں میں..... اپنے آپ سے لڑتا ہوں کہ میں غلط ہوں میں غلط ہوں..... میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے غلط ثابت کرو میرے کسے ہوئے پر مجھے شرمندہ کرو..... مجھے بتاؤ ماہی کیوں کیا تھا ایسا کیا وجہ تھی جو تم میری ہر شرط پر راضی ہو گئی وہ بھی صرف پچیس لاکھ روپیہ کے لیے.....

اس کے لہجے سے اس کا دکھ صاف واضح ہو رہا تھا ماہی نے اس کے دونوں ہاتھ ہٹائے اور اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی

کیوں کہ وہ پچیس لاکھ روپیہ ہمارے لیے ہماری زندگی سے زیادہ ضروری تھے..... جب ہمیں پتا چلا کہ بڑے پاپا نے کچھ سال پہلے بینک سے لون لیا تھا لیکن وہ اس قرض کو نہیں چکا پائے تو بینک نے نوٹس جاری کر دیا پچیس لاکھ روپیہ کی رقم ادا کرنے کے لیے ایک ہفتے کی مہلت دی ورنہ وہ ہمارا گھر ضبط کر لیتے..... ہم اچھی طرح جانتے تھے بڑے پاپا اتنی جلدی پیسے کا انتظام نہیں کر پائیں گے اور یہ بات جب انھیں پتہ چلے گی تو انہیں بہت صدمہ پہنچے گا..... بھائی نے تو تب ہی جاب سٹارٹ کی تھی خود بہت پریشان تھے کسی بات پر اس لیے ہم انہیں بھی نہیں کہہ پائے..... وہ گھر صرف ایک مکان نہیں ہے ہمارے بڑے پاپا کی زندگی بھر کی محنت ہے ہماری یادوں کا بسیرا ہے ہم کیسے اسے جانے دیتے کیسے اسے بچانے کی کوشش نہیں کرتے.. لیکن کیسے..... ہمارے پاس کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا..... تب ہم آپ سے ملے..... کوئی اور وقت ہوتا تو آپ کی کانٹریکٹ والی بات پر ہم آپ کو بہت سناتے.. لیکن اس وقت ہمارا ذہن صرف ایک بات سوچ رہا تھا کہ کسی بھی

طرح ہمارا گھر بچانے کا راستہ ہمیں مل جائے اور سوائے آپ کی بات ماننے کے کوئی اپشن نظر نہیں آیا..... ہم جانتے تھے کہ اس کے بعد ہماری مشکلیں کتنی بڑھ جائیں گی جب یہ بات سامنے آئے گی تو ہمارے لیے سب سے سامنے کرنا کتنا مشکل ہو جائے گا لیکن ہم اس وقت کچھ نہیں سوچنا چاہتے تھے ہمیں اپنے امی ابو تو یاد نہیں لیکن بڑے پاپا اور بڑی امی نے کبھی ہمیں یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ ہم یتیم ہے..... ہماری ہر خواہش پوری کی ہمیں اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا اور جب ہماری باری آئی کہ ہم ان کے لیے کچھ کر سکیں تو ہم کیسے پیچھے ہٹ جاتے..... اس لیے ہم نے آپ کی بات مان لی اور آپ سے پیسے لے کر بینک کا قرض ادا کر دیا اور وکیل انکل سے کہا کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائے اور بڑے پاپا سے کہہ دیں کہ بینک نے قرض معاف کر دیا ہے ہم نہیں چاہتے تھے انہیں یہ کانٹریکٹ والی کا پتہ چلے ورنہ وہ معاف نہیں کرتے



وہ آخری بات کہہ کر منہ پر ہاتھ رکھ کر رو دی
تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی ماہی
آہل نے اس کا بازو پکڑ کر قری کرتے ہوئے غصے سے پوچھا ماہی نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا

کیسے بتاتے..... کیا آپ نے کبھی جاننے کی کوشش کی..... کیا ہم پر الزام لگاتے وقت ہمیں بار بار ذلیل کرتے وقت آپ نے ایک بار بھی سوچا کہ شاید کوئی وجہ ہو سکتی ہے..... اگر ہم مجبور تھے تو کیا آپ نے ہماری مجبوری کا کم فائدہ اٹھایا آہل جی..... آپ نے بار بار اس بات کے حوالے سے ہمارے دل کو چوٹ پہنچائی ہمیں لالچی کا خود غرض کہا طعنے دیتے رہے..... شاید آپ کی جگہ کوئی بھی

ہوتا تو ایسا ہی کرتا وہی سب سوچتا..... لیکن آج جو آپ نے ہمارے لیے اتنی گھٹیا بات کی ہے کہ ہم پیسے کے لیے..... اس کے لیے ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے.... کبھی معاف نہیں کریں گے ہم آپ کو.....

اس کے پہلے کہ آہل کوئی جواب دیتا وہ اپنا بازو آزاد کروا کر دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کر کے روم کے باہر نکل کر پول. سائڈ کی جانب چلی آئی

ماہی سٹول پر کھڑی کچن شیلف سے کچھ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی باہر جاتے ہوئے آہل کی نظر اس پر پڑی تو وہ اس کی جانب آیا کہ کہیں وہ گرنا جاے وہ اسے کچھ کہتا اس کے پہلے ہی سٹول ڈمگایا اور ماہی کا بیلینس بگڑا لیکن کرنے سے پہلے ہی آہل نے اسے سنبھال لیا اس نے انکھیں سختی سے بند کر لی آہل اس کے خوفزدہ چہرے اور سختی بند کی ہوئی آنکھوں کو دیکھنے لگا ماہی نے دھیرے سے انکھیں کھولی آہل کو دیکھتے ہی خوف کی جگہ اداسی اور ناراضگی نے لے لی وہ اس کی گرفت سے نکل کر دوبارہ سٹول پر چڑھنے لگی لیکن چڑھنے سے پہلے سے ہی لڑکھڑا گئی اور دوبارہ اس کے اوپر اگری آہل.....

تنوی اسے پکارتی ہوئی اندر آئی لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اس کے باقی الفاظ اندر ہی رہ گئے اور چہرے پر ہنسی کی جگہ حیرت اور غصے ماہی آہل کے بے حد قریب تھی اور اس کا ہاتھ اہل کے شانے پر تھا وہ تو آہل کو سر پرائیز دینے آئی تھی اور اب خود سر پرائیز ہو کر کھڑی تھی تنوی.....

آہل نے اسے دیکھ کر زیر لب کہا تنوی اسے ناگواری سے دیکھ کر واپس جانے کے لیے پلٹ گئی
تنوی میری بات سنو.....

آہل ماہی کا ہاتھ اپنے شانے سے ہٹا کر اس کے پیچھے گیا ماہی اسے جاتے دیکھ کر انکھیں بند کیے اپنے
انسور وکنے لگی....

تنوی رک جاؤ....

لان تک پہنچ کر آہل اس کے سامنے آگیا...

مجھے جانے دو آہل.... پلیز

وہ اس کی جانب دیکھے بغیر بولہ

دیکھو تنوی میری بات سنو....

کیا سنو آہل اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا اب کچھ سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں یہاں
سر پرانیز دینے آئی تھی تم نے تو مجھے سر پرانیز کر دیا

www.urdu novels mania.com

وہ اس کی بات کاٹ کر بولی

تنوی پلیز لیٹ می ایکسپلین.....

وہ زچ ہو کر بولا

کیا ایکسپلینیشن دو گے آہل اپنی آنکھوں سے تمہیں اس کے اتنے قریب دیکھا ہے میں نے.. اتنی

بیوقوف نہیں ہوں کہ اتنی بسی بات نہیں سمجھ سکوں جو تم اسے ایکسپلین کرنا چاہتے ہو..... یو ہرٹ می

آلوٹ..... میں نے تو سوچا تھا تم کمزور نہیں ہو تم ایسا کچھ نہیں کرو گے لیکن میں غلط تھی تم بھی اور

مردوں جیسے ہوا ایک خوبصورت لڑکی کے آگے تمہاری ساری انا سیلف ریسپیکٹ سب کچھ کمزور پڑگی
یہاں تک کہ تم اپنا پرومیں تک بھول گئے آہل.....

کچھ نہیں بھولا ہوں میں اور ناہی کمزور پڑا ہوں جیسا تم سوچ رہی ہو میرے بارے میں ویسے کچھ نہیں
ہے اور میں اپنی زبان سے پلٹنے والوں میں سے نہیں ہوں اس لیے مجھ پر الزام لگانا بند کرو.....
وہ اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہتا اندر چلا گیا اور تنوی اسے جاتے دیکھ کر باہر کی جانب بڑھ گئی

.....

ایک بات پوچھوں آپ سے.....
ماہی ڈائنگ ٹیبل پر اکیلی بیٹھی تھی سب ناشتہ کر کے جا چکے تھے تب مہیر وہاں آیا اور اسے خاموش
دیکھ کر بولا
جی کیسے.....

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ماہی نے سوالیہ نظروں سے پوچھا
نہیں جانے دو مجھے پتہ ہے آپ نہیں بتانگی....
وہ ماہی کے سامنے والی چیر پر بیٹھتے ہوئے بولا
آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں پوچھیے نا.....
ماج حیرت سے بولی
آپ اتنی اپسیٹ کیوں ہے کچھ ہوا ہے کیا

نہیں تو ہم کہاں اپسیٹ ہے ہم تو بالکل ٹھیک ہے
وہ مسکرا کر بولی

مجھے معلوم تھا آپ نہیں بتانگی.....

وہ نظر پھیر کر روٹھتے ہوئے بولا

سچ میں ایسی کوئی بات نہیں ہے....

ماہی اس کی حرکت پر مسکرائی

آپ کے اور آہل کے بیچ کوئی ٹینشن چل رہی ہے کیا

مہیر نے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا

اس نے سرنفی میں ہلا دیا

اے نوانڈین وانفس تھوڑی شرمیلی ہوتی ہے لیکن اتنی کہ اپنے ہسبند سے بات بھی نا کرے آئے

ڈونٹ تھنک سو..... ضرور کوئی بات ہے

www.urdu novels mania.com

بالکل..... ہمیں بھی یہی لگتا ہے

رائہ وہاں آئی تو اس کی بات سن کر بولی

ہے ناسونٹ ڈش.... سنا آپ نے آپنی کو بھی یہی اب دو دو لوگ تو غلط نہیں ہو سکتے نا

رائہ ماہی کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئی

ہاں ماہی اگر آپ کو کوئی ٹینشن ہے تو آپ ہم سے شتیر کریں ہم جانتے ہیں آپ اس لیے ہم سے ہچکچاتی ہیں کیونکہ ہم آہل کی بہن ہیں لیکن ہم آپ کی بھی تو بہن ہیں نا تو کیا آپ اپنی بہن سے اپنی باتیں شتیر نہیں کریں گی

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

آپی ہم.....

وہ کچھ کہتی اس کے پہلے میر بول پڑا

کہیں ایسا تو نہیں آہل اپنی دوست تنوی سے زیادہ کلوز ہے اس لیے آپ جیلس فیل کر رہی ہیں..

وہ ابرو اٹھا کر بولا

ہم کسی سے نہیں جلتے.....

وہ فوراً بولی میر کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی

تو یہ پراہلم ہے..... آپ کو اہل اور تنوی کی دوستی پسند نہیں ہے شاید.....

وہ اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا

ہاں وہ لڑکی تو ہمیں بھی کچھ خاص پسند نہیں ہے

رائہ سوچتے ہوئے بولی

اگر آپ کو سچ میں اس بات سے پراہلم ہے تو ایسے اپسیٹ رہنے کی بجائے کچھ کرنا چاہیے..... ہے نا

سوئیٹ ڈش

وہ ماہی سے کہہ کر رائہ کی جانب دیکھ کر بولا

ہاں بلکل... ہم خود آہل سے بات کرتے ہیں

نہیں آپنی پلیز....

ماہی فورابول پڑی

بات کرنے سے کچھ نہیں ہوگا دس اس ایشن ٹائم....

وہ سوچتے ہوئے بولا

کیا مطلب..

ماہی نے حیرت سے پوچھا

مطلب یہ کہ آپ بات کرینگے تو وہ ماہی بجا بھی سے الٹا جھکڑنے لگے گے ہمیں کچھ ایسا کرنا چاہیے جس

سے وہ خود اس تنوی سے دور رہیں اور ماہی بجا بھی کو ایشن دیں

وہ رائے کی جانب دیکھ کر بولا

لیکن یہ کیسے ہوگا.....

رائے نے پہلے ماہی کو دیکھا پھر پوچھنے لگی مہر پوری طرح سے ماہی کی جانب متوجہ ہوا

جیسے کہ آپ جیلز فیل کر رہی ہے ویسے آہل کو بھی جلائیں مطلب آپ بھی اس کے سامنے کسی

ہند سم ڈیشنگ لڑکے کی تعریفیں کیجیے بے وجہ ہنسین خوش رہیے اسے سوچنے پر مجبور کر دیجیے کہ آخر

آپ کی لائف میں چل. کیا رہا ہے وہ سب کچھ چھوڑ کر بس آپ کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جائیگا...

کیسا لگا میرا پلین

وہ بات ختم کر کے دونوں کو باری باری دیکھ کر بولا ماہی اور رائے نے ایک دوسرے کو دیکھا

ایک دم فلمی.....

ماہی نے منہ بنا کر کہا

یہ کیا بات ہوئی بھلا کسی کی تعریف کرو خوش رہو جیس فیل۔ کراؤا..... ہمیں نہیں لگتا اس بات سے کوئی فرق پڑے گا انھیں

رائہ نے بھی اسی کا ساتھ دیا

میری بھولی بھالی لیڈس آپ دونوں نہیں جانتی بٹ ایس آمین مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ یہ پلین بیسٹ ہے

وہ دونوں کو سمجھاتے ہوئے بولا

مہیر جی ہم ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتے آپ.....

وہ آہل کی کوسیڑھیاں اترتے دیکھ خاموش ہو گئی اس کی نظروں کے تعاقب میں دونوں نے بھی آہل کو ہی دیکھا

آہل..... کم۔ کم.... ہم لوگ تمہاری ہی بات کر رہے تھے

وہ اسے دیکھ مسکرا کر بولا رائہ۔ اور ماہی نے ایک ساتھ اسے گھور کر دیکھا تو اانے زبان دانتوں تلے

دبائی

آئی مین یہی کہ تم۔ کتنے بڑی رہتے ہو ہمیشہ کام۔ کرتے ہو کبھی کوئی فن نامستی

اس نے بات کو دو سرارخ دیا دونوں نے سکون کا سانس لیا

میرے پاس فضول کاموں کے لیے وقت نہیں ہے

وہ چیر کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بے نیازی سے بولا

یار کبھی فضول کام بھی کر کے دیکھو ان کا بھی اپنا ہی مزا ہے ایم اے رانٹ سینوریٹا
اس نے ماہی سے تائید چاہی ماہی نے سر اثبات میں ہلا دیا اہلے نے دیکھا نہیں لیکن اس کی
مسکراہٹ محسوس کی

ویسے تم نے بتایا نہیں تم یہاں کس کام کے لیے آئے ہو

آہل نے گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے کہا

میں تو بس یونہی تم سب سے ملنے آیا تھا لیکن اب لگ رہا ہے سب سے ملنا تو ایک بہانا تھا اور والے کو
مجھے ماہی بجا بھی کے ہاتھ کا ٹیسٹی ٹیسٹی کھانا کھلوانا تھا

وہ ادا سے بولا رائہ اور ماہی دونوں ہنس پڑی جب کہ آہل کوئی نے سنجیدگی سے ماہی کو دیکھا
تو اب تک تو کافی ٹائپ کا کھانا کھایا ہو گا تم نے....

وہ ناشتہ شروع کرتے ہوئے بولا

بلکل آے کانٹ ایکسپلین ایسا کھانا میں نے اپنی لائف میں کبھی نہیں کھایا آلو کے پراٹھے.... حیدرہ
بادمی بریانی... دہی وڑے۔ اور اور اور سپیشلی پودینے کی چٹنی واو ویری ٹیسٹی

وہ زبان ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے بولا

ویسے کب جانے والے ہو واپس

وہ بنا تاثر بولا لیکن انداز ایسا تھا کہ رائہ نے بمشکل اپنی ہنسی روک رکھی

ابھی تو بلکل نہیں میں سوچ رہا ہوں یہی پر کوئی ماہی بجا بھی جیسی لڑکی ڈھونڈ لوں اپنے لیے

وہ ماہی کی جانب دیکھ کر بولا
 کسی کے جیسی ہی کیوں الگ کیوں نہیں
 آہل نے مہیر کو بنا دیکھت کہا
 کسی کے جیسی نہیں اہل بلکل ماہی بھا بھی جیسی

Because mahibhabhi is awesome
 Number one in cocking
 Number one in looking
 Loving
 Caring
 Beautiful
 Smart

وہ کیا کہتے ہیں سروگن سمپن.....

وہ انگلوں پر اس کی خوبیاں گنواتے ہوئے بولا

Your absolutely right maheer

رائہ نے اپنی ہنسی چھپاے کہا

ہے ناسویٹ ڈش... دیکھا آہل

وہ رائہ کی تانہہ پا کر خوش ہوا

لیکن اگر تم ڈھونڈو تو اس سے بھی بیٹر مل جائیگی

وہ اب کہ۔ مہیر کو دیکھ کر بولا

نونا نونا..... اگر اس سے زیادہ ہوئی تو اٹیٹیوڈ بھی دکھائے گی نا پھر کیا فائدہ ماہی بجا بھی کو دیکھو کتنی سو فٹ

ہارٹ ہے پرفیکٹ ان ایوری وے

وہ ماہی کی جانب دیکھ کر مسکرا کر بولا بدلے میں وہ ہلکا سا ہنسی۔

Imgettinglate

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا

تم جا رہے ہو آہل یونو وھاٹ ابھی ماہی بجا بھی مونگ دال کے پکوڑے وتھ پودینہ کی چٹنی بنانے والی

ہے بہت مزا آئیگا

مہیر نے اسے جلانے کی ایک اور چال چلی

Whatever.....

وہ بے نیازی سے بولا اور جانے لگا

تو سینوریٹا آج ہم تینوں کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہوئے انجوائے کرتے ہیں

وہ جان بوجھ کر زور سے بولا آہل جاتے جاتے رکا

www.urdu novels mania.com

مہیر....

پلٹ کر اسے اواز دی

یس آہل....

وہ وہیں سے رخ موڑ کر بولا

تم میرے ساتھ چلو مجھے تم سے کچھ کام ہے

وہ ماہی کو دیکھ کر پھر اسے دیکھنے لگا

مجھ سے.....

مہیر نے بے یقینی سے کہا

ہاں چلو

وہ کہہ کر باہر نکل گیا رائمہ نے کب کی روکی ہوئی ہنسی کو آزاد کیا اور ہنس ہنس کے سرخ ہو گئی
دیکھا کیسے جل جل کر ٹوٹ ہو رہا ہے میں نے آپ سے کہا تھا نا..... اے نو کوئی بھی بندہ کسی

دوسرے کے منہ سے اپنی والی کی تعریف نہیں سن سکتا

وہ خود کو سراہتے ہوئے سٹائل سے بولا

اپنی والی.....

ماہی نے حیرت اور ناگواری سے کہا

اے مین گھر والی....

وہ اصلاح کرتے ہوئے بولا
www.urdu novels mania.com

اچھا اب میں جاتا ہوں ورنہ وہ واپس آنگا اور مجھے کھینچ کر لے جائے گا سی یو...

وہ جلدی سے اٹھ کر باہر نکلا ماہی رائمہ کو حیرت اور خوشی سے دیکھنے لگی

آہل نے روم میں آیا اور تو ماہی اسے دیکھ کر وہاں سے جانے لگی

ماہی....

اہل کے اواز دینے پر وہ رک گئی لیکن پلٹی نہیں
 ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آہل نے جی
 وہ کہہ کر جانے لگی تو آہل نے اس کی کلائی پکڑ لی اور کھینچ کر اپنے قریب کیا
 میں نے تم سے کہا تھا مجھے تمہارا مہیر سے بات کرنا پسند نہیں...
 اس کے لہجے میں سختی نہیں بلکہ سنجیدگی تھی ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا بس نظریں جھکائے کھڑی رہی
 کچھ پوچھ رہا ہوں میں.....

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا
 ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں اور ہم نے تو کبھی آپ کو نہیں روکا کسی
 سے بات کرنے سے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی
 تنوی کی بات کر رہی ہو تم.....
 وہ اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر بولا

ہم کسی کی بات نہیں کر رہے چھوڑیے
 وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی
 تنوی میری دوست ہے

وہ گرفت مزید سخت کرتے ہوئے بولا
 مہیر جی بھی ہمارے دوست ہے

اس نے بھئی جواب دیا

تم اب اس سے بات نہیں کرو گی

وہ حکمیہ لہجے میں بولا

ہم وہی کرینگے جو ہمیں کرنا ہو گا آپ کون ہوتے ہیں ہمیں روکنے والے

وہ اسے دیکھ کر غصے سے بولی

بتاؤ میں کون ہوں.....

وہ ایک پل رکا اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

شاید تم بھول رہی ہو تم میری بیوی ہو

آپ بھول رہے ہیں وہ کانٹریکٹ بس چھ مہینے کا ہے

وہ نظر پھیر کر بولی

اور ابھی تک چھ مہینے ختم نہیں ہوئے اس لیے تب تک تم وہی کرو گی جو میں چاہوں گا میرے دور رہو

www.urdu novels mania .com

وہ ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر کر کے بولا

ماہی اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی اور پوری قوت لگا کر اس کی گرفت سے آزاد ہوئی

کیا فرق پڑتا ہے آپ کو چاہے ہم کچھ بھی کریں۔

فرق پڑتا ہے جب تک تم سے رشتہ ہے تب تک....

ماہی کچھ کہتی اس کے پہلے دروازے پر دستک ہوئی آہل دوبارہ نے اجازت دی تو ملازم اندر آیا

بڑے صاحب نے سب کو نیچے بلوایا ہے

آہل نے سر اثبات میں ہلایا وہ چلا گیا تو آہل نے ماہی کی جانب دیکھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا ماہی بھی اس کے پیچھے چل دی

ہم نے رائے کا رشتہ شیخ صاحب کے بیٹے دانش کے ساتھ طے کر دیا ہے اور اسی جمعے کو دونوں کا نکاح ہوگا.....

انہوں نے گویا سب کے سر پر بم پھوڑا سب ہی حیران کھڑے تھے رائے اور میر کہیں باہر گئے ہوئے تھے

یہ آپ کیا کیا کہہ رہے ہیں یوں اچانک.....
ثریا بیگم نے اس خاموشی کو توڑا

اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے دانش اچھا لڑکا ہے پڑھا لکھا سمجھدار ہر لحاظ سے قابل.....
اس لیے میں نے دیر کرنا مناسب نہیں سمجھا اور سب طے کر دیا اس جمعے کو نکاح اور اسی مہینے کی پچیس تاریخ کو رخصتی

www.urdu novels mania.com

تمہاری سب باتیں ٹھیک ہے حارث لیکن یوں اچانک کسی سے صلاح مشورہ ناسی لیکن کم سے کم ایک بار رائے سے تو بات لیتے کہ وہ کیا چاہتی ہے

وہ کیوں انکار کر لگی اماں..... اتنا اچھا رشتہ ہے اس کے لیے..... ہم کیا اس کا برا چاہے گے
میرا وہ مطلب نہیں ہے مگر.....

یہ نکاح نہیں ہوگا نا جمعے کو نا کبھی.....

اہل نے ان کی بات کاٹ کر کہا
اور جانے کے لیے پلٹ گیا سب ہی اسے حیرانی سے دیکھنے لگے
وجہ جان سکتا ہوں تمہارے انکار کی.....

حارث صاحب نے کہا تو وہ رک گیا
مجھے کسی کو کوئی وجہ نہیں بتانی بس یہ رشتہ نہیں ہوگا
وہ بنا مڑے بولا اور آگے بڑھ گیا
رک جاؤ اہل

حارث صاحب نے زوردار آواز دی تو وہ رک کر پلٹا حارث صاحب اس کے پاس ائے
اپنی بات کر کے چل دینے کی عادت چھوڑ دو کیوں نہیں چاہتے تم کہ یہ رشتہ ہو کیا اپنی بہن کی خوشیاں
عزیز نہیں تمہیں کیا تم نہیں چاہتے کہ اس کی زندگی پھر سے شروع ہو
مجھے آپ کو کوئی صفائی نہیں دینی آپ وجہ جاننا چاہتے ہیں تو بس اتنا سن لیجیے کہ جس لڑکے سے آپ
چاہے گے اس سے تو آپ کی شادی ہرگز نہیں ہوگی چاہے پھر کسی سے ہو یا نا ہو
اہل.....

حارث صاحب نے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا سب ہی اپنی جگہ دہل کر رہ گئے ماہی نے بھی
اپنا دل تھام لیا ثریا بیگم جلدی سے وہاں آئی
کاش کہ یہ تھپڑ تمہیں بہت پہلے مار دیا ہوتا
تو آج تم ہم سے اس طرح بات کرنے کی ہمت نہیں کرتے

وہ غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بولے آہل نے ہلکا سا ہنسا
افسوس کے کہ آپ کی کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ آپ مجھے تھپڑ بھی مار سکے
آہل بیٹا.....

ثریا بیگم نے اسے روکنے کی کوشش کی
یہ شادی نہیں ہوگی مام..... میری بہن کی زندگی ایک بار پھر ان کے فیصلے پر قربان نہیں ہوگی.....
وہ ثریا بیگم کی جانب دیکھ کر بولا

یہ شادی ہوگی اور نکاح جمعے کو ہی ہوگا اور اسی لڑکے سے ہوگا جس سے میں چاہوں گا
وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولے

اگر ایسا ہوا تو میں اسے اس دن جان سے مار دوں گا
وہ آگ اگلتی آنکھوں کے ساتھ بولا اور بجلی کی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا
آہل میری بات سنو بیٹا.....

ثریا بیگم اسے روکتی رہ گئی
www.urdu novels mania.com

نکاح کی تیاریاں شروع کرو میں بھی دیکھتا ہوں کہ یہ شادی کیسے نہیں ہوتی
حارث صاحب اپنی بات کہہ کر باہر نکل گئے
یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے.....

دادی نے پریشانی سے کہا ماہی ان کے پاس آکر گاڑی بیٹھ گئی اور ان کا ہاتھ تھام کر تسلی دی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ جہاں دانش کا نام سن کر خوش ہوئی تھی اس کی ساری خوشی حیرت اور پریشانی میں بدل چکی تھی

بیٹا تم جا کر آہل نے کو دیکھو

ثریا بیگم نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے آتھ گئی اور روم میں اتنی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سارا کمرہ بکھرا ہوا تھا زمین پر سارا سامان ٹوٹا پڑا تھا سارے کشنس ادھر ادھر بکھرے تھے اس کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے دیکھا آہل نے ٹیبل لیمپ اٹھا کر زور سے دیوار پر دے مارا اس کا دل دہل کر رہ گیا وہ سنبھل سنبھل کر قدم رکھتی اندر آئی

آہل جی..... یہ آپ کیا کیا کر رہے ہیں رک جائیے

آہل دیوار پر لگی پینٹنگ نکال کر پھینکنے لگا تو ماہی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

جسٹ لیومی....

اس نے ماہی کا ہاتھ زور سے جھٹک کر پوری طاقت سے پینٹنگ زمین پر دے ماری ماہی نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا اور خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی آہل نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا سارا سامان ایک ہاتھ مار کر زمین پر پھینک دیا اور پوری طاقت سے ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے پر ہاتھ مارا جس سے آئینہ میں لاکھوں دراریں پڑ گئی

آہل جی....

ماہی گھبرا کر آگے بڑھی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اس کا ہاتھ بری طرح زخمی ہو گیا تھا

یہ کیا کیا آپ نے

وہ گھبرا کر بولی

جسٹ لیومی لون

وہ اپ ہاتھ کھینچ کر بے رخی بولا

بلکل نہیں ہم آپ کو ایسے اکیلے چھوڑ کر بلکل نہیں جائینگے دیکھیے کتنا خون بہہ رہا ہے دکھائیے
ہمیں.....

وہ دوبارہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے آہل نے اس بار کچھ نہیں کہا بس دوسری جانب سامنے دیکھتے
ہوئے گہرائی سے کچھ سوچنے لگا

ماہی نے اپنے دوپٹے سے دھیرے دھیرے خون صاف کیا
اور جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس پر پٹی باندھی آہل بس خاموش کھڑا رہا وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے
لگی اور اس کا زخمی ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا
آپ کو اپنی ڈیڈ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی آہل جی....

وہ دھیرے سے بولی آہل نے نے ایک گہری سانس خارج کی
آخر کیوں آپ ان سے اتنے ناراض ہے کہ ان کی بات ماننا تو دور سننا تک نہیں چاہتے ان سے اس
لجے میں بات کرتے ہیں جیسے کوئی بیٹا نہیں کرتا
وہ ایک پل. کور کی

ہم نہیں مانتے کہ آپ کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آپ کے لیے ایک غلط لڑکا چنا تھا کیونکہ یہ بات آپ نے بھی سمجھتے ہیں کہ انھوں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا ہوگا آپ کی ناراضگی کی وجہ کچھ اور ہے جو بہت بڑی ہے

وہ بنا اس کی جانب دیکھے پر سوچ لہجے میں بولی آہل حیرت سے اسے دیکھنے لگا

کیا بات ہے وہ جس وجہ سے آپ ان سے اتنے بدظن ہیں کہ ان کی کوئی بات نہیں ماننا چاہتے اس لیے ان کے کہنے پر ہم سے شادی کرنے کی بجائے آپ نے کانٹریکٹ میرج کرنا صحیح سمجھا کیونکہ ہمیں انھوں نے چنا تھا

..... کوئی بہت بڑی وجہ ہی ہے جو آپ اپنے نام کے آگے ان کا نام تک نہیں لگاتے

..... کیوں آہل جی

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی آہل نے اسے غصے سے دیکھا اور اس کا ہاتھ زور سے جھٹک دیا میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا اور نا ہی مجھے پسند ہے کہ کوئی میری پرسنل لائف میں انٹیر فیر کرے سمجھی تم اپنے کام سے کام رکھو اور جب تک یہاں ہوا پنا منہ بند کر کے رہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

وہ سختی سے بولا روم سے باہر نکل گیا ماہی اسے حیرت سے جاتے ہوئے دیکھتی رہی وجہ جو بھی ہو آہل جی ہم پتہ لگا کر رہے گے..... کیونکہ اس بار سوال آپ کی زندگی کا بھی ہے

اہل.....

آہل آفس میں بیٹھا تھا انکھیں بند کیے کچھ سوچ رہا تھا تنوی اندر آئی اور آہل کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا آہل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا لیکن بولا کچھ نہیں
اے نو تم بہت پریشان ہو بٹ تمہیں اس طرح غصے میں آ کر کوئی بھی فیصلہ نہیں لینا چاہیے آہل
آہل نے ہی اسے ساری بات بتائی تھی اور اب وہ اسی وجہ سے اس سے ملنے آئی تھی
یہ سوال تمہاری بہن کی لائف کا ہے اس لیے زیادہ امپورٹینٹ یہ ہے کہ وہ کیا چاہتی ہیں
آہل نے اس کی جانب دیکھا
تمہیں پہلے ان سے بات کرنی چاہیے آہل
آہل نے سر اثبات میں ہلادیا
اینڈ ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا اوکے
وہ اسکے گلے لگتے ہوئے بولی

اے تھنک مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے
مہیر کی بات پر ماہی نے اسے حیرت سے دیکھا وہ دونوں ابھی ابھی رائے کے کمرے سے باہر آئے
تھے اور اس وقت ڈراونگ روم میں بیٹھے تھے
گھر میں اتنا ٹینشن کا ماحول چل رہا ہے میرا یہاں رکنا سہی نہیں ہے

وہ اس کی نظروں کا مضموم سمجھ کر بولا
ٹینشن کے وقت جانے کی بات نہیں کرتے بلکہ اس ٹینشن کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں مہیر
جی

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا
لیکن میں کیا کر سکتا ہوں ماہی بجا بھی آہل اور ماما جی کے بیچ میں تو کوئی نہیں بول سکتا تو میں کیسے.....
اس نے بات ادھوری چھوڑ دی ماہی خاموش رہی
بول نہیں سکتے لیکن آپ ہماری مدد تو کر سکتے ہیں نا
وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی
کیسی مدد.....

مہیر نے حیرت سے پوچھا
مہیر جی ہمیں لگتا ہے کہ آہل جی کسی وجہ سے ڈیڈ سے ناراض ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ وہ وجہ کیا
ہے کیا آپ جانتے ہیں.....
www.urdu novels mania.com

وہ کچھ پل. رک کر بولی
مجھے تو ایسی کوئی بات نہیں معلوم کیونکہ ہم لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت کم ہی رہا ہے شروع سے اور مام
سے جو سنا اس سے تو ایسا لگتا نہیں کہ ماما جی نے کچھ غلط کیا ہوگا
وہ پرسوج لہجے میں بولا

مہیر جی کیا آپ ہماری مدد کرینگی سچ معلوم کرنے میں....

بلکل.... ایک بات اور ہے....

وہ دھیان آنے پر بولا

کیا....

مامی جی آہل کی ریتل مدر نہیں ہے

اس نے دھیرے سے کہا ماما ہی حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

ماما جی نے سیکنڈ میریج کی کیونکہ آہل کی مام کی ایک ایکسیڈنٹ میں ڈیٹھ ہو گئی تھی

اس نے اپنی بات پوری کی

کیا ہوا تھا انہیں....

وہ تو مجھے نہیں پتا لیکن کافی وقت پہلے مام سے سنا تھا کہ جب آہل کی مام کی ڈیٹھ ہوئی اور آپنی اور آہل

اکیلے ہو گئے تب ماما جی سیکنڈ میریج کر لی لیکن ماما جی نے کبھی کوئی مس بیہو نہیں کیا بلکہ وہ تو ان

دونوں کو بہت پیار کرتی ہیں اور آہل بھی.....

مہیر نے اسے تفصیل سے کہا

ہماری تو کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ اصل بات کیا ہے اگر آہل جی کو ڈیڈ کی یہ بات پسند نہیں ہوتی تو وہ مام

سے ناراض ہوتے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ وہ تو ان سے بہت پیار کرتے ہیں اور پھر انہیں کے لیے تو

یہ شادی کی تھی ڈیڈ نے تو وہ کیوں ناراض ہو گئے بھلا اس بات پر

وہ سوچتے ہوئے بولی

نو آئیڈیا.... کیوں نا ہم لوگ آپنی سے پوچھ لیں انہیں تو سب پتہ ہی ہوگا

مہیر نے کندھے اچکا کر کہا

پتہ تو ہوگا لیکن ہم انہیں اس وقت کچھ نہیں پوچھ سکتے جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بعد وہ خود بہت ٹینس ہے ایسے میں ہم ان سے سوال جواب کر کے انہیں مزید پریشان نہیں کر سکتے

یو آر رائٹ بٹ ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا

مہیر نے اسے تسلی دی تو اس نے اثبات میں سر ہلادیا

میں نہیں چاہتا کہ آپ کی شادی اس لڑکے سے ہو

آہل کافی دیر سے خاموش بیٹھا تھا رائمہ کے پاس اس سے بات کرنے آیا تھا لیکن سمجھ نہیں پارہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے آخر کو ہمت کر کے بول پڑا اس کی بات پر رائمہ نے اسے سنجیدگی سے دیکھا

یہ بات صرف ہم جانتے ہیں آہل وجہ صرف اتنی ہے کہ یہ ڈیڈ کا فیصلہ ہے

وہ بنا اس کی جانب دیکھے سنجیدگی سے بولی

کب تک یہ سب چلے گا آہل کب تک اس طرح اپنی نفرت کا اظہار کرتے رہے گے آپ کب تک

ایسے ہر وہ چیز کرینگے جو ڈیڈ نہیں چاہتے

اب کے وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی

ہمیشہ

اہل نے سنجیدگی سے کہا

لیکن کیوں..... آپ یہ ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتے آہل..... آپ کو کیا لگتا ہے آپ ایسا کر کے صرف ڈیڈ کو پریشان کرتے ہیں..... نہیں آہل بلکہ اس کا اثر سب پر پڑتا ہے سپیشلی مام وہ ہر بات کے لیے خود کو ذمہ دار سمجھتی ہیں دیکھا ہے ہم نے انہیں صبح سے روے جا رہی ہیں وہ اور دادی ان کی صحت پر کیا اثر پڑے گا اس سب کا.. سب کی کیا غلطی ہے آہل اس میں کب تک یہ سب ہوتا رہے گا پچھلی باتوں کو بھول کیوں نہیں جاتے آپ

وہ بھگی آوازیں بولی

نہیں بھول سکتا میں.....

وہ اس کی جانب دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

بھول سکتے ہے اگر آپ چاہے تو..... کچھ حاصل نہیں ہوگا آہل..... بس بگڑتا جائے گا سب کچھ

..... پلیز بھول جاؤ وہ سب

وہ پر امید لہجے میں بولی

کیا آپ بھول سکتی ہے... www.urdu novels mania.com

آہل نے اس سے سوال کیا وہ بس اسے دیکھتی رہی پھر نظریں پھیر لیں

نہیں بھول سکتی آپ..... میں جانتا ہوں..... لیکن آپ کا دل بہت بڑا ہے آپ سب کچھ چھپا سکتی

برداشت کر سکتی ہے کسی کو بھی آسانی سے معاف کر سکتی ہے لیکن میں نہیں کر سکتا یہ

رائہ خاموش رہی آہل کچھ دیر رک کر بولا

کیا آپ کو لگتا ہے ڈیڈ کا یہ فیصلہ سہی ہے

غلط بھی تو نہیں ہے آہل

غلط ہے آپنی.... ایسے کیسے وہ آکر کہہ سکتے ہے کہ نکاح طے کر دیا ایک بار آپ سے پوچھا تک نہیں انھوں نے جب کے پہلے بھی ایک بار ان کی وجہ سی اپنی زندگی برباد ہو چکی ہے آپ نے اتنی پراہم فیس کی لیکن انہیں کوئی احساس نہیں ان کی یہی لاپرواہی میری نفرت کی وجہ کی.....

اس نے ایک گہری سانس لی

پھر بھی کسی بھی نفرت کسی بھی غصے سے بڑھ کر میرے لیے آپ ہے اور جو آپ کے لیے سہی ہوگا وہ ہی ہوگا

وہ کچھ دیر رکا پھر اسی جانب دیکھ کر بولا

کیا آپ یہ نکاح کرنا چاہتی ہیں

رائہ نے اسے سنجیدگی سے دیکھا اور پھر نظر پھیر لی وہ اسے کیا جواب دیتی بھلا ویسے وہ لڑکا اچھا ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں جو آپ کا دل چاہتا ہے..... جو آپ نے چاہے گی وہی ہوگا

وہ جانے کے لیے اٹھتے ہوئے بولا رائہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور خود بھی کھڑی ہوئی

ہم ایسا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے آہل جس سے ہمارا ایک بھی اپنا ہرٹ ہو چاہے وہ ڈیڈ ہو یا آپ

وہ اسے اداسی سے دیکھتے ہوئے بولی اہل نے اس کے انوصاف کیے

اور میری انا میری نفرت سب کچھ وہاں آکر ختم ہو جاتی ہے جہاں سے آپ کی خوشیاں شروع ہو

آہل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگایا

نکاح کا دن قریب آگیا تھا آہل بہت کم ہی گھر پر ہوتا تھا اس کا زیادہ تر وقت باہر ہی گزرتا تھا دیر رات کو وہ گھر واپس آیا تو ثریا بیگم اس کا انتظار کر رہی تھی

رائہ سے بات کی میں نے وہ راضی ہے بیٹا اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے اب تم بھی مان جاؤ پلیز

وہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں آہل نے جیسے سنا ہی ناہو

کب تک میری غلطی کی سزا خود کو دیتے رہو گے تم..... کیا میں نہیں جانتی کہ تم اندر سے کتنے ٹوٹ چکے ہو..... کاش کے میرے بس میں ہوتا کہ میں سب کچھ بدل دوں میری وجہ سے جو کچھ.....

وہ روتے ہوئے کہنے لگی تو آہل نے ان کی بات کاٹ دی

مام پلیز... آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا ہے خود کو ہر بات کے لیے بلیم کرنا بند کر دیں

نہیں..... میں جانتی ہوں اس سب کی ذمہ دار میں ہی ہوں میں نے تم سے تمہارا بچپن چھین لیا تمہاری مسکراہٹ تمہارا سکون سب کچھ میری وجہ سے ہی.....

میں ماں کہلانے لائق نہیں ہوں.....

وہ سر نفی ہلاتے ہوئے بولیں

اگر آپ نہیں ہوتی تو آج میں زندہ نہیں ہوتا آپ نے مجھے زندگی دی ہے اور زندگی دینے والی ماں ہی ہوتی ہے

وہ ان کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا
میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی بیٹا..... کم سے کم تم مجھے معاف کر دینا...
وہ روتے روتے بول رہی تھی
اگر آپ نے ایسی باتیں کی نا تو.....

اہل نے بات ادھوری چھوڑی اور ان کے گلے سے لگ گیا
اے لویو مام..... میری لائف کے سب سے برے وقت میں اگر کچھ بات بہت اچھی ہوئی ہے تو وہ یہ
کہ مجھے آپ مل گئی..... اللہ نے مجھ سے بہت کچھ لیا ہے لیکن بدلے میں آپ کو دیا ہے اور آپ
جانتی ہے نا مجھے آپ کے انسو و بلکل پسند نہیں اگر اب آپ روئی تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤنگا
وہ خفگی سے بولا

تم مجھ سے کبھی ناراض مت ہونا میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر پاؤنگی اب.....
انہوں نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا
آہل نے سرنفی میں ہلادیا
www.urdu novels mania.com

ڈارک بلیو لانگ کرتی اور ریڈ چوڑی دار پر ریڈ ہی بڑا سا دوپٹہ سر پر اوڑھے سفید ہتھیلیاں مہندی سے سجی
تھی اور کلانیاں چوڑیوں سے بھری تھی وہ دنیا کی سب سے معصوم دہن لگ رہی تھی بس چہرے پر
ایک اداسی تھی انکھوں میں کچھ امیدیں اور دل میں ڈر

نکاح خواہ نے جب نکاح کے کلمات ادا کر کے اس سے اجازت چاہی تو اس نے بنا کچھ کہے سر اٹھا کر کچھ دوری پر کھڑے آہل کو دیکھا جو دیوار سے ٹیک لگاے نظر جھکاے کھڑا تھا وہ رائے کی نظروں کو محسوس تو کر چکا تھا لیکن اس کی جانب دیکھا نہیں ثریا بیگم نے رائے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو وہ انہیں دیکھنے لگی اس کا بھائی اس سے ناراض تھا تو وہ کیسے اس نئی زندگی میں خوش رہ پاتی ثریا بیگم اس کی نظروں کا مضمون تو سمجھ رہی تھیں لیکن اسے کچھ بھی کہنے سے قاصر تھیں تب رائے نے اپنے ہاتھ پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا وہ آہل ہی تھا آہل نے اسے انکھوں ہی انکھوں میں حوصلہ دیا تو اس کی انکھ سے آنسو اور لبوں پر مسکراہٹ ایک ساتھ آئی اور تب اس نے کہا

قبول ہے.....

نکاح میں بس چند ہی لوگ شریک ہوئے تھے شیخ صاحب اور رضیہ بیگم دونوں ہی اس رشتے سے خوش تھے بلکہ انہیں اپنے بیٹے کی پسند پر فخر محسوس ہو رہا تھا رضیہ بیگم اس رشتے کا سن کر کچھ پریشان ضرور ہوئی تھی لیکن دانش نے ان کی ساری پریشانی آسانی سے دور کر دی تھی ماہی دونوں کو دیکھ کر بس ان کی خوشیوں کی دعا کر رہی تھی اس کی خوشی تو دو گنی تھی ایک طرف بھائی اور دوسری طرف رائے.....

نکاح کے بعد دانش کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی اس نے تو جیسے چاند کو چھو لیا تھا ایک مستقل مسکراہٹ اس کے چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی نکاح کے بعد بڑی شدت سے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ جانے سے پہلے ایک دفعہ رائے سے ملاقات کرے اور اس نے اس بات کے لیے ماہی سے کہا تھا

سب مہمان جا چکے تھے اور رائہ روم میں اکیلی تھی وہ اپنی کلائی سے چوڑیاں نکال رہی تھی جب دانش بنادستک دیے سیدھے اندر داخل ہوا رائہ کو محسوس نہیں ہوا دانش دونوں ہاتھ باندھے دیوار سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگا رائہ نے ساری چوڑیاں نکال کر ایک طرف رکھ دی اور اٹھ کر چیونگ روم کی طرف جانے لگی تب دانش کو اچانک سے سامنے دیکھ کر وہ بری طرح گھبرا گئی اس کے منہ سے چیخ نکلتی اس کے پہلے دانش نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

ایسا مت کریں ورنہ اپنے ہی نکاح والے دن میری پٹائی ہو جائے گی کیا آپ کو اچھا لگے گا اپنے نئے شوہر کو پٹوا کر

وہ اس کی خوفزدہ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا پھر اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا رائہ نے ایک گہری سانس لی

آپ یہاں..... کب آئے..... اور کسی نے دیکھ لیا تو..... پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں وہ گھبرائی ہوئی سی بولی

چلا جاؤں گا پہلے اچھی طرح سے دیکھنے تو دیجیے میری بیوی بننے کے بعد کیسی لگتی ہے آپ..... وہ انکھوٹے سے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا رائہ کی نظریں شرم سے جھک گئی

ایسا لگتا ہے جیسے میرا خواب چاند کی صورت میں میرے سامنے کھڑا ہے

دانش نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ان پر اپنے ہونٹ رکھ دیا

رائہ نے بجلی کی تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے کسی نے دیکھ لیا تو ہمیں بہت خراب لگے گا

وہ پریشانی سے بولی

ٹھیک ہے لیکن جانے سے پہلے ایک بار آپ کو گلے تو لگا سکتا ہوں نا میں..... اتنی تو اجازت ہے نا مجھے

رائہ اس کے انداز پر کچھ کہہ نہیں پائی بس اسے دیکھنے لگی دانش نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا
رائہ نے انکھیں بند کر کے اس کی دھڑکن کو محسوس کیا
آپ خوش تو ہیں نا

اس نے دھیرے سے پوچھا رائہ نے کوئی جواب نہیں دیا
دانش نے اسے خود سے الگ کیا تو وہ سر جھکاے اپنے انسو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی دانش
نے اس کے انصواف کرتے ہوئے چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا
میں آج بہت خوش ہوں کیا آپ چاہتی ہے آپ کو روتے دیکھ کر میرا دل بھی اداس ہو جاے
رائہ نے بنا اس کی جانب دیکھے سر نفی میں ہلا دیا
آپ کو مجھ پہ بھروسہ ہے نا

رائہ نے اس کی جانب دیکھ کر سر اثبات میں ہلا دیا

تو پھر بس.... اب آپ کو رونا نہیں ہے کبھی بھی.. اب آپ کی زندگی میں بس خوشیوں کی جگہ باقی ہے
اور اگر میں کبھی کوئی غلطی کر کے آپ کو تکلیف پہنچاؤں تو میں آج خود آپ کو اجازت دے رہا ہوں کہ
آپ میری اچھی طرح سے خبر لیجیے گا

اس کی بات پر رائہ روتے روتے ہنس پڑی

دانش کو اس وقت وہ بہت پیاری لگی اس نے اس کا چہرہ اپنے اور قریب کیا وہ اسے گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی دانش نے اس کے ماتھے پر پیار کیا.....
کوئی اجاے گا.....

وہ اس کے دونوں ہاتھ ہٹا کر بولی اور کچھ پیچھے ہوئی
بس اب کچھ دن اور اس کے بعد چاہے کوئی اے کوئی جاے یا آپ خود کتنے ہی بہانے بناے.....
وہ اہ بھرتے ہوئے بولا رائے مسکراتے ہوئے نظر جھکا گئی
چلیں اس سے پہلے کہ آپ شرم سے گلاب بن جاے اور میں بے قابو ہو جاؤ مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے

وہ اسے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا
میری بیوی کا خیال رکھیے گا جب تک وہ میرے پاس نہیں اجاتی....
جائیے....
وہ التجائی نظروں سے بولی دانش اس کی گھبراہٹ پر ہلکا سا ہنسا اور بنا مڑے پیچھے چلتا ہوا دروازے تک پہنچا اور پھر باہر نکل گیا

ماہی آہل کو ڈھونڈتے ہوئے روم میں آئی لیکن وہ وہاں نہیں تھا وہ پول کی طرف اتنی تو وہ صوفے پر بیٹھا تھا سمر دیوار سے ٹکائے انکھیں بند کیے

آہل جی آپ اپنا فون باہر ہی بھول گئے تھے کب سے کسی کی کال آرہی ہے اور سب.....
وہ کہتے کہتے رک گئی کیونکہ اسے آہل کچھ پریشان سا لگا آہل نے سیدھا ہو کر اس کے ہاتھ سے فون لیا
کیا ہوا آہل جی آپ ٹھیک تو ہے نا.....

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی اس نے کچھ رمی ایکٹ نہیں کیا ماہی اس کے پاس بیٹھ گئی اور اس کا
جائزہ لینے لگی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کچھ کسے یا نہیں
آہل جی..... کیا ہوا ہے آپ کو..... کیوں پریشان ہے آپ.....
اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا
ماہی پلیز لیو می الون.....

وہ نرمی سے بولا

آپ ہمیشہ ایسے وقت میں یہ بات کہتے ہیں جب ہم بالکل بھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتے اگر آپ
ہمیں وجہ نہیں بتانا چاہتے تو مت بتائیے لیکن ہم آپ کو ایسے ادا نہیں دیکھ سکتے آہل جی
آہل نے اسے سنجیدگی سے دیکھا

اگر آپ اپنی کو لیکر پریشان ہے تو ہم آپ سے بس اتنا کہنا چاہے گے کہ ہم اپنے بھائی کو بہت اچھی
طرح جانتے ہیں اور وہ آپ کو بہت خوش رکھے گے۔

آہل نے کچھ نہیں کہا ماہی بس اسے سنجیدگی سے دیکھتی رہی کتنی ہی دیر تک وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی
جاننا چاہتی تھی لیکن کہہ نہیں پا رہی تھی بس اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی آہل ایسے تھا جیسے وہاں
موجود ہی نا ہو

جب میں دس سال کا تھا تب میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو مرتے دیکھا
 بہت دیر کی خاموشی کے بعد وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولا ماہی کی سنجیدگی حیرت میں بدل گئی اہل نے
 اپنے پاس سے ایک تصویر نکال کر ماہی کی طرف بڑھائی ماہی نے غور سے اس تصویر کو دیکھا ہوہو رانہ
 جیسی شکل و صورت کی مالک وہ اس کی ماں تھی

کیا آسان ہے یہ بات بھول پانا جب کہ مجھے ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ بس ابھی کی بات ہے
 اب بھی میرے ہاتھ خون سے رنگے ہیں..... میری ماما میرے سامنے پڑی ہے اور اپنی ٹوٹی ہوئی
 سانسوں کے ساتھ مجھے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن میں سمجھ نہیں پا رہا...
 وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا پھر ماہی کی جانب دیکھا ماہی اسے اس طرح دیکھ کر اپنے انوروک
 نہیں پائی

وہ بچ سکتی تھیں ماہی..... اگر میں کچھ کر پاتا تو میری ماما کی جان بچ سکتی تھی..... لیکن میں کچھ نہیں
 کر پایا بس دیکھتا رہا انھیں مرتے ہوئے....
 اس نے بھیگے لہجے میں کہا ماہی فوراً اس کے گلے لگی اہل نے اس کے گرد ہاتھ باندھتے ہوئے اسے سختی
 سے بھیجنے لیا اور انھیں بند کر لی اسے بہت ضرورت تھی کسی کے ساتھ کی کیونکہ کبھی کسی کا ساتھ
 طوفان میں مل گئی پناہ کی طرح ہوتا ہے

*****/*****

پلیز: ایسا مت کیجیے..... ہم جس حال میں ہے خوش ہے..... جو بھی ہے ہمارے پاس بہت ہے ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے.....

حارث صاحب باہر نکلنے لگے تو رابعہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر روکا انھوں نے زور سے اس کا بازو جھٹک دیا

تمہارے لیے شاید یہ بہت ہو مگر میرے لیے نہیں ہے.....

اتنا اچھا موقع ملا ہے..... ہماری زندگی سنور جائیگی سارے خواب ایک ہی جھٹکے میں حقیقت بن جائیگی اور تم چاہتی ہو کہ میں اس موقع کو ہاتھ سے جانے دوں اور ساری زندگی اس چھوٹے سے مکان میں گزار دوں..... ہاتھ لگی لوٹری کو اپنے ہاتھوں سے جانے دوں..... بیوقوف عورت اتنا تو سوچو کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے ہمارے بچوں کا فیوچر کتنا شاندار ہو جائیگا دولت شہرت عزت سب کچھ مل جائیگا ہمیں

وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بولے

مجھے کچھ نہیں چاہیے..... رشتوں کی قربانی دیکر کوئی عیش و آرام نہیں چاہیے مجھے..... یہ مکان نہیں گھر ہے جو میرے لیے کسی بھی بنگلے سے بڑھ کر ہے..... اب تک بھی تو ہم اچھی زندگی جی رہے ہیں..... خوش ہے..... بچوں کے پاس باپ ہے..... جو بھی ہے زیادہ نہیں لیکن کم بھی تو نہیں ہے..... بس اتنا ہی کافی ہے حارث..... اور جو ہماری قسمت میں ہوگا وہ ہمیں ملے گا جو نہیں ہوگا وہ نہیں ملے گا لیکن میں آپ کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی

.....مجھے آپ کے بدلے میں دنیا کی کوئی دولت نہیں چاہیے..... میں کسی بھی حال میں گزارہ کر لوں گی آپ کے ساتھ لیکن آپ کو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی رونے سے انکھیں ناک اور چہرہ گلابی ہو چکا تھا آج وہ بے حد کمزور لگ رہی تھی کیونکہ نا جانے وہ کتنی راتوں سے مسلسل رو رہی تھی

اپنی فضول کی باتیں بند کرو میں تمہیں چھوڑ نہیں رہا ہوں بس دوسری شادی کر رہا ہوں تمہارے لیے شاید ہوگا لیکن میرے لیے یہ سب کافی نہیں ہے مجھے وہ زندگی چاہیے جس کے لیے میں نے ہمیشہ اتنی محنت کی ہے جس کے خواب دیکھتا آیا ہوں ہمیشہ

انہوں نے رک کر ایک گہری سانس لی

تم وہ کیوں نہیں دیکھ رہی ہو جو میں دیکھ رہا ہوں.. کچھ نہیں بدلے گا میں تم سے ملنے آتا رہوں گا اور پھر اسے منکر ہمیشہ کے لیے تم سب کو اپنے پاس بلوا لوں گا اتنا تو سوچو ہماری زندگی کہاں سے کہاں پہنچ جائیگی ہمیں وہ سب کچھ مل جائیگا جو کسی کو بھی آسانی سے نہیں ملتا عورت تو اپنے شوہر اور بچوں کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دے دیتی ہے کیا تم اتنا نہیں کر سکتی

اب کے انکا لہجہ زرا نرم تھا

نہیں..... میرے پاس کچھ نہیں ہے سوائے آپ کے حارث اور آپ کو کھو نہیں سکتی

میں..... میں نہیں دے سکتی یہ قربانی مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے حارث...

وہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گئی

تم کیا چاہتی ہو کیا نہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ حق مجھے خدا نے دیا ہے تم مجھے روک نہیں سکتی
ہٹ جاؤ میرے راستے سے

وہ سائڈ سے نکل کر باہر چلے گئے اور وہ روتی آنکھوں سے انھیں جاتے دیکھتی رہی

وہ لوگ بہت امیر ناسی لیکن بہت غریب بھی نہیں تھے لیکن حارث صاحب کا ہمیشہ سے خواب تھا کہ وہ ایک دن بہت بلند مقام پر پہنچ سکے اسی خواب کو پورا کرنے وہ گاؤں سے نکل کر شہر آئے تھے جہاں انھیں اچھی سی نوکری مل گئی تھی اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ یہیں ایک کرایے کے مکان میں رہنے لگے تھے ہر مہینے گاؤں میں اپنے والدین کا خرچہ بھی پورا کرتے رہے وقت گزرتا گیا اور ان کا خواب جنون بنتا گیا انھوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی نامحنت کرنے میں ناقصمت آزمانے میں اور رابعہ نے ہر حال میں ان کا ساتھ دیا وہ دن رات کام میں مصروف رہتے تھے تب اس نے اکیلے ہی بچوں کو ان کے حصے کا بھی پیار دیر نا کبھی کوئی شکایت نا کوئی ناراضگی لیکن اب کے وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی

حارث صاحب جس کمپنی میں کام کرتے تھے اس کے مالک کی اکوتی بیٹی کا رشتہ انھوں نے حارث کے سامنے رکھا تھا کسی وجہ سے اس لڑکی کی پہلی منگنی ٹوٹ چکی تھی شکل و صورت میں بے حد خوبصورت ناسی لیکن ٹھیک ٹھاک سی تھی حارث صاحب کی محنت اور قابلیت دیکھ کر انھوں نے یہ فیصلہ کیا تھا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ شادی شدہ ہے اور دو بچے بھی ہے اسی لیے انھوں نے ایک شرط رکھی تھی کہ انہیں شادی کے بعد سسرال میں رہنا ہوگا ان کی دولت اور رتبہ کو دیکھتے ہوئے حارث کو یہ آفر بہت پسند آئی اور انھوں نے بنا دیر لگاے ہاں کہہ دی لیکن جب یہ بات رابعہ کو بتائی تو وہ

صدے میں آگئی انھیں اپنے شوہر کے بدلے میں کوئی دولت قبول نہیں تھی اس لیے انہوں نے صاف انکار کر دیا لیکن حارث صاحب کہاں ان کی ماننے والے تھے ان کے انکار کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی ضد پر اڑے رہے ان کے سر پر تو دولت اور شہرت کا خمار چڑھا ہوا تھا اس لیے انہیں نا رابعہ کے آنسو نظر آئے نا اپنے بچوں کا معصومیت ان کا یہی خیال یہی تھا کہ وہ شادی کے بعد اپنی بیوی کو اعتماد میں لیکر ان سب کو اپنے پاس بلوالینگے لیکن رابعہ کے لیے ناممکن تھا کہ وہ خود کو راضی کر سکے۔ صرف شادی تک کی بات ہوتی تو شاید وہ دل پر پتھر رکھ کر مان بھی جاتی لیکن یہاں تو حارث کے ہمیشہ کے لیے چلے جانے کی بات تھی وہ جانتی تھی اس کے بعد اس کی واپسی کی امید نا کے برابر ہے حارث صاحب کے جانے کے بعد وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب دروازے پر اہل کو دیکھ اس نے اپنے آنسو پونچھ کر چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ لانے کی ناکام سی کوشش کی آہل نے اس دن نا صرف اپنی ماں کو روتے دیکھا بلکہ ان کے درمیان ہوئی تلخ گفتگو بھی سنی تھی اور وہ وہیں کھڑا ہاکتی ہی دیر تک اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور دے کر کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور اپنی ماں کو روتے دیکھ رہا تھا

www.urdu novels mania.com

آہل وہاں کیوں کھڑے ہو بیٹا یہاں آؤ میرے پاس
 انھوں نے پیار سے کہا تو وہ دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا
 آپ کو بھوک لگی ہے..... کھانا کھاو گے
 انھوں نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا تو اس نے انکار میں سر ہلادیا۔
 اچھا..... بہت تھک گئے ہو آج شاید

وہ اس کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھ کر اس کے بالوں کو ہاتھ سے سنوارتے ہوئے بولی
اہل.....

رائہ چینختی ہوئی وہاں آئی تو آہل فوراً رابعہ کے گلے لگ گیا
ماما دیکھیے نا آہل نے کیا کیا..... ہماری بک خراب کر دی آج ہی اپنا اسائنمنٹ کمپلیٹ کیا تھا اور کل
سمٹ کرنا ہے لیکن

رائہ نے اپنی نوٹ بک کے پرزے دکھاتے ہوئے رونی صورت بنا کر کہا
آہل ایسا کیوں کیا بیٹا..... اچھے بچے آپنی کو تنگ نہیں کرتے نا
رابعہ نے آہل کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا اس نے کوئی جواب نہیں دیا
کل سے ہم محنت کر رہے ہیں اور سب ضائع ہو گئی اب ہمیں ٹیچر سے ڈانٹ سننی پڑے گی
وہ آہل کو غصے سے دیکھتی ہوئی بولی
آہل ایسا نہیں کرتے گندی بات بیٹا چلو کان پکڑو اور آپنی کو سوری بولو
www.urdu novels mania.com
سوری.....

وہ دھیرے سے بولا

ماما..... جائیں ہمیں آپ سے بات نہیں کرنی..... آپ نے اسے ڈانٹا تک نہیں..... آپ
صرف اہل کی ماما ہے ہماری نہیں جب دیکھو اس کی سائڈ لیتی ہے ہماری تو کوئی بات نہیں مانتی آپ
..... آپ صرف اس سے پیار کرتی ہے ہم سے نہیں
وہ خفگی سے بولی رابعہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا

ادھر آؤ..... ایسا نہیں کہتے بیٹا..... میں آپ دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں آپ دونوں میرے لیے برابر ہے بس آہل ابھی چھوٹا ہے ناس لیے اسے ڈانٹنے کی بجائے پیار سے سمجھانا پڑتا ہے اور میری بیٹی بہت سمجھدار ہے وہ جانتی ہے یہ بات ہے نا..... کبھی ایسا مت سوچنا کہ ماما تم سے کم پیار کرتی ہے پہلی اولاد کے لیے ماں کے دل میں سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اور میں آپ دونوں سے ہی بے انتہا محبت کرتی ہوں میری محبت پر کبھی شک مت کرنا وہ کہتے کہتے رو پڑی

ماما آپ رو کیوں رہی ہیں ہم جانتے ہیں.... ہم نے تو بس یونہی کہہ دیا تھا سوری ماما ہم نے آپ کو ہرٹ کیا

رائہ اسے روتے دیکھ گھبرا گئی
نہیں بیٹا سوری نہیں کہتے

رابعہ نے اسے گلے سے لگایا

آہل... آپ مجھ سے پرامس کرو بیٹا آئندہ آپنی کو پریشان نہیں کرو گے جو کسی کو پریشان کرتے ہیں وہ گندے بچے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں پنش کرتے ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

تو وہ ڈیڈ کو پنش کیوں نہیں کرتے

وہ انکھیں بڑی کر کے سنجیدگی سے بولا رابعہ تعجب سے اسے دیکھنے لگی

ڈیڈ آپ کو پریشان کرتے ہیں نا آپ کو رلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کب پنش کریں گے

نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے..... ایسا نہیں کہتے

وہ اسے قریب کر کے بولی اور اس کے بالوں پر لب رکھ دیے

ماما آپ اس لیے پریشان ہے نا کیونکہ پاپا آپ سے روز روز جھگڑا کرتے ہیں کیوں ایسا کرتے ہیں وہ

پہلے تو ایسا نہیں کرتے تھے.....

کبھی کبھی کسی بات کی کوئی وجہ نہیں ہوتی بیٹا بس ہم سے زیادہ بہتر مل جاتا ہے تو ہماری ضرورت ختم ہو

جاتی ہے لیکن ہم ہی عادی ہو جاتے ہیں تب ہی تو کسی کے بدل جانے پر تکلیف ہوتی ہے

وہ جیسے خود سے بولی رائہ اس کی بات سمجھ نہیں پائی لیکن یہ تو محسوس کر گئی وہ کتنی دکھی ہے

آپ پریشان مت ہوئیں ماما ہم نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ پاپا کو جلدی سمجھا دیں کہ وہ آپ سے

جھگڑانا کریں

رائہ نے اس کے مایوس چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے کو

دیکھتی رہی

www.urdu novels mania.com

اچھا چلو اب تم دونوں جلدی سے ہاتھ دھو کر اجاؤ کھانا کھا لو..... آہل کو بھوک لگی ہوگی وہ ایسے ہی

سو جاے گا..... چلو بیٹا

وہ اٹھ کر آہل کو دیکھتے ہوئے بولی اسے اچانک سے چکر سا محسوس ہوا تو اس نے دیوار کو تھام لیا

ماما کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہے نا.....

رائہ اسے تھامتے ہوئے بولی

میں بلکل ٹھیک ہوں بیٹا.....

نہیں ماما آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ آرام کیجیے ہم آہل کو کھانا کھلا دیں گے اور آپ کے لیے بھی۔ یہیں لے آئیے

تم جانتی ہو نا بیٹا وہ میرے بنا نہیں کھانگا

ہم اسے منالینگے ماما آپ آرام کریں

وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی رابعہ کو اس پر بہت پیار آیا

میری بیٹی اتنی بڑی ہو گئی مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا

وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولیں رابعہ نے آہل کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے باہر آ گئی اور رابعہ ایک بار

پھر آنے والے کل کا سوچ سوچ کر آنسو بہاتی رہی

/*****

نہیں میں آپ کو نہیں جانے دوں گی کچھ بھی ہو جائے

www.urdu novels mania.com

ب

حادث اپنا سامان لیے باہر نکلنے لگے تو رابعہ دروازے کی چوکھٹ میں کھڑی ہو گئی

میرے راستے سے ہٹ جاؤ رابعہ

وہ سختی سے بولے

آپ اپنے بچوں کو چھوڑ کر جا رہے ہیں مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں..... کیا ہوگا ہمارا آپ کے بغیر
 پلیز رک جائیے مت کیجیے ایسا..... نکاح کر کے اسے یہیں لے آئے ہم ساتھ رہینگے
 لیکن میں آپ کو نہیں جانے دوں گی
 وہ بے بسی سے روتے ہوئے بولی

یہ نہیں ہو سکتا

وہ نظریں پھیرتے ہوئے بولے وہ جانتے تھے ان کا مالک اپنی شرط سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا
 کیوں نہیں ہو سکتا....

اس وقت میں تمہاری کسی بھی فضول بات کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہوں جانے دو مجھے
 وہ لا پرواہی سے کہہ کر باہر جانے لگے لیکن رابعہ نے فوراً باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا اور باہر سے کنڈی
 لگادی

یہ کیا پاگلپن ہے رابعہ دروازہ کھولو

وہ دروازہ زور سے پیٹتے ہوئے بولے

نہیں میں نہیں کھولوں گی..... میں آپ کو جانے نہیں دوں گی

وہ روتے روتے بولی

یہ قوت مت بنو دروازہ کھولو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

رابعہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خود نہیں جانتی تھی وہ کیا کر رہی ہے بس وہ مجبور تھی بہت مجبور

..... حارث نے اسے بار بار آواز دی لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا تو حارث نے پچھلی طرف کی

کھڑکی سے کود کر باہر نکلے رابعہ نے جب انھیں کافی دیر خاموش پایا تو دروازہ کھول کر دیکھا لیکن روم کھالی تھی وہ سمجھ گئی کہ وہ کھڑکی سے نکل کر جا چکے ہیں وہ روتے ہوئے فوراً باہر کی جانب بھاگی لیکن دوسری سیڑھی پر ہی اس کا پیر بری طرح پھسل گیا اور وہ ایک کے بعد ایک سیڑھی سے گرتی ہوئی سیدھے زمین پر اگی جہاں آہل کھڑا تھا آہل اچانک سے اسے اس طرح دیکھ کر بری طرح گھبرا گیا

.....ماما.....

اس کا سر لوہان ہو گیا تھا آہل نیچے پیٹھ کر اس کا سر اپنے گود میں رکھے اسے اوازیں دینے لگا وہ سمجھ نہیں پایا کہ کیا کریں کیا کر لیں بس زور زور سے اسے اوازیں دیتا رہا اور روتا رہا۔

رائہ نے جب اس کی اوازیں سنی تو اپنی سہیلی کو رکنے کا کہہ کر اندر آئی اور اندر کا منظر دیکھ کر زور سے چیختی ہوئی بھاگی

.....ماما..... یہ آپ کو کیا ہو گیا.....ماما.....

وہ اسے دیکھ کر روتے ہوئے بولی رابعہ کچھ کہنے لگی لیکن کہہ نہیں پا رہی تھی رائہ نے جب باہر گاڑی سٹارٹ ہونے کی اواز سنی تو دوڑ کر باہر آئی حارث گاڑی سٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہے تھے

پاپا..... جلدیں چلیے پاپا..... ماما اوپر سے گر گئی ہیں.....

وہ گھبرا ئی آوازیں بولی

تمہاری ماما کو خود گرنے کا شوق ہے گرنے دوا سے

انھوں نے بے نیازی سے کہا

نہیں پاپا..... ماما کو بہت چوٹ لگی ہے بہت خون بہہ رہا ہے انہیں ہسپتال لے کر چلیے پاپا جلدی.....

سب جانتا ہوں میں یہ نیا نائک ہے مجھے روکنے کا لیکن میں پھنسنے والا نہیں چاہے جو کر لیں وہ مجھے روکنے کے لیے..

انہیں یہ سب جھوٹ لگا

نہیں پاپا ماما کوئی نائک نہیں کر رہی وہ سچ میں سیڑھیوں سے گر گئی ہے انہیں چوٹ لگی ہے پلیز پاپا جلدی چلیے نا

مر جانے دوا سے.....

وہ غصے سے کہہ کر گاڑی لئے اگے بڑھ گئے اور وہ پاپا پاپا کرتی رہ گئی پھر دوڑ کر اندرائی اس کی سہیلی جو اب تک وہیں تھی اس کے پیچھے پیچھے اندر آئی رابعہ کے سر پر پیچھے چوٹ لگی تھی جو بہت گہری تھی اور لگا تار خون بہہ رہا تھا وہ اپنی ٹوٹی سانسوں کے ساتھ پانی پانی کہہ رہی تھی آہل نے اس کا سر نیچے رکھا اور دوڑ کر کچن میں آیا فرج سے پانی کی بوتل لے آیا اور رابعہ کو پانی پلانے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ سمجھائی نہیں دیا تب ہی رائے اندر آئی اور اپنی ماں کو پانی پلایا آہل رو رو کر سرخ ہو چکا تھا اس کے ہاتھوں اور کپڑوں پر جلکی جگہ خون لگا ہوا تھا

ماما.... آپ کو کچھ نہیں ہو گا ماما.....

رائے روتے روتے بولی اس کی سہیلی باہر نکل کر فوراً اپنے گھر کی جانب بھاگی

... رائے.....

رابعہ نے بمشکل بولنے کی کوشش کی

ہاں ماما.... آپ کو کچھ نہیں ہو گا ماما میں ابھی ڈاکٹر کو فون کرتی ہوں

وہ دوبارہ اٹھنے لگی رابعہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

ن... نہیں..... بس میرے پاس..... رہو... میری..... ب... ب... بات سنو.....

وہ بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھلی رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

ہاں ماما میں آپ کے پاس ہوں.....

رائہ کی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے کیا نا کریں کس سے کہے وہ بس بے بسی سے روئے جا رہی تھی

تم آہل کا... اور اپنا..... خیال رکھنا..... اور.....

نہیں ماما... آپ کو کچھ نہیں ہوگا

رائہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی

آہل.... آپنی کو کبھی..... ت... تنگ مت کرنا بیٹا..... ہمیشہ آپنی کی..... بات ماننا.....

وہ آہل کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر بولی آہل کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھی

نہیں ماما..... آپ ہمارا خیال رکھے گی آپ... آپ کو کچھ نہیں ہوگا... آپ ٹھیک ہو جائے گی.....

وہ روتے روتے کہنے لگی اور آہل کو خود سے لگایا

رائہ کی سہیلی اپنے امی ابو کو ساتھ لیے اتی انھوں نے اسے سہارا دے کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور

ہاسپٹل لے آئے لیکن ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے ہی اس کی سانسیں ختم ہو چکی تھی.....

جب تک اسے ہاسپٹل پہنچا گیا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی ان کی ماں انھیں چھوڑ کر بہت دور جا چکی

تھی اور باپ اس سب سے بے خبر اپنی الگ دنیا بسانے کے خواب میں مگن تھا رابعہ کو ہسپتال

پچانے والے ان کے پڑوسی نے حارث کو کال کر کے جب یہ خبر دی تو وہ سن رہ گئے انھیں زرا بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا چاہے جو بھی ہو وہ اپنی بیوی کی جان تو نہیں لینا چاہتے تھے انھیں پچھتاوا ہو رہا تھا کہ انھوں نے کیوں رائے کی بات نہیں مانی کیوں رابعہ کو نہیں دیکھا لیکن ان کے پچھتانے سے ناوہ واپس آسکتی تھی نا حارث کا گناہ معاف ہو سکتا تھا زہن سوچ سوچ کر ماؤف ہونے لگا تو گاڑی کا توازن بگڑ گیا اور گاڑی بری طرح ایک ٹیکسی سے جا کر ٹکرائی جس سے ٹیکسی بری طرح متاثر ہوئی حارث کو بھی کافی چوٹیں آئی لیکن جان بچ گئی جب انہیں ہاسپٹل میں ہوش آیا تو پتہ چلا کہ اس ایکسیڈنٹ میں ان کے ہاتھوں دو لوگوں کی جان گئی ہے جس کے الزام میں پولس نے انہیں گرفتار کر لیا دو دن وہ جیل میں رہے لیکن ثریا کے والد نے اپنے دولت اور رتبے کے چلتے انہیں آسانی سے باہر نکلوا لیا دوسری جانب سے کافی کوششیں کی گئی انھیں سزا دلوانے کی لیکن دولت کے آگے سچ کب جیتا ہے رابعہ کے مرنے کے بعد آہل اور رائے دونوں اپنی دادی کے پاس گاؤں چلے گئے چند دن گزرنے پر حارث اور ثریا کی شادی ہو گئی شادی کے بعد ثریا کی خواہش پر وہ اسے لیے گاؤں آ گئے ثریا نے جب سے رابعہ کی موت کے بارے میں سنا تھا وہ بہت پریشان ہوئی تھی اسے بار بار یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی وجہ وہ خود ہے اسی کی وجہ سے ہنستی کھیلتی زندگیاں بکھر گئی اور وہ بچوں کی خاطر ہی وہاں آئی تھی لیکن بچوں کو اس سے اس قدر نفرت تھی کہ وہ اس کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن وہ پوری کوشش کرتی تھی ان کا دل جیتنے کی رابعہ کی موت کے بعد سے آہل تو بالکل خاموش ہی ہو گیا تھا نا ٹھیک سے کھانا نا سونا رائے ہی تھی جو اسے سنبھالنے کی خاطر مضبوط بنی ہوئی تھی دادی نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ان کا دکھ کم کرنے میں لیکن اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو دم توڑتے دیکھنے

کے بعد اتنا آسان نہیں تھا کہ وہ سب بھول سکتے حارث نے بچوں کو سنبھالنا تو دوران سے ایک بار بات کر کے حال تک جاننے کی کوشش نہیں کی تھی آہل جب جب ثریا کو دیکھتا تھا اسے اس سے نفرت ہوتی تھی اور حارث کے تو سامنے بھی وہ نہیں آنا چاہتا تھا

آپ میری ماما نہیں ہے....

روز کی طرح آج بھی وہ ان دونوں کے لیے کھانا لے کر روم میں آئی تھی اور انہیں منانے کی کوشش کر رہی تھی

ٹھیک ہے میں آپ کی ماما ناسی لیکن انٹی تو ہوں نا
آپ ہماری کوئی نہیں ہے..... ہماری ماما بھی نہیں اور انٹی بھی نہیں..

ہمیں آپ کے ہاتھ سے کھانا نہیں کھانا
وہ کہہ کر فوراً باہر چلا گیا

رائہ بیٹا آپ تو کم سے کم.....

ہمیں آپ سے کچھ نہیں چاہیے... آلریڑی بہت کچھ دے چکی ہے آپ ہمیں..... کیوں پیچھے پڑی ہے
آپ ہمارے..... ہمارے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتی آپ ہمیں..... ہمیں آپ کی
ہمدردی نہیں چاہیے چاہے جو بھی کر لیجیے ہماری ماما کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی آپ
رائہ نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کی کاٹ دی

میں تمہاری ماما کی جگہ لینا بھی نہیں چاہتی بیٹا میں جانتی ہوں تم دونوں کی ناراضگی غلط نہیں ہے میری
وجہ سے تمہاری ماں کو اتنا سہنا پڑا اتنا دکھ اٹھانا پڑا لیکن میں سچ کہہ رہی ہوں بیٹا میں نہیں جانتی تھی کہ ایسا

کچھ ہو جائے گا میں بھی ان ہی بیٹیوں میں سے ہوں جو اپنے ماں باپ کے فیصلے کے آگے اپنا سر جھکا دیتی ہے میری غلطی بس اتنی ہے کہ میں نے ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ میری زندگی بنتے بنتے کس کس کی زندگی متاثر ہو رہی ہے کاش کے ایک بار مجھے یہ بات پتہ چل جاتی کہ تمہاری امی اس رشتے سے راضی نہیں ہے میں خود اذکار کر دیتی غلطی تو مجھ سے ہوئی ہے اور سزا بھی مل چکی ہے مجھے ساری زندگی میں خود کو معاف نہیں کر پاؤنگی میری خوشیوں کی دو معصوموں نے جو قیمت چکانی ہے اسے کبھی ادا نہیں کر سکوں گی بس مجھے معاف کر دینا تم دونوں اور ہو سکے تو مجھے اپنی ماں کی ناسی بس میری جگہ دے دینا

انہیں نے اپنے دل کی ہر بات پوری سچائی سے بتائی رائمہ انہیں پر سوچ نظروں سے دیکھنے لگی واقعی ان کی کوئی غلطی نہیں تھی اتنا سب ہونے کے باوجود کم سے کم انہیں پچھتاوا تو تھا وہ کوشش تو کر رہی تو بچوں کا غم دور کرنے کی جب کہ ان کے اپنے باپ نے انہیں دو لفظ تسلی کے تو دور ایک نظر ہمدردی سے دیکھنے تک کی زحمت نہیں کی تھی

اور خود کو سنبھالو بیٹا اپنے لیے ناسی اپنے بھائی کے لیے اس کے زہن پر بہت برا اثر ہو رہا ہے.....
باتوں کو جتنا یاد کرتے رہو گے اتنی ہی تکلیف ہوتی رہے گی بھول نہیں سکتے لیکن کوشش تو کر سکتے ہو نا

رائمہ نے رخ دوسری طرف کر لیا

میں چلتی ہوں تم کھانا کھا لینا.....

وہ ہار مان کر کھانے کی پلیٹ وہیں رکھ کر چلی گئی

حادث صاحب نے واپس شہر جانے کے لیے زور دینا شروع کر دیا تھا لیکن ثریا بیگم راضی نہیں ہوئی وہ یہاں بچوں کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ کسی بھی طرح بچے ان کے ساتھ جانے کے لیے نہیں مانے گے اس لیے انہوں نے صاف انکار کر دیا تو حادث کو اکیلے ہی جانا پڑا کیا کر لگی آپ یہاں رہ کر بچے آپ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے... اس لیے کہ رہا ہوں میرے ساتھ واپس چلیے کچھ نہیں ہے یہاں.....

حادث نے کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا سب کچھ ہے یہاں..... سب سے بڑھ کر میرے گناہوں کی تلافی ہے یہاں... اگر اتنا سب ہونے کے باوجود میں ان بچوں کو اکیلے چھوڑ کر چلی گئی تو لعنت ہے مجھ پر پہلے ہی میری وجہ سے ان کی زندگی ویران ہوئی ہے اب انہیں ان حالات میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی میں جب انہیں کسی کی ضرورت ہے

www.urdu novels mania

www.urdu novels mania.com

وہ پر سوچ لہجے میں بولی کیسی عجیب باتیں کر رہی ہے آپ آپ کا کونسا گناہ آپ نے کیا کیا ہے وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے

وہی گناہ جو آپ لوگوں نے مجھ سے کروایا ہے.. جو چاہا تو آپ لوگوں نے لیکن وجہ میں بن گئی میں نے انجانے میں کسی کو خون کے آنسو رلائے..... کسی کی جان لے لی..... بچوں سے ان کی ماں چھین

لی..... کسی کی زندگی اجاڑ کر اپنی زندگی بسانا نہیں چاہتے تھی میں لیکن مجھ سے یہ گناہ ہو گیا اب بس اس کی تلافی کرنا چاہتی ہوں بکھر نے کی وجہ میں بنی ہوں تو ان کو سمیٹوں گی بھی میں ہی وہ اپنے انسو انگلیوں سے صاف کرتے ہوئے بولی میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔

... دوسری شادی کرنا کوئی گناہ نہیں..... اسلام نے ہمیں چار شادیوں کی اجازت دی ہے جب خدا نہیں روکتا تو اسے اعتراض کیوں ہونا چاہیے تھا

اپنے مطلب کے لیے اسلام کا سہارا لینا بند کیجیے آپ لوگ..... کبھی صرف حق استعمال کرنے کی بجائے اپنے فرض کو بھی سمجھیے اپنی ذمہ داریاں بھی نبھائیے..... پڑھنے کی بجائے ان لفظوں کو سمجھیے..... کسی معصوم کا دل دکھانا سب سے بڑا گناہ ہے کوئی شریعت کوئی کتاب کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا اس بات کی..... تو آپ نے کیسے سوچ لیا کہ خدا کسی کا دل دکھا کر آپ کو اپنا حق حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے

www.urdu novels mania.com

وہ کچھ پل رکی

ایک عورت کے انکھ سے جو انسو نکلے ہو گئے جتنا وہ تڑپنی ہوگی.... ان بچوں کے دل سے جو آہ نکلی ہوگی ان سب کے ذمہ دار تو میں ہی ہوگی نا..... میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکتی کاش کے میں نے ایک باریہ جاننے کی کوشش کی ہوتی..... کاش کے میں پہلے ہی سب کچھ ٹھیک کر پاتی کم سے کم بچوں کے پاس ماں تو ہوتی.....

میں چاہوں بھی تو ایک ماں کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی لیکن میں انہیں اپنا تو بنا سکتی ہوں نا ان کی ماں بننے کی کوشش تو کر سکتی ہوں نا اب وہ میرے بچے ہیں اور میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤنگی وہ اٹل لہجے میں بولی حارث نے ہار مان لی وہ کیسے بھلا اس کے خلاف جاسکتے تھے ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی لیکن آپ جب چاہے آ سکتی ہے میرا جانا ضروری ہے کام کے سلسلے میں.....

واپسی بات کر رہی رہے تھے کہ ثریا وہاں سے چلی گئی اس نے ان کی بات تک سنا ضروری نہیں سمجھی

نفرت کتنی ہی زیادہ کیوں نا ہو محبت کے آگے ہار ہی جاتی ہے اور ثریا کی محبت اور خلوص کے آگے وہ دونوں بھی ہار گئے تھے رائے تو سمجھا رہی تھی سمجھ سکتی تھی کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے اس لیے اس کی ناراضگی کم ہو گئی تھی وہ ثریا سے بات کر لیتی اس کی بات سن لیتی لیکن آہل کے برائیاؤں میں کوئی فرق نا آیا وہ اسے ماں نہیں سمجھنا چاہتا تھا وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھی سگی ماں سے زیادہ لیکن آہل کے لیے وہ بس اس کی کہانی کی ولن تھی جس کی وجہ سے اس کے ڈیڈ نے اس کی ماما کو مرنے پر مجبور کر دیا تھا وہ جب بھی اسے دیکھتا وہاں سے فوراً غائب ہو جاتا نا کسی سے بات کرنا نا دوستی بس رائے ہی سب کچھ تھی اس کے لیے

زہنی تناؤ اور کمزوری کی وجہ سے وہ دھیرے دھیرے کر کے بہت بیمار پڑ گیا اتنا کہ اس کی جان پر بن آئی تھی کتنے ہی ہفتے تک وہ دوا خانے میں ایڈمٹ رہا وہاں اس کا ٹریٹمنٹ چلتا رہا رائے کو تو ثریا نے سنبھال لیا لیکن خود اہل کو دیکھ دیکھ کر مرتی رہی اور خدا سے اس کی سلامتی کی دعا کرتی رہی اور خدا نے

اس کی دعائیں قبول کی آہل کی طبیعت میں سدھار آیا تو وہ اسے گھر لے آئی اور اس کا بہت خیال رکھا رات رات جاگ کر اس کے لیے دعائیں مانگتی اور سارا دن پوری محبت اور خلوص سے اس کی خدمت کرتی آہل کی ناراضگی کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے صرف اس کی صحت کا سوچتی اور اسی وجہ سے وہ جلدی سے ریکور کر گیا اہل کو بہت وقت لگا اسے قبول کرنے میں لیکن وہ بھی اس کے خلوص کے آگے اپنی نفرت کو قائم نہیں رکھ پایا جو ہر بات کے بدلے اسے پیار کرتی تھی ہر نفرت کے بدلے اسے محبت دیتی تھی آہل کو بھی وقت کے ساتھ ساتھ صحیح اور غلط کا احساس ہو گیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ثریا نے اس کے لیے کیا کچھ کیا ہے حارث بس کبھی کبھی دو تین دن کے لیے وہاں آیا کرتے تھے انہیں کسی سے کوئی غرض نہیں تھی لیے دیے انداز میں سب سے برتاؤ کرتے اور واپس چلے جاتے لیکن پھر جب ان دونوں کی پڑھائی کا سوال آیا تو ثریا انہیں سمجھا منا کر شہر لے آئی آہل اس کی خواہش پر شہر تو آگیا لیکن وہ حارث سے کبھی بات نہیں کرتا تھا اور اس کے لیے بھی اسے ثریا نے بہت سمجھایا شہر آنے کے بعد حارث صاحب نے اپنے پسند سے رائے کی شادی کہیں طے کر دی اس کا دل پڑھنے کا تھا اور ثریا بیگم نے حارث کو منانے کی لاکھ کوشش کی لیکن اس وقت انہوں نے یہ کہہ کر انہیں چپ کروا دیا کہ وہ ان کے بچے ہے اور وہ جو چاہے کر سکتے ہیں اس لیے وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں پائی رائے نے بھی سب کی خوشی کا خیال کر کے اپنے سب خواہشوں کو بھول کر ان کے حکم کی تعمیل کی آہل اس وقت بہت رویا جب وہ اسے چھوڑ کر گئی اب تو کوئی نہیں تھا جس سے وہ بات بھی کر سکے دن بدن اس کا مزج مزید تیز ہوتا گیا اسے ناکسی سے دوستی پسند تھی ناکسی کا جھوٹا اپنا پن آہل کا مقصد صرف پڑھ لکھ کر کچھ کر دکھانے کا تھا حارث کے لاکھ کہنے کے باوجود اس نے اپنا فیملی بزنس جوائن کرنے کی

بجائے الگ سے کاروبار شروع کیا اور کم عمر میں محنت اور ایمانداری سے بہت بڑا مقام حاصل کیا اسے اپنی دولت کا گھمنڈ نہیں تھا نا وہ مغرور تھا بس وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتا تھا اسے نفرت تھی ایسے لوگوں سے جو پیسے کے خاطر اپنی ہر حد بھول کر کسی کا دل دکھاتے ہیں کیونکہ وہ ان حالات سے گزر چکا تھا جب وہ پچیس سال کا ہوا تب ہی حارث صاحب نے اس کی شادی کا فیصلہ کر لیا اسے ماہی سے شادی کرنے پر اعتراض نہیں تھا اسے حارث کے فیصلے پر اعتراض تھا اور کہیں نا کہیں اس کے ذہن میں یہ بات گھر کر گئی تھی کہ جس طرح حارث نے کیا ویسا ہی ہر کوئی کر سکتا ہے پیسے کے لیے..... اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ تنوی سے شادی کریگا کیونکہ وہ خود بہت امیر گھرانے سے تھی اس لیے وہ اس سے کسی لالچ میں آکر شادی نہیں کریگی وہ حارث صاحب کے فیصلے سے صاف انکار کر دیتا اور چاہتا تو گھر چھوڑ کر بھی چلا جاتا لیکن اسے دادی کا خیال تھا جنھوں نے کسی وقت میں اسے سہارا بن کر سنبھالا تھا تو وہ کیسے اپنی وجہ سے انہیں کچھ ہونے دیتا لیکن اس نے ایک اور ترکیب نکالی تھی کانٹریکٹ میریج کی اسے یہی امید تھی کہ ماہی کانٹریکٹ میریج کا سن کا صاف انکار کر دیگی اور حارث صاحب کو خود ہی خاموش ہونا پڑے گا لیکن ماہی نے اس کانٹریکٹ کو ایکسپٹ کر لیا آہل کو اس سے نفرت محسوس ہونے لگی کیونکہ وہ بھی انہی میں سے تھی..... اس لیے وہ اسے بار بار اس کی غلطی پر طعنے دیتا لیکن اس سے اسے خود کتنا فرق پڑتا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا

وہ یہ بھول چکا تھا کہ ثریا اسکی سگی ماں نہیں ہے اس کے دل میں ثریا کے لیے بہت عزت اور بہت محبت تھی لیکن وہ اپنی ماں کو بھی بھول نہیں سکتا تھا اس نے ثریا کو اپنی ماں کا مقام دیا تھا اور وہ بہت خوش تھی اپنے بچوں کے لیے

آہل کی محبت اور عزت اپنی ماں کے لیے اس دن مزید بڑھ گئی جب اسے اپنی ڈاکٹر فرینڈ کے زریعے یہ معلوم ہوا کہ ثریا نے جان بوجھ کر کبھی اپنی اولاد نہیں ہونے دی صرف اس لیے کہ آہل اور رائے کا پیار بٹنا جائے تاکہ وہ صرف انہیں اپنی اولاد مان سکے اس دن وہ اسکے لیے بہت عظیم ہو گئی ایسا تو کوئی سگی ماں بھی نہیں کرتی جو ثریا نے ان کے لیے قربانی دی تھی اس نے یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی کہ وہ جانتا ہے لیکن اس دن وہ ثریا کے گلے لگ کر بہت رویا تھا

*****/*****

رائے کی شادی کے اگلے دن سے ہی اس کے سامنے اپنے سسرال والوں کا اصلی چہرہ گیا کہ انہوں نے صرف اس کے باپ کی دولت کی خاطر اس سے شادی کی تھی اور انہوں نے اپنے مقصد پر بہت اچھے طرح سے عمل کیا رائے کو بار بار کسی نا کسی بہانے سے سسرال سے پیسے لینے کے لیے اکسایا گیا وہ جھوٹ بولتی رہتی کہ وہ خوش ہے اور ان کے حکم کی تعمیل کرتی رہی اس کے شوہر کو اس سے نفرت تھی کیونکہ وہ کسی اور لڑکی کو پسند کرتا تھا اور گھر والوں نے اس کی شادی رائے سے کر دی تھی اور اس کا بدلہ وہ رائے سے لیتا تھا گالی کوچ مار پیٹ ظلم کی انتہا تک وہ برداشت کرتی صرف اس لیے کہ اس کے گھر والوں کو اس کا حال جان کر دکھ نہ ہو اس نے مانگے آنا تک چھوڑ دیا کہ اس کے زخموں کے نشان اور اسکے کمزور وجود کو دیکھ کر کہیں اس کے اپنوں کے دل نا دکھے آہل پہلے ہی کتنا کچھ برا وقت دیکھ چکا اب وہ اس کے پریشانی کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی آہل اس کے نا آنے پر بہت ناراض ہوتا تھا لیکن وہ اس کی ناراضگی دور کرنے کی بھی کوشش نہیں کر سکتی اس کا پھول جیسا وجود مر جھائی ہوئی پتیوں جیسا ہو گیا تھا چار سال میں چار سال بعد اسے امید کی ایک کرن ملی اس خوشخبری نے اس کے

سب زخموں پر مرہم کا کام کیا لیکن یہ خوشی بھی قسمت کو منظور نہیں تھی اس کے شوہر نے اسے جان سے مارنے کے لیے اسے زبردستی زہر دینے کی کوشش کی کیونکہ وہ اسے چھوڑ کر اپنی معشوقہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا لیکن رائہ کی لکھی تھی اس لیے اتفاق سے آہل اسی وقت اس سے ملنے آیا تھا اور اس کی حالت دیکھ کر وہ رو دینے کو تھا وہ زمین پر پڑی تھی اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اس نے بنا دیر کیے اسے اٹھا کر اسپتال لے آیا اور تب اسے ہر بات کا پتہ چلا رائہ کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی کے بارے میں ڈاکٹر نے اسے بتایا اللہ نے اس کی جان تو بخش دی تھی لیکن وہ اپنے بچے کو کھو چکی تھی اور اس کے لیے یہ بات کسی صدمے سے کم نہیں تھی اس لیے اس کی حالت مزید خراب ہوتی گئی اس دن آہل احد کو جان سے مارنے گھر سے نکلا تھا لیکن وہ وہاں سے بھاگ چکا تھا لیکن آہل نے پوری کوششیں صرف کر کے پولیس کو اس کے پیچھے لگا دیا تھا اور پولیس نے بہت ہی کم وقت میں اسے گرفتار کر لیا تھا اور اس سے ہر گناہ قبول کروا لیا تھا

ایک بار پھر ثریا بیگم نے ہی رائہ کو سنبھالا حالانکہ وہ خود کتنی دکھی تھی یہ بس وہ جانتی تھی لیکن اپنا دکھ ظاہر نہ کرتے ہوئے انھوں نے رائہ کو اس کے پچھلے زخموں سے نجات دلوائی لیکن وہ خاموش ہو کر رہ گئی تھی اسے اب زندگی سے نفرت ہونے لگی تھی وہ بس خود کو ایک کمرے میں قید کر کے رکھتی آہل نے اسے احد سے طلاق دلوائی تھی کیونکہ اب وہ اس شخص کا نام بھی اپنی بہن کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا تھا اور اس نے احد اور اس کے گھر والوں پر اتنے مقدمے چلائے کہ وہ سب اس کے آگے کمزور پڑ گئے احد نے اس سب سے بچنے کے لیے رائہ کو اعتماد میں لینا چاہا تو آہل نے اسے اتنا مارا کہ وہ بے جان ہو کر رہ گیا لیکن اس نے طے کر لیا کہ وہ آہل سے بدلہ لے کر رہے گا اور اس نے ہر

ممکن کوشش بھی کی لیکن دانش نے آکر اس کے سارے ارادوں پر پانی پھیر دیا اور رائے کو ایک نئی زندگی کی جانب لے آیا

کتنے غلط تھے ہم..... کبھی ہم نے جاننے کی کوشش نہیں کی آپ کی بے رخی آپ کا غصہ ان سب کی وجہ کیا ہے..... ہمیں تو یہی لگتا تھا کہ ہمارا دکھ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ ہم نے اپنے امی اور ابو دونوں کو کھو دیا لیکن نہیں آپ نے کیسے سہا ہو گا یہ سب جسے ہم سن بھی نہیں پارہے ہیں ماہی اپنے انوصاف کرتے ہی بولی

لیکن آہل جی.. کب تک آپ اسی طرح جیتے رہے گے بھول کیوں نہیں جاتے آپ ان باتوں کو چاہے جو بھی ہو ہے تو وہ آپ کے ڈیڑھی..... ہو سکتا ہے انہیں بھی اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا ہو وہ خود پشیمیاں ہوا اپنے کیے پر اور اگر آپ کو اس سے تسلی نہیں ملتی تو آپ ان سے بات کیوں نہیں کرتے اس بارے میں اپنی ناراضگی ظاہر کیوں نہیں کرتے ان پر..... کبھی کبھی باتیں کہہ دینے سے سب کچھ سہی ہو جاتا ہے اس طرح ایک ایک بات کو اپنے دل میں رکھنے سے کچھ نہیں ہوتا بس

نفرتیں

بڑھتی ہے

آہل خاموش صوفے سے سرٹکالیے خاموش بیٹھا تھا ماہی نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

وہ نہیں بد لے ہیں ماہی..... آج بھی وہ ویسے ہی ہے بس اپنی مرضی کا کرنے والے انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کے فیصلے سے کوئی خوش ہے یا نہیں انھیں نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی وہ یونہی چھت کی جانب دیکھتے ہوئے بول

تو آپ خود بتا دیجیے انھیں جھکڑا کیجیے ان سے شکایتیں کیجیے بتائیے انھیں کہ ان کی وجہ سے آپ کو کتنی تکلیف سے گزرنا پڑا اس خاموشی کی وجہ سے ہی نفرت بڑھ رہی ہے اس خاموشی کو توڑیے..... معاف کر دیجیے انھیں آہل جی بھول جائیے سب کچھ

ماہی نے اسے سمجھانے کی کوشش کی اہل سیدھا ہو کر اس کی جانب رخ کیا مجھے لگا تھا انھوں نے تمہیں میرے لیے اس لیے چنا ہے کیونکہ وہ بدل گئے ہے اب وہ دولت کا نہیں سوچ رہے نا اس میں ان کی کوئی غرض شامل ہے وہ میرا اچھا سوچ کر ایسا کر رہے ہیں لیکن.....

وہ کہتے کہتے رکا اور ماہی کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا ماہی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تم جانتی ہو انھوں نے میری شادی تم سے کیوں کروائی..... اس لیے نہیں کہ تم ہماری سوسائٹی کی لڑکیوں جیسی نہیں ہو یا تم خوبصورت ہو انھوں نے اپنی غلطی کا بھگتان کرنے کے لیے ایسا کیا... اپنا گلٹ ختم کرنے کے لیے... اپنے گناہوں کا مداوا کرنے کے لیے وہ اس کی نظروں کو سمجھ کر بولا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آہل جی ہم سمجھے نہیں...

اس نے نا سمجھی سے کہا

ہماری زندگی کی کڑیاں بہت پہلے سے ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ میرے ڈیڈ کے ہاتھوں جو ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس میں جن کی جان گئی تھی وہ تمہارے امی ابو تھے اس نے ایک اور دھماکہ کیا کیا.....

وہ بہت شاکدہ گئی ایک ہی وقت میں اس پر کتنے راز کھلے تھے اور اب یہ بات... اسے یقین نہیں آیا یہ بات مجھے پہلے پتہ نہیں تھی ماہی..... اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں کبھی تمہیں اتنا ہرٹ نہیں کرتا..... میں نے تمہیں اتنا غلط کہا جب کہ میرے اپنے ڈیڈ کی وجہ سے تمہارے ساتھ اتنا کچھ ہوا ہے

وہ ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا ماہی حیرت اور صدمے سے اسے دیکھنے لگی اے ایم سوری.....

اس کی آنکھ سے آنسو گرا تو آہل نے ایک ہاتھ سے اسے سمیٹتے ہوئے پشیمانی سے کہا نہیں آہل جی آپ سوری مت کہیے....

وہ روتے ہوئے بولی

میں تمہیں یہ بات اب بھی نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن میں کیا کروں اب اور کچھ اپنے اندر چھپا کر نہیں رکھ سکتا میں..... میرے صبر کی حد ختم ہو چکی ہے میرا دم گھٹنے لگا ہے ایسا لگ رہا ہے اس گھٹن سے شاید میری سانسیں رک جائے گی..

وہ بے بسی سے بولا ماہی نے فوراً اس کے منہ ہاتھ پر رکھ کر اسے روکا

ایسا مت کیسے آہل جی..... آپ کو کچھ نہیں ہوگا آپ مت رکھیے اس طرح خود کو قید..... سب کچھ اپنے دل سے نکال کر آزاد ہو جائیے... مت دیجیے خود کو اتنی ازیت وہ ٹرپ کر بولی ماہی نے اپنا ہاتھ ہٹایا اہل خاموش رہا کیا تم انھیں معاف کر سکتی ہو...

کچھ دیر کی خاموزی کے بعد بولا ہمارے بڑے پاپا کہتے ہیں گزرا ہوا وقت جا چکے مہمان کی طرح ہوتا ہے اور آنے والا وقت آنے والے مہمان کی طرح جو جا چکا ہے اس کے برے برتاؤ پر رونے پچھتانے کی بجائے ہمیں آنے والے کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ ہمیں اسے کیا دینا ہے اس سے کیا سیکھنا اور کیسے اس کا مقابلہ کرنا ہے

ہاں یہ جاننے کے بعد ہمارے لیے مشکل ضرور ہوگا لیکن پھر بھی ہم پوری کوشش کریں گے کہ ہم سب کچھ بھلا کر انھیں معاف کر دیں کیونکہ جو بھی ہو ہمارے امی ابو تو واپس نہیں آسکتے تو کیا فائدہ ہماری نفرت ہماری ناراضگی کا... جس طرح آج تک ہم انجان تھے اس بات سے ایسا سمجھے گے کہ ہمیں یہ بات پتہ ہی نہیں بھول جائے گے ہم سب کچھ... وہ بمشکل بول پائی

اور آپ بھی سب کچھ بھول جائیے آہل جی پلیز ہماری خاطر..... وہ چاہے جو ہے جیسے ہیں آپ کے ابو ہے ان کا رتبہ بہت بڑا ہے..... وہ اچھے باپ نہیں بنے ہیں تو کیا ہوا آپ بہت اچھے بیٹے بن کر انھیں معاف کر دیجیے..... آہل جی جو ہمارے پاس ہوتا ہے نا ہمیں اس کی قدر نہیں ہوتی لیکن جب

وہ ہم سے دور چلا جاتا ہے تو ہمیں احساس ہوتا ہے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے لیکن تب کوئی نہیں ہوتا ہماری پکار سننے والا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

شاید تم ایسا کر سکتی ہو.... لیکن... میرے لیے بہت مشکل ہے ماہی ایک بات ہوتی تو شاید بھول بھی سکتا تھا لیکن اتنے زخم لگے ہے کہ جن کے بھرنے کی کوئی امید ہی نہیں.....

وہ سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کر کے بولا

ایسا نہیں ہوتا آہل جی وقت کے ساتھ ہر زخم بھر جاتا ہے آپ وقت کے ساتھ چلیے ماضی سے نکل کر آگے بڑھیے پھر دیکھیے ہر زخم بھر جائے گا... ایک بات سوچیے کہ اگر آج آپ کی امی زندہ ہوتی تو کیا آپ کو اس طرح دیکھ کر سکون سے رہ پاتی کیا وہ آپ کو اجازت دیتیں کہ آپ اپنے ابو سے نفرت کرے ان کے لیے.....

آہل آنکھیں کھول کر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا ماہی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

ہم سے وعدہ کیجیے آہل جی کہ آپ کوشش کریں گے اپنے ابو کی غلطیوں کو بھول کر اچھے بیٹے ہونے کا فرض نبھائیے گے

آہل نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھ کر آنکھیں بند کر لی..... کچھ دیر اسی طرح رہا پھر آنکھیں کھولی اور ماہی کا ہاتھ چھوڑ کر وہاں سے اٹھ گیا ماہی نے اسے نہیں روکا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت اکیلا رہنا چاہتا ہے

یہ دیکھیے... یہ کیسا ہے....

رائہ نے اپنی شادی پر پہننے والا خوبصورت دوپٹہ اسے دکھاتے ہوئے کہا

بہت خوبصورت ہے آپ

وہ رائہ کو خوش دیکھ کو بولی

یہ ہماری امی کا دوپٹہ ہے ہماری بہت خواہش تھی کہ ہم اپنی شادی پر اسے پہن سکے لیکن.....

وہ اداس ہو کر کہنے لگی اس نے اپنی شادی پر وہ دوپٹہ پہننا چاہا تھا لیکن اس کے سسرال والوں نے پرانا کہہ کر اسے روک دیا تھا لیکن وہ جانتی تھی دانش کے لیے اس کی خوشی اب سے زیادہ معنی رکھتی ہے اس لئے وہ انکار نہیں کریگا

آپ آپ اپنی شادی والے دن یہی دوپٹہ پہنیے گا بہت خوبصورت لگے گی آپ ماہی نے اس سے کچھ پوچھنے کی بجائے کہا رائہ ہلکا سا مسکرائی اور دوپٹہ فولڈ کرنے لگی ماہی اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی

اس نے بھی تو کتنا کچھ برداشت کیا تھا لیکن کتنی مضبوط بن کر رہتی تھی اپنا دکھ کسی پر ظاہر تک نہیں ہونے دیتی تھی اپنے چہرے کی مسکان سے خود کو خوش دکھا کر سب کو مطمئن رکھتی تھی ماہی کو اس پر بہت پیار آیا وہ فوراً آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی رائہ پہلے حیران ہوئی اور پھر اسے خود سے الگ کر کے غور سے دیکھا

کیا ہوا ماہی.....

وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

کچھ نہیں آپ بس یونہی دل کیا آپ کو گلے لگانے کا
اس کی بات پر رائے پر سکون ہو کر خوبصورتی سے مسکرائی
آپ بہت اچھی ہے آپ ہم آپ کو بہت مس کرینگے

وہ بھرائی ہوئی آوازیں بولی

ہم آپ کو مس کرنے کا موقع ہی نہیں دینگے اس کے پہلے ہی آپ سے ملنے اجاٹنگے
ماہی اس کی بات پر مسکرائی رائے نے اسے گلے لگایا

شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی اور سب ہی بہت مصروف ہو گئے تھے ماہی اور رائے دونوں
شاپنگ کر کے تھک رہی تھی مہیر نے آہل کا کام آسان کر کے ساری باہری زمینداریاں خود لے لی
تھی آہل بس آفس کے کام میں بڑی تھا اور بہت پریشان بھی تنوی کے واپس آنے کے بعد سے اسے
سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کرے تو کیا اس نے تنوی کو زبان تو دے دی تھی جس سے وہ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا
تھا لیکن وہ ماہی سے محبت کرنے لگا تھا اور یہ بھی محسوس کیا تھا کہ ماہی بھی اسے چاہتی ہے اگر اب وہ
تنوی سے شادی کرتا تو وہ ماہی کے ساتھ ساتھ خود پر بھی زیادتی ہوتی وہ بہت کنفیز ہو گیا تھا جب سامنے
دورا سٹے ہو ایک سہی اور ایک غلط تو انسان آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے صحیح ہی چننا ہے لیکن
جب صحیح اور غلط سمجھ ہی نا آئے تو کیا کریں تنوی کی کوئی غلطی نہیں تھی تو وہ اسے دھوکہ کیسے دے

سکتا تھا دوسری طرف سوال خود کی محبت کا تھا وہ چاہ کر بھی تنوی سے محبت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اب اس کے دل میں صرف ماہی تھی

دیر رات کو وہ گھر لوٹا تو سب سو چکے تھے وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تب اس نے ماہی کو روم میں صوفے پر بیٹھے دیکھا وہ وہاں آیا ماہی اس کا انتظار کرتے ہوئے وہیں پر سو گئی تھی اس کا سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا اور بال چہرے پر بکھر گئے تھے اہل آستین فولڈ کرتے ہوئے اسے دیکھتا ہوا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اس کے چہرے سے بالوں کو پیچھے کر کے اس کے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں میں قید کرنے لگا اس کے ہونٹوں پر آ کر نظر ٹہر گئی اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اس طرح لیا کہ بس ماہی کی چار انگلیاں ہی اس کی گرفت میں تھی آہل نے اس ہر جھکتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا ماہی نے اس کی سانسوں کی حرارت کو محسوس کیا تو آنکھیں کھولی اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن تب تک آہل اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے خاموش کر چکا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے آہل کو پیچھے کیا او گھبرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی آہل اس کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے اس سے دور ہوا اور سیدھا ہو کر اس سے نظریں ہٹا کر دوسری جانب دیکھنے لگا ماہی اٹھ کر کھڑی ہوئی کتنی ہی دیر وہ خاموش رہ کر سوچنے لگی بات کرنے کے لیے لفظ ڈھونڈنے لگی ہم آپ کے لیے کھانا لے آتے ہیں۔

اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی
نہیں... میں نے کھا لیا ہے....

وہ بھی بنا جانب دیکھے بولا

ٹھیک ہے....

وہ سونے کے لیے جانے لگی آہل اسے بس دیکھتا رہا روکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

حارث صاحب فون پر بات کرتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس سے گزرنے لگے تب ان کے ہاتھ میں موجود فائل گر گئی لیکن آ کے زمین پر گرنے سے پہلے ہی آہل نے اسے اپنے ہاتھ بڑھا کر گرنے سے بچا لیا اور ان کی جانب بڑھائی

تھینکیو بیٹا.....

وہ فائل لیتے ہوئے بولے

یا تو تھینکیو مت کیسے یا بیٹا مت کیسے...

اس نے سنجیدگی سے کہا اور آخری سیڑھی سے نیچے اتر کا فوراً آگے بڑھ گیا اور حارث صاحب اسے جاتے دیکھتے ہوئے اس کی بات کا مطلب سوچنے لگے

آہل.... کم ہنیر....

وہ باہر نکلنے لگا تب مہیر نے اسے آواز لگائی تو اس نے پلٹ کر دیکھا وہ سب لوگ ڈانگ ٹیبل پر بیٹھے

ناشتہ کر رہے تھے صرف دادی اپنے کمرے میں تھیں

اور ثریا بیگم حارث صاحب کو دیکھ کر ان کے پیچھے روم میں چلی گئی

نو.... اے ایم گینٹ لیٹ....

وہ اپنی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے بولا

اجاؤ یا رکام تو ہوتا ہی رہے گا آپنی بس کچھ دن ہی تو ہے ہمارے ساتھ تب تک تو ان کے ساتھ تھوڑا وقت گزار لو

آہل نے رائے کی جانب دیکھا اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے کے بعد وہ انکار نہیں کر سکتا تھا اس لیے خاموشی سے چل کر وہاں گیا یہ ہوئی نابات... اب بتاؤ کیسا لگا تمہیں میرا پلین

و

کونسا پلین.....

آہل نے حیرت سے پوچھا

یا روہی..... ویڈنگ پلین جو میں نے سیلیکٹ کیا آپنی کی شادی کا.....

مہیر نے اسے یاد دلانا چاہا

تم نے مجھے ایسا کچھ بتایا نہیں.....

وہ بے نیازی سے بولا اور بریڈر پٹر لگانے لگا

میں نے ماہی بجا بھی سے کہا تھا..... ماہی بجا بھی آپ نے آہل کو الیم نہیں دکھائی

وہ آہل کو کہتے ہوئے ماہی کی جانب مڑا

سوری مہیر جی.. ہم بھول گئے تھے ہم ابھی لیکر آتے

وہ اٹھتے ہوئے بولی رات کو وہ اس سے کوئی بھی بات کرنے کی ہمت ہی کہاں رکھتی تھی

کوئی بات نہیں ماہی آپ پہلے ناشتہ کر لیجیے وہ سب بعد میں ہو جائیگا

رائہ نے اسے اٹھنے سے روک کر دوبارہ بٹھایا

ہاں اپ پہلے ناشتہ کرو... ایچکچی میں نے رات کو بہت ویٹ کیا تمہارا لیکن تم لیٹ ہو گئے تھے اس

لیے ماہی بھابھی سے کہہ دیا تھا کہ وہ تمہیں دکھا دے... آے ایم شیور کہ تمہیں وہ بہت پسند آئے گا

ایوری تھنگ اس جسٹ او سم

اس کے بات کرنے کے درمیان ہی آہل نے ماہی کی جانب دیکھا ماہی نے اس کی نظروں کو محسوس

کر کے سر اٹھایا اور دوبارہ نیچے دیکھنے لگی

مجھے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے آپنی سے پوچھ لو اگر انہیں پسند ہے تو ڈن کر دینا

وہ مہیر کی جانب دیکھ کر بولا تو مہیر نے زوردار قہقہہ لگایا جب کہ ماہی اور رائہ بھی ہنسی روکے مسکرا

رہی تھی

اب اس میں ہنسنے والی کونسی بات ہے

وہ حیران ہو کر پوچھنے لگا

ایچکچی آہل کل جب میں نے انہیں اپنے انڈیا س دکھائے تو آپنی نے بھی سیم بات بولی کہ آہل سے

پوچھ لو اسے پسند آئے تو ڈن کر دینا تب میں نے کہا تھا کہ دیکھ لینا ابلے بھی ایکڑیکٹلی یہی بولے گا کیوں

آپنی

وہ ہنسی روک کر بولا آہل رائہ کی جانب دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا

کمال کی انٹر سٹینڈنگ ہے آپ دونوں میں ورنہ تو ہم بہن بھائیوں کے درمیان اپنی اپنی پسند کو لیکر جنگیں ہو جاتی ہے

وہ داد دینے والے انداز میں بولا

اوکے آپ لوگ باتیں کرو مجھے جانا ہے....

اہل. اٹھ کر جانے لگا

اوکے اوکے.. تم نے اپنا اتنا قیمتی وقت ہم ناچیزوں کو دیا اس کے لیے تھینک یو ویری مچ
مہیر نے اسٹائل سے کہا اہل اس کی بات پر بنا کچھ ری ایکٹ کیے باہر کی جانب بڑھ گیا

شادی میں صرف تین دن باقی تھے اور بہت زوروں سے تیاریاں چل رہی تھی ہلدی کی رسم ادا کرنے کے لیے کافی سارے مہمان آئے ہوئے تھے گھر میں ہنسی خوشی کا ماحول بنا ہوا تھا ماہی پیلے رنگ کے لہنگے اور پیلے ہی بلاؤز پر لال چنری اوڑھے ہلکے سے میک اپ. میں بالوں کو کھلا چھوڑے بہت خوبصورتی لگ رہی تھی

www.urdu novels mania.com

وہ ہاتھ میں ہلدی کا تھال لیے باہر لان میں جانے لگی سامنے سے آتے آہل سے ٹکرا گئی تو اس کے سفید شرٹ پر ہلدی کے داغ لگ گئے ماہی نے گھبرا کر اسے دیکھا اور وہاں سے جانے لگی ہڑبڑاہٹ میں اس کے ہاتھ سے تھال گرنے لگا لیکن آہل نے ماہی کے ساتھ ساتھ ایک ہاتھ سے تھال کو بھی پکڑ لیا تھال لے کر پاس ہی رکھے ٹیبل پر رکھا اور اسے غور سے دیکھنے لگا یلو کلر کے ڈریس میں اس کا رنگ

بہت کھل رہا تھا وہ ہمیشہ سے مختلف اور خوبصورت لگ رہی تھی ماہی نے خود کو اس سے الگ کیا آہل

اب ہاتھ باندھے اسے باقاعدہ دیکھ رہا تھا

آپ..... پھر سے ہمیں..... گھور رہے ہیں

وہ سمجھ نہیں پانی کہ وہ غصے میں ہے یا کچھ اور آہل نے کوئی جواب نہیں دیا اس کی جانب بڑھنے لگا اور

وہ گھبرا کر پیچھے ہونے لگی پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے جا لگی لیکن آہل نہیں رکا قریب آتا گیا

ک... ک... کیا کر رہے ہیں آپ

سب لان میں تھے لیکن اسے پھر بھی ڈر لگ رہا تھا کہ کوئی اجاے گا آہل نے اس کی بات کا کوئی جواب

نہیں دیا

ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا آہل جی پلیز ہمیں جانے دیجیے

وہ گھبرا کر بولی

ایک۔ شرط پر.....

آہل اسکے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے بولا ماہی نے اس کی نظروں سے گھبرا کر لب بھیج لیے تو آہل اپنی

مسکراہٹ کو روک نہیں پایا اس کے مسکرانے پر ماہی نے حیرت سے دیکھا

آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو..... لیکن میں تمہیں اور خوبصورت بنا سکتا ہوں

ماہی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا آہل نے ٹیبل پر رکھی ہلدی ہاتھ میں لے کر ماہی کے گال پر لگائی

وہ دوسری جانب چہرہ کی خاموشی سے کھڑی رہی آہل نے اس کے دوسرے گال پر ہلدی لگاتے

ہوئے اس کے سامنے اتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے گلے کے نیچے تک اسے رنگ دیا چند سیکنڈ بعد

ماہی نے آنکھیں کھولی اور جانے کی کوشش کی لیکن آہل راستے سے نہیں ہٹا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کرتے ہوئے ہٹایا اور جلدی سے آگے بڑھی لیکن آہل نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا اور اس کے قریب ہوا ماہی نے اپنا رخ اس کی جانب نہیں کیا بس یونہی کھڑی رہی آہل نے اس کی پشت سے لگتے ہوئے اپنا ہلدی سے بھر ہاتھ سامنے سے اس کے کمر پر رکھا ماہی نے آنکھیں پھر سے بند کر لی آہل نے ہاتھ ہٹانے کی بجائے اپنی گرفت اور مضبوط کردی تو ماہی کو جیسے کرنٹ لگا اس نے فوراً آنکھیں کھولی اور آہل کا ہاتھ ہٹا کر فوراً اوپر کی جانب بھاگی جلدی سے روم میں جا کر اس نے دروازہ بند کیا اس کی سانس پھولنے لگی تھی اس نے اپنا دوپٹہ نکال کر بیڈ پر ڈالا اور اینے میں خود کو دیکھنے لگی اس کے جسم کے ہر کھلے حصے پر ہلدی کا رنگ لگا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ پھر بھی سرخ نظر آ رہا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے

آہل تم اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہے ہو وہ سارا دن بزی رہا اور اسے کل بھء کافی کام تھا اس لیے وہ اس وقت ڈرائنگ روم بیٹھا لیپٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا حارث صاحب نیند نا آنے پر بیزار ہو کر روم سے باہر آئے تو اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا

آہل نے کوئی جواب نہیں دیا نا ان کی جانب دیکھا لیکن اس کا چلتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا مطلب اس نے ان کی بات سن لی تھی حارث صاحب آکر اس کے قریب والے صوفے پر بیٹھ گئے وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ گیا

رک جاؤ آہل.....

اس سے پہلے کہ وہ جاتا انہوں نے اسے رکنے کا کہہ دیا وہ خاموشی سے کھڑا رہا
بیٹھو..... مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

اہل خاموشی سے بیٹھ گیا

کیا میں جان سکتا ہوں کہ تم نے اپنے لیے الگ گھر کیوں لیا ہے
انہیں آج ہی پتہ چلا تھا کہ آہل نے شہر سے دور ایک رہائشی بنگلہ اپنے لئے خریدہ ہے اور اب انہیں
موقع ملا تھا وجہ پوچھنے کا

کیونکہ میں ہمیشہ یہاں نہیں رہنا چاہتا.....

وہ بے نیازی سے بولا

تمہیں پراللم اگر میرے ساتھ رہنے سے ہے تو مجھے یہاں سے نکال دیتے تمہیں جانے کی کیا ضرورت
ہے

www.urdu novels mania.com

انہوں نے سختی سے کہا

آپ کی غلط فہمی ہے یہ..... آپ ہو یا نا ہو ایک ہی برابر ہے بس مجھے اس گھر میں نہیں رہنا میری محنت
کی کمائی سے نہیں بنا ہے اس لیے گھٹن سی ہوتی ہے

وہ سکون سے بولا

اپنے باپ کے گھر میں گھٹن محسوس ہوتی ہے تمہیں.....

انہوں نے حیرت کا اظہار کیا

ہاں ہوتی ہے... کسی کی چیخیں سنائی دیتی ہے یہاں کسی کے رونے کی آواز جینے نہیں دیتی
وہ پر سوچ لہجے میں بولا

بکواس بند کرو اہل..... کم سے کم تم سے میں اس بیوقوفی کی امید نہیں کرتا تھا..... تمہیں لگتا ہے میں
نے تمہاری ماں کو مارا ہے... میں نے جو کچھ کیا تھا تم لوگوں کے لیے کیا تھا زرا سوچو کیا ہم آج اس
مقام پر ہوتے جہاں اس وقت ہے کیا کبھی کتنی ہی محنت کرتے تو یہ سب ہمیں مل سکتا تھا
انہوں نے غصے سے اس کی بات کاٹی

یو آر رائٹ ڈیڈ..... اگر آپ نہیں ہوتے تو ہمیں یہ سب کبھی نہیں ملتا.....
کمال کی بات ہے کہ سارے باپ آپ جیسے کیوں نہیں ہوتے کیا وہ اپنی اولاد کو پیار نہیں کرتے ڈیڈیا
انہیں خوشی نہیں ہوتی اپنے بچوں کو اچھے حالات میں دیکھ کر وہ لوگ کیوں بیوقوفوں کی طرح محنت
کرتے رہتے ہیں آپ کی طرح کیوں نہیں کرتے وہ
وہ مصنوعی حیرت دکھاتے ہوئے بولا
آہل....

انہوں نے زور سے کہا
حیرت ہے ڈیڈ کے آپ کو اپنی غلطی پر بھی فخر محسوس ہوتا ہے امیزنگ
وہ طنزیہ ہنستے ہوئے بولا
کو نسی غلطی... کیا کیا ہے میں نے.... کس بات کے لیے تم یہ طنز کر رہے ہو مجھ پر اگر میں نہیں ہوتا تو تم
لوگ اسی جھوٹے میں بھکاریوں والی زندگی گزار رہے ہوتے

وہ آگ بجولہ ہو کر بولے

کاش کے آپ نا ہوتے ڈیڈ ہمیں منظور ہے وہ زندگی کیونکہ وہ زندگی تھی آپ نے کبھی جاننے کی کوشش ہی کہاں کی کہ آپ کی غلطی کیا ہے باپ بن کر اگر آپ بات کرتے تو ہم بھی اولاد بن کر آپ کو اپنے دکھ بتاتے لیکن آپ نے تو کبھی عیروں کی طرح بھی حال نہیں پوچھا ماں تو جان سے چلی گئی تھی لیکن آپ نے ہمارے باپ کو زندہ ہوتے ہوئے بھی ہم سے چھین لیا تھا کیا آپ جانتے ہیں جب ماں گئی تھی تو میں کتنے دن بھوکا رہا تھا کیا آپ کو پتہ ہے کتنے دن میں نہیں سویا تھا کیا آپ جانتے ہیں ڈیڈ کہ کتنی ضرورت تھی ہمیں آپ کی اس وقت جب آپ ہو کر بھی ہمارے پاس نہیں تھے وہ کچھ پل کے لیے خاموش ہوا حارث اسے سنجیدگی اور حیرت سے دیکھنے لگے

آپ نے ہمیں بہت کچھ دیا ڈیڈ کھانے کو ایک سے بڑھ کر ایک لڑیز پخوان تھے لیکن جن ہاتھوں سے بھوک مٹی تھی وہ ہاتھ نہیں تھے بہت کچھ کھوچکا تھا ہمارا اس کیے ہمیں کسی چیز کے پانے کی خوشی نہیں تھی آپ نے ہمیں ضرورت سے بڑھ کر سب کچھ دیا لیکن کبھی کوشش نہیں کی جانے کی کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے

حارث صاحب خاموش رہے آج پہلی بار کسی نے انہیں ان کی غلطیوں کا احساس دلایا تھا وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے

گڈ نائٹ ڈیڈ..... اینڈ ڈونٹ وری آپ نے ہمارے لیے جو کیا ہے وہ کوئی باپ نہیں کرتا آپ کو اس بات کا فخر ہونا چاہیے

وہ اٹھ کر بولا اور اور سیرٹھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چلا گیا

میں آپ سے ناراض ہوں

رائہ نے فون کان سے لگایا تو دانش کی سنجیدہ سی آواز آئی

کیوں کیا کیا ہم نے..

رائہ نے اس کی سنجیدگی پر حیرت سے پوچھا

بس ناراض ہوں

لہجہ خفا خفا سا تھا

لیکن کیوں وجہ بھی تو بتائیے

اب وہ پریشان ہو کر بولی

بس بہت ناراض ہوں.. بہت زیادہ

دانش پلیز.. ہمیں ڈر لگ رہا ہے بتائے نا کیا ہوا ہے

وہ گھبرا کر بولی

آپ بہت بری بیوی ہے اپ جانتی ہے میں آپ کو کتنا مس کرتا ہوں لیکن آپ.... ملینگے نہیں فون پر

بات نہیں کریں گی مجھے وہاں نہیں آنے دیتی خود یہاں آنے میں اتنی وقت لے رہی ہے بہت بری

ہے اپ

وہ ایک سانس میں بولا رائہ نے سکون کی سانس لی

اپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا

اور آپ جو مجھے اتنا ستا رہی ہے اس کا کچھ نہیں دیکھ لینا گن گن کر بدلے لینے میں نے..

اس کی خفگی پر رائے مسکرائی

اب کچھ بولے بھی یا آواز سننے کے لیے بھی ترسانگی

اس نے پھر سے غصے سے کہا لیکن وہ کچھ نہیں بولی

رائے جلدی اجالے نا مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا

اب کے وہ ریکویسٹ کرتے ہوئے بولا رائے اس کی بے تابی پر ہنسے بنا نہیں رہ سکی

میری بے بسی پہ ہنسنے والے میرے ظالم دلبر

میرا کیا حال ہے تجھ بن کیسے بتاؤ تجھ کو

ہم فون رکھ رہے ہیں

رائے نے ہنسی روکے کہا

رکھ دیجیے ویسے بھی بولنا تو آپ نے کچھ ہے نہیں تو رکھ ہی دیجیے.....

وہ منہ بناتے ہوئے بولا

آپ کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں بس دودن کی ہی تو بات ہے

دودن ن ن..... جانتی ہے آپ دودن کسے کہتے ہیں... اڑتالیس گھنٹے..... اٹھائیس سو اسی منٹ

اور ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو سیکنڈ جب کہ یہاں تو ایک ایک پل مشکل سے گزرتا ہے

بس کیجیے.....

رائہ اس کی باتوں پر ہنستی ہی چلی گئی اور اس کی ہنسی کی آواز سننے ہوئے دانش پر سکون ہو کر مسکرا دیا

اوکے آہل اب میں چلتی ہوں.....

سب مہمان جا چکے تھے تنوی بھی اب جانے کے لیے اٹھ گئی اور آہل کے گلے لگی ماہی وہیں کھڑی تھی اسے ناگواری سے دیکھنے لگی

گڈنائٹ ماہی....

وہ ماہی کی جانب دیکھ کر مسکرائی بمشکل وہ بھی مسکرائی

بہت رات ہو گئی تم بھی سو جاؤ اب ورنہ ڈارک سرکس پڑ جائیگے

وہ اپنا پرس ٹھیک کرتے ہوئے بولی

ہمیں صلح دینے کے لیے بہت بہت شکریہ... لیکن ہم بھی آپ کو ایک صلح دیں

وہ سامنے آتے ہوئے بولی تنوی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا

کسی کے گھر بار بار جانے سے ناعزت کم ہو جاتی ہے

ماہی نے سنجیدہ ہو کر کہا تنوی کی مسکراہٹ غائب ہو گئی

ماہی.....

اہل نے حیرت سے اسے مخاطب کیا

آہل جی ہم یہ تو نہیں کہہ رہے کہ یہاں زیادہ نا آیا کریں ہم تو بس یونی انھیں سمجھا رہے تھے

وہ صفائی دیتے ہوئے بولی

ماہی...

اُس اوکے آہل..... کوئی بات نہیں... تھینکیو ماہی میں آگے سے دھیان رکھوں گی
آہل نے اسے کچھ کہنا چاہا تو تنوی نے اسے روک دیا اور جانے کے لیے ہلٹ گئی
تنوی.....

آہل نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ جلدی جلدی چلتے ہوئے باہر نکل گئی
ماہی... یہ کیا حرکت تھی.....

وہ ماہی کی جانب رخ کر کے بولا وہ اسے ننگی سے دیکھنے لگی اور بنا کوئی جواب دیے اوپر چلی گئی آہل
بھی اس کے پیچھے روم میں آیا وہ بیڈ پر منہ بنا سے بیٹھی ہوئی تھی آہل وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا

کچھ مت کہیے آہل جی ہم جانتے ہیں غلطی ہماری ہی ہے ہم نے ہی بد تمیزی کی ہے لیکن ہم سچ بتا
رہے ہیں ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے پر ہم کیا کریں ہم نا چاہتے ہوئے بھی وہ کر رہے ہیں جو ہم کرنا نہیں
چاہتے یا پھر یہ کہ ہم کرنا نہیں چاہتے لیکن خود بخود ہو جاتا ہے
وہ کچھ کہتا اس کے پہلے ہی ماہی نے اپنی صفائی دینی شروع کر دی آہل اس کی عجیب باتوں پر حیرت
سے اسے دیکھنے لگا

... تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا بول رہی ہو... کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو کیا ہوا ہے صاف صاف بتاؤ
وہ بے زاری سے بولا

آہل جی.... ہمیں تنوی جی بلکل بری نہیں لگتی لیکن ہمیں انکا آپ کے پاس آنا برا لگتا ہے..... جب وہ آپ کے گلے لگتی ہے تو ہمیں برا لگتا ہے..... جب وہ آہل آہل کر کے آپ کے پاس مڑ راتی رہتی ہے تو ہمیں برا لگتا ہے..... جب وہ آپ کے اتنے پاس کھڑی ہوتی ہیں تو ہمیں برا لگتا ہے

وہ دونوں ہاتھوں کو آمنے سامنے کر کے فاصلہ گنتی ہوئی بولی ناچاہتے ہوئے بھی آہل کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ اگئی
آپ ہنس رہے ہم پر.....
وہ حیرت سے بولی

نہیں..... خوش ہو رہا ہوں اپنی قسمت پر..

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا ماہی نے اسے غصے سے گھورا اور وہاں سے اٹھنے لگی لیکن آہل نے اسے اٹھنے نہیں دیا بلکہ اسے کھیچ کر بیڈ پر گرا دیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کی کلائیاں اپنی گرفت میں لیتے ہوئے خود اس کے اوپر جھکا ماہی پہلے حیرت اور پھر گھبراہٹ سے اسے دیکھنے لگی اور اپنی کلائیاں آزار کرنے کی کوشش کرنے لگی
کیا کر رہے آپ..... چھوڑیے ہمیں....

وہ بنا اس کی جانب دیکھے دھیرے سے بولی
کسی کا میرے قریب آنا برداشت نہیں کر سکتی
مجھے اپنے قریب آنے نہیں دیتی

تم چاہتی کیا ہو.....

وہ بھی اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے سرگوشی میں بولا ماہی اس کی جانب دیکھنے لگی لیکن زیادہ دیر اس کی نظروں کا سامنہ نہیں کر پائی تو پھر پلکیں جھکالی جانے دیجیے ہمیں....

آہل نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے صاف انکار کر دیا شاید وہ اس کی مرضی کی بھی پرواہ نہیں کرنا چاہتا تھا جھک کر اس کے گلے پر اپنے لب رکھ دیے ماہی نے آنکھیں بند کر کے خود کو اسکے سپرد کر دیا

رائہ شادی کے سرخ جوڑے میں دلن کے روپ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی بہت ہی شاندار طریقے سے ہر انتظام کیا گیا تھا ثریا بیگم جہاں اس کی نئی زندگی کو لے کر خوش تھی وہیں اس کے دور جانے پر بہت اداں بھی تھی۔ ماہی آف و ہائٹ اور ریڈ کا مبینیشن کے خوبصورت ڈریس میں ہمیشہ سے کئی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی آج اس کے چہرے پر ایک نئی خوشی تھی آہل کی محبت کے لئے رنگ جو صاف اس کے چہرے پر نظر آرہے تھے حارث صاحب بھی آج پہلی بار اسے باپ کی طرح دیکھ رہے تھے انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا تھا اور اب وہ ہر بات میں اپنی پچھلی کوتاہیوں کو ڈھونڈ رہے تھے آج وہ اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کر رہے تھے رخصتی کے وقت وہ رائہ کو گلے لگا کر بہت روئے تھے ان کی وجہ سے ان کے بچوں کو کتنی تکلیف ہوئی تھی آج ایک ایک بات انہیں یاد آرہی تھی

رائہ جانے سے پہلے سب سے مل کر رو رہی تھی دانش کا دل کر رہا تھا سب کے سامنے جا کے اسے سمجھا لے اسے رونے سے روکے لیکن وہ خود کو روکے ہوئے تھا آہل نے خود سے لگا کر اسے سمجھاتے ہوئے گاڑی میں بٹھایا اور بس اوپر والے سے ایک ہی دعا کی کہ اب اس کی بہن کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے

دانش نے کمرے قدم رکھا تو رائہ نے جلدی سے سر تھوڑا اور جھکا لیا اس کا چہرہ اچھپا ہوا تھا لیکن پھر بھی دانش اسکی گھبراہٹ کا اندازہ لگا سکتا تھا وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور بیڈ پہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا رائہ نے اپنا ہاتھ دل پر رکھ لیا دانش نے دھیرے سے اس کا دوپٹہ چہرے سے ہٹاتے ہوئے پیچھے کیا اور اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا رائہ نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا رائہ زرا مجھے چمٹی کاٹنے

وہ بالکل سنجیدگی سے بولا رائہ حیران ہو کر دیکھنے لگی
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں
www.urdu novels mania.com

ہاں پلیز.....

وہ اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولا

ہم ایسا کیوں کریں بھلا..

وہ پریشان سی ہو گئی تھی

تاکہ مجھے پتہ چلے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں یا آپ سچ مچ میرے سامنے ہے

وہ سنجیدگی سے بولا رائمہ نے اس کی بات پر بمشکل اپنی ہنسی روکی مسکرا کر رخ دوسری طرف کر لیا دانش بھی مسکرا دیا

اچھا اگر چمٹی نہیں کاٹ سکتی تو کس کر کے یقین دلا دیجیے

وہ شرارت سے اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے بولا رائمہ کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر اسے ہنسی اگئی... اس نے سائنڈ ٹیبل سے ایک باکس اٹھایا اس میں سونے کے خوبصورت کنگن تھے اس نے دونوں ہاتھوں میں اسے باری باری کنگن پہنائے

رائمہ.....

میں جانتا ہوں یہ کچھ بھی نہیں ہے ان سب کے سامنے جواب تک آپ پہنتی رہی ہے اور مجھے نہیں معلوم کے میں آپ کو کبھی ویسی زندگی دے بھی پاؤں گا کہ نہیں لیکن ایک چیز ہے جس کی کمی نہیں ہوگی کبھی وہ ہے میرا پیار آپ کبھی میری محبت میں کمی محسوس نہیں کریں گی میں آپ کی امید سے زیادہ چاہوں گا آپکو..... چاہے وقت کتنا بھی بدل جائے مجھے بدلا ہوا نہیں پائنگی آپ.....

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر سنجیدگی سے بولا

بدلے میں بس ایک ہی چیز چاہیے آپ سے وہ یہ کہ آپ میرے امی ابو کو مجھ سے زیادہ اہمیت دیں..... میرے لیے..... وہ خوش میں خوش.....

رائمہ اسے بہت غور سے دیکھتے ہوئے اس کی باتوں کو سننے لگی

بس کیجیے ایسے دیکھیے مت مجھے ورنہ میں بھی شرمناؤں گا...

وہ شرارت سے بولا تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی دانش نے اس کے ہاتھوں پر باری باری پیار کیا

کچھ بولیے ناکم سے کم آج تو چپ مت رہیے.....
 دانش نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا
 کیا کہے ہم آپ کی باتیں ہمیں خاموش کر دیتی ہے...
 وہ بنا دیکھے بولی

کیوں... کچھ غلط کہا میں نے

نہیں ہمارا وہ مطلب نہیں تھا بس ہم حیران ہے کہ کوئی اتنا بھی اچھا کیسے ہو سکتا ہے ہمارا خدا جانتا ہے
 کہ ہمیں کسی قیمتی چیز کی خواہش نہیں ہے اور جس چیز کی خواہش ہے وہ ہمیں مل چکی ہے کسی نے ہمیں
 اتنی اہمیت دی ہمیں اپنی خواہش بنایا ہماری بے رنگ زندگی کو اپنی محبت کے رنگوں میں رنگ دیا
 اس کے بعد کوئی خواہش باقی نہیں ہماری سب کچھ مل گیا ہمیں اور اب ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم بھی
 دل و جان سے آپ سے وفا نبھائیں گے.. آپ کے امی ابو ہمارے امی ابو.. آپ کی خوشی ہمارا مقصد
 دانش نے اپنے ہاتھوں میں موجود اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا اور اسے پیار سے دیکھتے ہوئے اپنے حصار
 میں لیا

آہل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا مسلسل کچھ سوچ رہا تھا زندگی نے اسے بہت ہی مشکل مقام پر لا
 چھوڑا تھا جہاں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا غلطی اس کی تھی بھی اور نہیں بھی..... یہ تو وہ جان چکا تھا کہ
 ماہی کہ بغیر نہیں رہ سکتا لیکن تنوی کو جواب دینا اس کے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا تنوی
 ایک بار پہلے بھی جان دینے کی کوشش کر چکی تھی وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتی تھی وہ کیسے اپنی دوست کو

یہ سزا دے سکتا تھا وہ بھی یہ جانتے ہوئے کہ اس کی کوئی غلطی ہی نہیں لیکن کرتا بھی تو کیا وہ ماہی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا اس کی محبت کو اپنے دل سے کسی بھی طرح سے نہیں نکال سکتا تھا وہ بس یہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح تنوی کو سمجھائے کیسے اسے سوری کہے جب تک وہ تنوی سے بات کر کے پرسکون نہیں ہو جاتا تب تک ماہی سے محبت کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

ماہی کپڑے چنچ کر کے باہر آئی تو وہ اسی طرح اپنی سوچوں میں گم تھا ماہی آکر دوسری سائڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھنے لگی اسے ماہی کی موجودگی کا بھی احساس نہیں ہوا

کیا ہوا اہل جی.... آپ کیوں پریشان ہے

وہ آخر خود ہی اسے مخاطب کر کے بولی

نہیں میں پریشان نہیں ہوں.... بس کچھ سوچ رہا تھا....

وہ سنجیدگی سے بولا ماہی اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی اہل نے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے

اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا

اب کوئی پریشانی نہیں ہے..... سب کچھ ٹھیک ہے...

وہ اس نظروں کو پڑھتے ہوئے بولا اور اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا

بتاؤ بھی تو کیسے کہ کیوں پریشان ہوں جانتا ہوں تم بھی پریشان ہو جاؤ گی، بس کچھ وقت اور انتظار کر لو پھر

اپنے دل کی ہر بات بتاؤنگا تمہیں...

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا

کیا بات ہے آپ کیوں پریشان ہے

حارث صاحب کو مسلسل خاموش دیکھ کر ثریا بیگم نے فکرمندی سے کہا

کیا بتاؤ آپ کو..... میں ایک بہت ہی خود غرض انسان ہوں جسے کسی کی پرواہ نہیں میں نے یہ تک نہیں سوچا کبھی کہ میری یہ خود سری میرے اپنوں کے لیے سزا بن گئی ہے میں نے ہمیشہ اپنے بارے میں سوچا کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ میرے بچے کس حال میں ہے میں کبھی ان کا اچھا باپ نہیں بن پایا نا ہی ایک اچھا بیٹا نا ہی ایک اچھا شوہر میں کوئی رشتہ نبھا نہیں پایا... آج جب مجھے اپنے بیٹے کے دور جانے کا ڈر محسوس ہو رہا تب مجھے محسوس ہو رہا کہ کسی اپنے کی کمی کیا ہوتی ہے جب کہ وہ ابھی میری نظر کے سامنے ہے لیکن اس کے جانے کا سوچ کر ہی میرا دل بند ہونے لگتا ہے شاید اس لیے کیونکہ اب مجھے اس کی ضرورت ہے لیکن کبھی اسے بھی میری ضرورت تھی تب میں نے اس کا نہیں سوچا تو اب کس منہ سے اسے روکوں میں

www.urdu novels mania.com

وہ اداسی سے بولے

آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا یہ بہت بڑی بات ہے بیٹا ہے وہ آپ کا باپ بن کر روکیے اسے میں جانتی ہوں وہ کبھی انکار نہیں کریگا

ثریا نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہا

وہ نہیں مانے گا وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے

وہ ان کی جانب دیکھ کر بے بسی سے بولے

نہیں پا پا وہ آپ سے نفرت نہیں کرتے بس ناراض ہے لیکن اگر آپ انہیں منانگے تو وہ مان جائیں گے
 ماہی نے ان کی بات سن لی تھی انہیں اتنا بے بس دیکھ کر خود کو کہنے سے روک نہیں پائی
 میں نے بہت گناہ کیے ہیں اپنی زندگی میں آج ایک ایک کر کے سب میرے سامنے آ رہا ہے میں
 نے آپ کے ساتھ بھی.....

پا پا جانے دیجیے نا پچھلی سب باتیں بھول جائیے

وہ کچھ کہنے لگے تو ماہی نے ان کی بات کاٹ دی وہ جانتی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں
 نہیں بیٹا تم نہیں جانتی میں نے کیا کیا ہے جان جاؤ گی تو تم بھی مجھے کبھی معاف نہیں کرو گی
 ہم وہ بات جاننا بھی نہیں چاہتے بس ہم کہہ رہے ہیں نا کہ سب بھول جائیں وہ سب پچھلی باتیں تھی
 ان کا ذکر کر کے کچھ حاصل نہیں ہے اور آپ فکر مت کیجیے اہل جی کبھی بھی آپ کو یا اس گھر کو چھوڑ
 نہیں جائیں گے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں
 وہ انہیں دلاسا دیتے ہوئے پر یقین لہجے میں انہوں نے کھڑے ہو کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے
 کمرے کی جانب چل دے

ماہی اور اس کے درمیان کی دوریاں تو ختم ہو گئی تھی لیکن ایک اجنبیت تھی جو اہل کی وجہ سے دونوں
 کے درمیان اگنی تھی اہل کی خاموشی نے ماہی کے زہن میں کئی سوال پیدا کر دیے تھے لیکن اس کی
 ہمت نہیں تھی کہ کچھ پوچھ سکے ابھی ابھی تو رشتہ شروع ہوا تھا وہ کوئی بھی ایسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی
 جس سے دونوں کے درمیان تلخیاں پیدا ہو وہ بس ایسا کچھ کرنا چاہتی جس سے اہل خوش ہو

آہل کا زہن سوچ سوچ کر ماؤف ہو چکا تھا لیکن کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا ٹینشن کی وجہ سے نا وہ ٹھیک سے کوئی کام کر پارہا تھا نا ہی سو پارہا تھا اس وقت بھی وہ افس چنیر سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب تنوی اندر آئی

کیا ہوا آہل کیوں پریشان ہو تم

اس نے آہل کو اس طرح دیکھا تو بنا پوچھے نارہ سکی آہل نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

منتھنگ

وہ بس اتنا ہی کہ کر چپ ہو گیا تنوی ہلکا سا ہنسی

پہلے تو بنا ہو چھے ہر بات بتا دیتے تھے اب تو پوچھنے پر بھی کچھ شتیر نہیں کرتے...

وہ اا کے مقابل والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پر شکوہ لہجے میں بولی

میں جانتی ہوں اہل تمہاری پریشانی کی اہم وجہ شاید میں ہی ہوں

آہل خاموش اسے دیکھتا رہا وہ رخ دوسری جانب کر کے بولی

ایسی کوئی بات نہیں ہے تنوی....

آہل نے اس کی نفی کی

تو کیا بات ہے اہل جو بھی ہے کہہ دو.... اس طرح خاموش مت رہو

وہ دوبارہ اس کی جانب مڑی آہل سوچنے لگا کہ کیسے شروعات کرے

یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے برا لگے گا..... نہیں لگے گا آج تک تمہاری کوئی بات بری نہیں لگی مجھے...

اسے ہنوز خاموش دیکھ کر بولی

میں..... میں اسے نہیں چھوڑ سکتا تنوی.....

وہ نیچے دیکھتے ہوئے بولا

میں جانتی ہوں...

وہ اہل کے چہرے پر نظریں جمائے سنجیدگی سے بولی

پلیز تنوی مجھے غلط مت سمجھو... تم ہمیشہ سے میری اچھی دوست رہی ہو سب سے سپیشل لیکن میں تم

سے پیار نہیں کرتا

میں جانتی ہوں....

اب بھی اس نے اسی انداز اور لہجے میں کہا آہل اٹھ کر اس کی جانب آیا

تنوی...

اس نے تنوی کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑے کیا

تم جانتی ہو مجھے کسی سے دوستی کرنا پسند نہیں تھا اس لیے میں جان بوجھ کر ہر کسی کو انور کرتا رہتا تھا

لوگوں کی میٹھی میٹھی باتیں اور زہریلی سوچ سے نفرت تھی مجھے.... اور تمہارے ساتھ بھی میں نے یہی کیا

تھا تمہیں بھی انور کیا بلکہ انسلٹ بھی کیا بار بار تم دوستی کے لیے کہتی میں انکار کرتا رہا تمہیں ہیٹ کرتا

رہا لیکن تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مجھے محسوس ہوا کہ تم ان دوستوں میں سے نہیں ہو جو ضرورت کے

وقت آتے ہیں تم ان میں سے ہو جو اس وقت آتے ہیں جب ضرورت ہوتی ہے تم نے ہر وقت میں

میری ہیلپ کی مجھے راستہ دکھایا میں نے صرف تمہیں اپنی دوست سمجھا سچے دل سے..... میں جانتا تھا

تم مجھے صرف دوست نہیں سمجھتی بلکہ مجھ سے کچھ زیادہ ایسپیکٹ کرتی ہو حالانکہ تم نے کبھی کہا نہیں لیکن میں نے اندازہ لگا لیا تھا میری کوئی پسند یا محبت والی بات نہیں تھی تو میں نے سوچا کہ کیوں نا دوست کو ہی لائف پائٹر بنا لیا جائے ماہی کے آنے کے بعد بھی میں نے کبھی اس ارادے سے ہٹنے کا سوچا بھی نہیں لیکن.... میں کیا کروں تنوی میں نے بہت کوشش کی لیکن خود کو روک نہیں پایا اس سے محبت کرنے سے اسے انگوڑ کیا اس سے نفرت کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس کا لٹا ہوتا گیا پتہ نہیں یہ قسمت کی بات تھی یا اس رشتے کی طاقت جو مجھے اس کے قریب سے قریب کرتی گئی میں اگر تمہیں دیا ہوا پراس پورا کرنے کے لیے تم سے شادی کر بھی لوں تو کبھی تم سے پیار نہیں کر پاؤں گا ناہی کبھی ماہی کو دل سے نکال پاؤں گا بس ایک سمجھوتہ ہو گا وہ..... کوئی خوشی نہیں ہوگی اس میں.... میں یہ نا انصافی نہیں کر سکتا نا اپنے ساتھ نا تمہارے ساتھ... اے ایم سوری وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر سنجیدگی سے بولا تنوی خاموشی سے اسے سنتی رہی تم نے کیسے سوچ لیا اہل کہ تمہیں اتنا مجبور کر کے میں تم سے شادی کرونگی اپنے لیے میں تمہیں تمہاری محبت سے دور کرونگی کیا اتنی خود غرض سمجھتے ہو مجھے دوست ہو تم میرے اور دوستی میں کسی جنسیفیکیشن کی ضرورت نہیں ہوتی تمہیں مجھے کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی ہوں تم ماہی کے اور ماہی تمہارے لیے پرفیکٹ ہے اب بیچ میں آکر مجھے ولن بننے کا کوئی شوق نہیں وہ صاف دل سے بولی آہل نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا

اور ویسے بھی میں تم سے کونسا عشق کرتی ہوں جو تم نہیں ملے تو مرجاؤ گی وہ تو اچھے خاصے ہینڈ سم ڈیشنگ ہونا اسلیے تھوڑا افسوس تو ہوتا ہی ہے..... لیکن چاہے جیسے بھی ہو مجھے سکیکند ہینڈ مال پسند نہیں ہے اس لیے تم جاؤ اپنی ماہی کے پاس

وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے شرارتا بولی

آہل جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے خود کو رونے سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے اہل نے آگے بڑھ کر اسکے پاس آیا وہ اب بھی ہنس رہی تھی اہل نے اسے گلے لگایا تو وہ بے آواز رونے لگی دروازہ دھیرے سے کھول کر ماہی اندر آئی تو اندر کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کتنے لمحے تو وہ یوں ہی ساق ت کھڑی رہی خود کو یقین دلانے کی کوشش کرتی رہی کہ یہ سچ ہے یا خواب آے لویو

آہل کی آواز اس کے کانوں میں تیزاب کی مانند محسوس ہوئی بدلے میں تنوی نے بھی آہل کی بات کا جواب دیا ماہی جس طرف کھڑی تھی صرف آہل کا چہرہ دیکھ سکتی تھی وہ آہل کو بے یقینی اور صدمے سے دیکھنے لگی اس کا مزید وہاں کھڑے رہنا ناممکن تھا اس لیے وہ بنا مڑے دھیرے دھیرے پیچھے چلتی ہوئی دروازے سے باہر نکلی اور پھر جلدی جلدی قدم بڑھاتی ہوئے وہاں سے باہر آئی گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ڈرائیور کو گھر چلنے کو کہا وہ اپنے انسور وکنے کی بہت کوشش کرتی رہی لیکن روک نہیں پارہی تھی لیکن وہ کسی کو دکھانا بھی نہیں چاہتی تھی آہل صبح بنا ناشتہ کیے آفس آگیا تھا اس لیے وہ اس کے لیے خود ناشتہ بنا کر لے آئی تھی وہ تو اس رشتے کو مضبوط کرنا چاہتی تھی لیکن آج اسے وہ رشتہ نظر ہی نہیں آیا آج تو اسے حقیقت نظر آئی تھی گھر کے اندر اتے ہی وہ دوڑتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر

اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی آج اس کا دل کر رہا تھا کہ چلخ چلخ کر روے اور ناجانے کتنے امتحان باقی تھے اس کے وہ سوچ سوچ کر مرنے لگی تھی آہل کے الفاظ اسکا تنوی کو گلے لگانا سب کچھ فلم کی طرح انکھوں کے سامنے چل رہا تھا وہ وہیں زمیں پر بیٹھ گئی

ایسا کیوں کیا آہل جی آپ نے ہمارے ساتھ..... اگر آپ کو ہمیں اپنا نا ہی نہیں تھا اگر آپ کو تنوی جی کے ساتھ ہی رہنا تھا تو کیوں اے ہمارے قریب کیوں ہمیں جھوٹی امید دی.. اگر سچ وہ ہے حق آج ہم نے دیکھا تو وہ کیا تھا جو ہم نے ہمیشہ محسوس کیا آپ کی انکھوں میں جو دیکھا وہ کیا تھا آہل جی میں اپنا بنا کر ہمارے بن کر آپ کسی اور کے ساتھ..... کیوں کیا آپ نے ایسا آہل جی وہ اپنی سوچوں میں ہی اہل سے مخاطب تھی

غلطی تو ہماری ہی ہے ہم کیسے بھول گئے کہ یہ شادی تو بس ایک کانٹریکٹ ہے ہم نے اسے اہمیت دی تو کیا وہ بھی دینگے..... نہیں کبھی نہیں..... ہم نے یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ وہ ہم سے نفرت کرتے ہیں ان کے لیے یہ رشتہ معنی نہیں رکھتا انہیں اتنا بسالیا اپنے دل میں..... لیکن اگر ان کے لیے یہ سب معنی نہیں رکھتا اگر انہیں ہم سے رشتہ نہیں رکھنا تھا تو یہ سب نائک کیوں کیا... ہاں ہم تو بھول ہی گئے یہ سب تو ان کے لیے وقت گزاری ہے انھوں نے ہی کہا تھا کہ یہ سب ان کے لیے کچھ معنی نہیں رکھتا ہم کیسے بھول گئے تھے یہ سب..... کیسے ہم نے سوچ لیا کہ یہ ان کی محبت ہے کہ یہ ان کی جانب سے نئی شروعات ہے

روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی اب آنسو صاف کر کے ایک ایک بات کو سوچنے لگی سمجھنے لگی آہل کے ساتھ گزرا ہوا وقت اس کی باتیں اس کی نفرت اس کی چاہت سب کچھ اس کے ذہن میں گردش کرنے لگا

انہوں نے تو ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ تنوی جی سے شادی کرنا چاہتے ہیں ان کے ابو نے ان کی شادی زبردستی ہم سے کروائی وہ مجبور ہو کر شادی کر سکتے ہیں لیکن ہم سے محبت تو نہیں کر سکتے نانا تنوی جی کو بھول سکتے ہے وہ ہمارے درمیان نہیں آئی بلکہ ہم ہی ان دونوں کے درمیان آ گئے تھے انہوں نے تو کوئی بات چھپائی بھی نہیں ہم سے..... ل تو ہم کیسے انہیں قصور وار ٹھہرا سکتے ہیں غلطی ان کی نہیں ہے یہ تو ہمارا نصیب ہے جو ہم نے خود چنا ہے اب کیوں ہم اس نصیب پر رورہے ہیں..... ہم تو ان سے پیار کرتے ہیں تو ہمیں ان کی خوشی میں خوش ہونا ہے اور ان کی خوشی ہم سے نہیں تنوی جی سے ہے

آہل روم میں آیا تو لائٹس بند تھی اور لیمپ کی ہلکی سی روشنی کا اجالا پھیلا ہوا تھا ماہی بیڈ پے انکھیں بند کیے لیٹی تھی وہ اس وقت آہل کا بالکل بھی سامنہ نہیں کرنا چاہتی تھی

ماہی...

آہل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس پر جھک کر بولا ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا آہل نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا اور اس کے گال پر پیار کیا

آج اتنی جلدی سو گئی کچھ دیر تو اور انتظار کرتی آج میں تم سے اپنے دل کی بات کہنا چاہتا تھا تم سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا جانتا ہوں تم پریشان ہو... الجھن میں ہو لیکن اب تمہاری ہر الجھن دور کر دوں گا میں.... بنا اظہار کے پیار تو کر لیا اب اس پیار کو نام بھی تو دینا ہے تمہیں بتانا ہے کہ تم کتنی سپیشل ہو میرے لیے...

وہ ماہی کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا ماہی نے آنکھیں نہیں کھولیں آہل نے اسکے پیشانی پر پیار کیا اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا اب اسے صبح کا انتظار تھا وہ ماہی کو دیکھتے ہوئے چند ہی لمحوں میں پر سکون ہو کر سو گیا لیکن ماہی ساری رات نہیں سو پائی جانے کیا ہونا تھا اب کیا رخ لینے والی تھی اس کی زندگی

آہل گھر آیا تو ماہی روم میں موجود نہیں تھی اس نے اپنا کوٹ اتار کر پوری طاقت سے بیڈ پر پھینکا وہ صبح بھی کتنی کوشش کرتا رہا اس سے بات کرنے کی لیکن وہ اس سے دور بھاگتی رہی اس کے افس جانے تک روم میں نہیں آئی اور جب اس نے ملازم کے ذریعے خود ہو کر بلوایا تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ دادی کے ساتھ ہے وہ کافی دیر انتظار کرتا رہا پھر افس چلا گیا اور اب جب وہ واپس آیا تو بھی وہ روم میں نہیں تھی اس لیے اسے غصہ آ گیا وہ جلدی جلدی سیرھیاں اتر کر نیچے آیا تو نیچے سب ہی ساتھ میں بیٹھے تھے میر واپس جانے والا تھا اس لیے سب اس کے جانے کی تیاریاں کر رہے تھے

ماہی...

اس نے ماہی مخاطب کیا تو سب نے ہی آہل کی جانب دیکھا

مجھے تم سے کچھ کام ہے میرے ساتھ چلو

وہ بنا رکے بولا

ہم میر جی کا سامان پیک کرنے میں ان کی ہیلپ کر رہے ہیں انہیں جانا ہے اس لیے تھوڑی دیر میں آتے ہیں

وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی آہل نے اسے غصے سے گھورا اور اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اوپر لے گیا سب ہی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی جب کہ وہ اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی اہل نے روم میں لا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

کیا تماشا لگا رکھا ہے صبح سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم... تمہارے لیے یہ سب کام مجھ سے بھی زیادہ ضروری ہے کیا... میری کوئی امپورٹینس ہی نہیں وہ سختی سے بولا ماہی نے نا اس کی جانب دیکھا نا اس کی بات کا جواب دیا آہل کو اپنی سختی کا اندازہ ہوا تو اس نے ایک گہری سانس لے کر اپنا غصہ کنٹرول کیا اور آگے بڑھ کر اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے

کیا ہوا... کیوں انور کر رہی ہو مجھے..... کل سے دیکھ رہا ہوں بہت بدلی ہوئی سی لگ رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا....

اس نے سنجیدگی سے پوچھا ماہی نے سر نفی میں ہلا دیا اور اس کے ہاتھ ہٹا کر اس سے الگ ہوئی پیچھے ہو کر رخ دوسری جانب کر لیا آہل نے اس کی پشت سے لگتے ہوئے اس کے شولڈر پر تھوڑی ٹکاتے ہوئے اس کے گرد اپنے ہاتھ باندھ دیے

تو پھر کیوں پریشان ہو..... اتنی چپ چپ سی لگ رہی ہو اتنی خاموش تو تم اپنے شادی والے دن بھی نہیں تھی.....

وہ شرارت سے بولا ماہی نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا آہل نے اس کا رخ۔ اپنی جانب کیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا

کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے..... بتاؤ کیوں پریشان ہو
اہل جی ہم سچ کہہ رہے ہیں کوئی پریشانی نہیں ہے بس کچھ وقت کی بات ہے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا
آپ کا ہر مسئلہ حل ہو جائے گا
وہ پرسوج لہجے میں بولی

میرا.... میری اور تمہاری زندگی الگ تھوڑے ہی ہے ہم ایک ہے ہماری زندگی ایک ہے اور جب
تک تم ساتھ ہو تب تک کوئی بھی پر اہلم معنی نہیں رکھتی میرے لیے چاہے کتنی بھی بڑی ہو... اور
تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہے روئی ہو تم
وہ غور سے اسے جانچتے ہوئے بولا

نہیں بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں شاید اسلیے
وہ نظریں چرانے لگی

تب تو تمہیں آرام کرنا چاہیے چلو لیٹ جاؤ
نہیں ابھی ہمیں کام ہے ہم بعد میں.....

بلکل نہیں....

اس نے ماہی کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی اور جلدی سے آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا اور بیڈ پر لٹا دیا

اب تم یہاں سے نہیں اٹھو گی سمجھ گئی
وہ وارنگ دیتے ہوئے بولا ماہی نے خاموشی میں ہی عافیت جانی

آہل.....

وہ اوپر جانے لگا تو حارث صاحب کی آواز پر اس کے قدم رک گئے لیکن وہ مڑا نہیں بیٹا میں اپنی غلطیوں پر بہت شرمندہ ہو میں چاہ کر بھی اس کا بھگتتاں نہیں کر سکتا لیکن تم مجھے معاف کر سکتے ہو یہ تمہارے اختیار میں ہے
ہم سب کو چھوڑ کر مت جاؤ بیٹا اپنے باپ کو اتنی سخت سزا مت دو..
سیڑھیاں چھڑھنے کی کوشش میں ان پیر لڑکھڑا گیا
ڈیڈ.....

www.urdu novels mania.com

آہل نے جلدی سے انہیں تھام لیا

میں پچھتاوے کی آگ میں جل رہا ہوں اب اگر تم مجھے چھوڑ کر چلے گے تو شاید زندہ نہ رہ پاؤں زیادہ دن وہ سنسکتے ہوئے بولے

نہیں ڈیڈ آپ کو کچھ نہیں ہوگا میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا
وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا

میں نے بہت گناہ کیے ہیں اس کے لیے مجھے جتنی سزا ملے کم ہے لیکن.....
وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کھڑے تھے آہل نے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے
نوڈیڈ... پلیز....

وہ جلدی سے ان کے گلے لگ گیا

آہل نیند سے جاگا تو ماہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی اپنے گیلیے بالوں کو برش کرتے ہوئے
آہل بہت سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا آئینے میں..... اسے جانچنے کی کوشش کر رہا تھا
کیا ہوا آپ ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں
وہ اس کی نظروں سے الجھ کر بولی
آہل ایک گہری سانس لیتے ہوئے دوسری جانب دیکھنے لگا
کچھ نہیں.....

اس نے بے نیازی سے کہا ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی
پتہ نہیں کیوں لیکن کل سے تم مجھے بہت بدلی ہوئی سی لگ رہی ہو اتنی خاموش اتنی سیریس میں نے
تمہیں کبھی نہیں دیکھا کچھ تو چل رہا ہے تمہارے دماغ میں
وہ اسکی حیرت پر سنجیدگی سے بولا
ایسی کوئی بات نہیں ہے آہل جی
وہ نظر پھیر کر بولی

پہلے جب مجھے برا لگتا تھا تب ہر وقت باتیں کرتی رہتی تھی اور اب جب میں تمہاری باتیں سننا چاہتا ہوں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں تو خاموش ہو گئی ہو

ماہی اسکی خنکی بھرے لہجے پر اسے دیکھنے لگی اور اٹھ کر اس کے پاس آئی
ہم..... آہل جی ہم جو بھی کرینگے وہ آپ کو تکلیف پہنچانے کے لیے نہیں کرینگے آپ کی خوشی کے لیے کرینگے آپ کے اچھے کے لیے کرینگے آپ کبھی ہمیں غلط مت سمجھیے گا ہم سے کبھی نفرت مت کیجیے گا

وہ کہتے کہتے ایک دم سے رو دی آہل پریشان ہو گیا

ارے..... رو کیوں رہی ہو.. میں نے ایسا تو نہیں کہا....

آہل نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھا متے اس کے انوصاف کیے اور اسے گلے لگایا
ہمیں معاف کر دیجیے آہل جی....

وہ اس پر مضبوط گرفت کیے بولی

چپ... کیسی باتیں کر رہی ہو تم..... میں تمہیں کیوں غلط سمجھوں گا

آہل نے اسے خود سے الگ کیا

میری زندگی میں میری خوش قسمتی بن کر آئی ہو تم جب سے تم آئی ہو سب پر ابلمس ختم ہو گئی رشتے اور مضبوط ہو گئے میری سوچ بدل گئی میرا دل بدل گیا میں خود بدل گیا تم نے میری زندگی بدل دی
..... بے رنگ زندگی کو رنگوں سے بھر دیا اب کوئی کمی نہیں ہے میری لائف میں سب کچھ مکمل ہو چکا

ہے ہر رشتہ مکمل ہو چکا ہے سب تمہاری وجہ سے میں تم سے کبھی نفرت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا اور دھیرے سے لبوں سے لگایا ماہی اسے دیکھنے لگی اس کی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آہل کی باتوں پر یقین کرے یا اپنے آنکھوں دیکھے پر کیا کرے کیا نا کرے وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو گئی تھی آہل نے اسے گلے سے لگا کر سختی سے خود میں بھینچ لیا

وہ آج سب کے ساتھ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اس کی خوشی اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی جہاں ہمیشہ سنجیدگی ہوتی تھی اب وہ نہیں تھی سب ہی اسے دیکھ کر بہت خوش تھے اور جانتے تھے اس کی وجہ ماہی ہی ہے وہ بار بار مسکرا کر ماہی کو دیکھ رہا تھا ثریا بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری آہل....

www.urdu novels mania.com

تنوی کی آواز پر سب ہی اس جانب متوجہ ہوئے تنوی... کم....

اس نے مسکرا کر کہا تو وہ وہاں آئی ماہی آہل کو دیکھنے لگی بیٹھو بیٹھا ناشتہ کرو....

نہیں انٹی میں کر چکی ہوں آہل سے کچھ کام تھا....

اُس اوکے یار بیٹھ جاؤ... میں فرسٹ ٹائم سب کے ساتھ بیٹھ کر بریک فاسٹ کر رہا ہوں تو تمہارا ہونا تو ضروری ہے نا

اس کی بات پر تنوی انکار نہیں کر پائی

آج بہت خوش لگ رہے ہو کیا بات ہت

جس کے پاس تم ہو اسے خوش ہونے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے

اس نے ماہی کی جانب دیکھ کر کہا لیکن ماہی کا سر نیچے تھا اس نے دیکھا نہیں پر اسے بہت اندر تک لگی یہ بات سب ہنستے مسکراتے باتیں کرنے لگے صرف ماہی ہی تھی جو ہمیشہ سے زیادہ خاموش تھی کچھ دیر وہ وہاں بیٹھی رہی پھر اٹھ کر کچن میں آگئی وہ سب کے سامنے رو نہیں سکتی تھی کسی کی اہٹ محسوس کی تو اس نے جان بوجھ کر خود کو مصروف دکھاتے ہوئے فرج سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالنے لگی آہل نے پیچھے سے آکر اسے اپنی گرفت میں لیا

میرے پاس تمہارے لیے ایک سر پرائز ہے

وہ اسکے کان کے قریب ہو کر بولا وہ مڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

روم میں ہے... تم دیکھ لینا..... میں چلتا ہوں کچھ کام ہے.....

وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولا اور اس کے ہونٹوں سے ہلکے سے کس کر کے جانے کے پلٹ گیا

آہل جی.....

ماہی نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا اور اسکے سینے سے لگ گئی وہ اسکے اطراف بازو باندھے اسے خود

سے لگا رہا

اب اگر ایسے کروگی تو کیا میں جا پاؤنگا

کافی دیر یوں ہی رہی تو آہل کے کہنے پر اس سے الگ ہوئی

ڈونٹ وری میں شام کو جلدی سے واپس اونگا او کے

وہ اس کے ہاتھ پر پیار کرتے ہوئے بولا اور جانے لگا ماہی کے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا وہ

اسے دیکھتی رہی اور پھر اپنے خالی ہاتھ کو

وہ روم میں آئی تو بیڈ پر ہی ایک گفٹ باکس رکھا ہوا تھا اس نے کھول کر دیکھا تو اس میں سرخ رنگ کا

ڈریس تھا ساتھ ہی ایک کارڈ بھی تھا اس نے نکالا اور پڑھنے لگی

بہت کچھ قیمتی لمحیں ضائع ہو گئے ہماری زندگی کہ ایک دوسرے سے اجنبیت میں لڑنے میں ایک

دوسرے کو سمجھنے میں کیوں نا ایک نئی شروعات کرے ہر لمحہ کو پھر سے جیسے ادھوری کہانی کو پورا

کریں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں آج تم یہ ڈریس پہن کر ایک بار پھر میری دِلن بنو میرے لیے.....

اس نے ڈریس کو ہاتھ میں لیا آنکھوں سے لگا کر رونے لگی

نہیں اہل جی یہ کبھی نہیں ہوگا اب..... کیونکہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کی زندگی سے جا رہے ہیں ہم

جانتے ہیں آپ کو بہت برا لگے گا بہت ناراض ہونگے آپ لیکن کم سے کم آپ کو آپ کی خوشیاں تو

مل جائیں گی اپنی مرضی سے اپنی زندگی جی سکے گے آپ.... آج ہم آپ کو اس زبردستی کے رشتے سے

آزاد کر دینا چاہتے ہیں... ہمیں معاف کر دیجیے گا کہ ہم آپ کو بنا بتائے جا رہے ہیں

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے زار و قطار رونے لگی لیکن رونے سے کچھ حاصل نہیں تھا اسے مضبوط بننا تھا اپنے فیصلے پر عمل کرنا تھا اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور اس باکس کو دوبارہ اسی طرح رکھ دیا جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آئی تو سب اپنے اپنے کمرے میں تھے اس نے ملازم سے کہہ کر اپنا بیگ گاڑی میں رکھوایا ملازم نے خاموشی سے اس کے حکم پر عمل کیا وہ ثریا بیگم کے کمرے میں آئی وہ کپڑے فولڈ کر کے الماری میں رکھ رہی تھیں

ماہی کہیں جا رہی ہو تم بیٹا.....

ثریا بیگم اسے تیار دیکھ کر بولی

جی ہمیں اپنی ایک سہیلی سے ملنے جانا تھا

وہ دھیرے سے بولی

ٹھیک ہے جاؤ لیکن جلدی آج موسم بہت خراب ہے نالگتا ہے بارش ہونے والی ہے ڈرائیور سے کہنا دھیان سے گاڑی چلائے

ثریا بیگم مصروف سے انداز میں اسے سمجھانے لگی وہ انھیں غور سے دیکھتی رہی اور آگے بڑھ کر ان کے گلے لگ گئی

ارے... کیا ہوا..... تم ٹھیک تو ہو

ثریا بیگم حیرانی سے بولی

آپ ہماری اتنی فکر کرتی ہے.. تب ہمیں لگتا ہے جیسے ہماری امی ہمارے سامنے ہیں....

میں بھی تو تمہاری امی ہی ہوں نا....

وہ اسکا چہرہ تھا متے ہوئے بولی ماہی نے سر اثبات میں ہلادیا
ٹھیک ہے امی ہم چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے اور ہمیں آتے ہوئے بھی شاید دیر ہو جاوے ہمارا انتظار مت
کیجیے گا

وہ اور زیادہ وہاں کھڑی رہتی تو شاید رو دیتی اس لیے جلدی سے بولی اور باہر نکل گئی دادی کے روم
آئی تو وہ سوئی ہوئی تھی اس نے خدا کا شکر ادا کیا ورنہ اسے ایک اور بار جھوٹ بولنا پڑتا اس نے زمین پر
بیٹھتے ہوئے ان کے ہاتھ پر بوسہ کیا اور باہر نکل آئی
باہر نکلنے کے بعد بھی وہ کھڑی اپنے گھر کو دیکھتی رہی کتنی یادیں وابستہ تھی یہاں سے جنہیں وہ کبھی
بھول نہیں سکتی تھی

ڈرائیور کے ساتھ وہ بس تھوری دوری تک آئی پھر اتر کر اسے جانے کو کہہ دیا اور وہاں سے ٹیکسی لے
لی

وہ آفس سے جلدی سے نکلا تھا لیکن راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اس لیے اسے گھر آتے آتے دیر ہو گئی۔
اس نے ماہی کے لیے ایک خوبصورت سفید پھولوں کا بو کے خرید اتھا باہر بارش ہو رہی تھی اس لیے وہ
بارش میں بھیگ گیا تھا گھر پہنچا تب تک سب سو چکے تھے وہ سیدھے روم میں آیا روم میں بلکل
اندھیرا تھا اس نے بو کے ٹیبل پر رکھا اور اپنا اوور کوٹ نکال کر صوفے پر پھینکا اور لائٹ آن کی
ماہی...

وہ نظریں گھماتے ہوئے اسے پکارنے لگا اور اپنے گیلیے بالوں کو ہاتھ سے جھٹکتے ہوئے پانی نکالنے لگا

وہ اسے پول کی جانب دیکھنے کے ارادے سے آگے بڑھا تو اس کی نظر بیڈ پر رکھے گفٹ باکس پر پڑی اس نے حیران ہو کر وہ اٹھایا اور کھول کر دیکھا تو وہ بالکل جوں کا توں تھا اس نے باکس بند کرتے ہوئے ماہی کو دوبارہ آواز دینا چاہا تب اس کی نظر بیڈ پر رکھے انولپ پر پڑی جو باکس کے نیچے رکھا ہوا تھا اس نے باکس بیڈ پر رکھ کر وہ انولپ اٹھایا اس کی اب تک کی خوشی معدوم ہو چکی تھی اب وہ بس حیران تھا اس نے پیپرس نکالتے تو وہ شادی کے کانٹریکٹ کے پیپرس تھے ساتھ ہی ایک چٹھی بھی تھی اس نے پیپرس واپس بیڈ پر ڈالتے ہوئے وہ چٹھی کھول لی

آج ہمارا کانٹریکٹ ختم ہو گیا..... چھ مہینے پورے ہو گئے اور ہماری شرط بھی..... وعدے کے مطابق اب ہمارا جانے کا وقت ہو گیا ہے اس لیے ہم جارہے ہیں.... ہمیشہ کے لیے..... آپ کی زندگی سے بہت دور..... اللہ سے دعا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ہمیشہ خوش رہے اور آپ سے ایک ریکویسٹ ہے کہ یہ کانٹریکٹ والی بات کبھی بھی کسی کو مت بتائیے گا آپ کو ہماری قسم ہے یہ بات بس ہمارے ساتھ ہی ختم کر دیجیے ہم نہیں چاہتے کہ اس بات کو لیکر دوبارہ گھر میں کوئی مسئلہ ہو پلیز آہل جی ہماری قسم توڑنے سے پہلے ایک باریہ سوچ لیجیے گا کہ اس کا آپنی اور بھائی کی زندگی پر بھی اثر پڑ سکتا ہے..... ہم جانتے ہیں آپ ہمارے اس طرح جانے پر شاید ہمیں کبھی معاف نہ کریں..... لیکن بس ہمیں ایک برا خواب سمجھ کر بھول جائیے گا

اس نے بے آواز چٹھی پڑھی اور ساکت ہو کر اسے دیکھنے لگا
کیسے..... کیسے بھول جاؤں..... اس نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ کیسے بھولوں اسے..... کیسے بھولوں گا
اسے..... کیسے

وہ ہوش و ہواس سے بے گانہ مسلسل بڑبڑانے لگا پھر چند پل کے لیے خاموش ہو گیا اور ایک دم سے چٹھی کے پرزے پرزے کر کے ہوا میں اچھال دیے بیڈ پر رکھے پیس اٹھا کر انہیں غور سے دیکھنے لگا پھر ایک جھٹکے سے انہیں پرزے پرزے کر دیے

یہ نہیں ہو سکتا..... تم نہیں جاسکتی

اس نے گفٹ باکس کو اٹھا کر دیوار پر دے مارا

....ایسا نہیں ہو سکتا... ایسا نہیں ہو سکتا

وہ غصے سے چلاتے ہوئے روم کی ہر ایک چیز کو تباہ کرتا رہا پھولوں کو بے دردی سے توڑ مروڈ کر زمین پر بکھیر دیے

نو..... یوکانٹ ڈو دس ماہی... تم ایسا نہیں کر سکتی

وہ ہر ہر چیز کو زمین یا دیوار پر مارتا اور چمنا چور کر دیتا اس کی انکھیں ہلکی سرخ ہو گئی تھی وہ جیسے ہوش میں ہی نہیں تھا بے قابو ہو کر چیزوں پر اپنا غصہ نکال رہا تھا

ثریا بیگم اس کی چیخ پکار سن کر گھبرائی ہوئی اندر آئی

آہل.....

رک جاؤ بیٹا..... کیا ہوا ہے تمہیں...

ثریا بیگم نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اس کی حالت دیکھ کر گھبرا کر پوچھا

مام وہ چلی گئی..... وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی.... وہ کیسے جاسکتی ہے اس طرح..... ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ

میرے ساتھ

وہ انھیں دیکھتے ہوئے دیوانہ وار کہنے لگا
 نہیں بیٹا وہ کہیں نہیں گئی ہے واپس اجانگی ابھی
 نہیں مام وہ نہیں انگی وہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلی گئی میرا پیار ٹھکرا کر چلی گئی بنا غلطی کے مجھے
 سزا دی اس نے.....
 وہ کہتے کہتے کہتے زمین پر بیٹھ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا
 نہیں بیٹا.....

وہ اسے اس طرح دیکھ کر خود رونے لگی
 مجھے بدل دیا اس نے زندگی کا نیا رخ دکھایا محبت کرنے پر مجبور کر دیا مجھے بدلنے پر مجبور کر دیا اور اب میرا
 ساتھ چھوڑ دیا مجھے دوبارہ اندھیرے میں اکیلا چھوڑ دیا اس نے
 وہ سنجیدگی سے بولا اس کی آنکھ سے آنسو زمین پر گرا
 آہل.....

ثریا بیگم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا
 اس نے کہا مجھے بھول جاؤ..... اتنی آسانی سے اس نے کہہ دیا..... کیسے بھول سکتا ہوں میں
 اسے..... خود سے کیسے نکال سکتا ہوں اسے.....

وہ ثریا بیگم کی جانب دیکھ کر کہنے لگا اور ان کے گلے لگ گیا
 خود کو سنبھالو بیٹا..... سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ خود ٹوٹ گئی تھی لیکن اسے تسلی دے رہی تھی وہ بنا کچھ بولے ان کے گلے لگا رہا کتنی ہی دیر تک

یا اللہ ہمیشہ میرے بچے کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ابھی ابھی تو اس نے مسکرا کر انا سیکھا تھا تو نے دوبارہ اسے غم دے دے دیے ابھی ابھی تو پچھلے زخموں سے نجات ملی تھی اب کیوں ایسا کیا... یا اللہ رحم کر میرے بچے کے اور امتحان مت لے وہ اوپر دیکھتے ہوئے خدا سے شکوہ کرنے لگی

اس نے کانپتے ہاتھوں سے ڈور بیل بجائی ملازم نے دروازہ کھولا اور اسے بیٹھنے کو کہا اور خود اندر چلا گیا وہ زمین کو تکتے ہوئے کتنی ہی دیر بیٹھی رہی جب اوپر سے کوئی آتا دکھا تو وہ کھڑی ہو گئی

ماہی.....

اسے دیکھ کر وہ لڑکی خوشی سے اسے پکارتی ہوئی نیچے آئی اور جوش کے ساتھ اس کے گلے لگی

تم اور یہاں.... کب... کیسے... ہاؤ... اومانے گاڈ آے ایم سو ہیپی.. کیسی ہو تم

ہم بالکل ٹھیک ہے تم کیسی ہو روشنی

ماہی نے اس کی ایکساٹمنٹ کو دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا

فرسٹ کلاس..... یار میں نے کتنا مس کیا تمہیں اب تو سوچ لیا تھا کہ نیکسٹ ویک تم سے ملنے جانا ہے

اور دیکھو تم خود آ گئی.. لیکن یہ کیا تم اکیلی ہو... کسی کے ساتھ نہیں آئی

وہ اچانک دھیان آنے پر بولی

نہیں....

ماہی نے اسے ساری بات بتادی جسے سن کر وہ خود بھی پریشان ہو گئی اور کنفیوز بھی کہ کیا کسے کیا نا کسے

...ماہی.... کیا تمہیں نہیں لگتا تمہیں ایک بار اس سے بات کر لینی چاہیے تھی بجائے اس طرح بنا بتائے آنے کے کبھی کبھی وہ سچ نہیں ہوتا جو ہمیں نظر آتا ہے

وہ سوچ کر بولی

نہیں روشنی ہم جانتے ہیں... اگر ہم انہیں بتاتے تو وہ ہمیں نہیں آنے دیتے وہ اس سمجھوتے کے رشتے کو نبھالیتے ہمدردی میں آ کر ہمیں اپنا لیتے لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہر کسی نے ہم سے ہمدردی ہی تو کی ہے لیکن اب نہیں... ہم نہیں چاہتے کہ وہ ہماری وجہ سے اپنی خوشیوں سے محروم رہے اگر ہم ان کی زندگی سے دور نہیں جاتے تو شاید ان کی خوشیاں انہیں کبھی نہیں مل پاتی وہ ناچاہتے تب بھی سب انہیں مجبور کرتے ہمیں اپنانے کے لیے اسلیے ہمارا یہ کرنا ضروری تھی

اور انکل انٹی.....

کسی کو نہیں بتایا ہم نے..... کیونکہ اب ہمیں کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بننا چاہتے... کچھ وقت تک ہم سے ناراض رہے گے ہم سے نفرت کرینگے اور پھر ہمیں بھول جائینگے لیکن کم سے کم انہیں نجات تو مل جائیگی ایک بوجھ تو ہٹ جائے گا سب کی زندگیوں سے

وہ انکھیں بند کر کے آنسو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

اوکے اوکے... پلیمز ڈونٹ کراے..... جو ہوا سو ہوا اب رونا مت ٹھیک ہے.... ہم سب ہے

تمہارے ساتھ

وہ اس کے قریب ہو کر اسکا ہاتھ جکڑتے ہوئے بولی

وہ نانی صاحب کہاں ہے

ماہی نے اسے جانچتے ہوئے کہا

دادی صاحب اور ممی پاپا کلکٹر صاحب کے گھر پر لہج کے لیے انوائٹڈ ہے آتے ہی ہونگے

ماہی نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسری جانب دیکھنے لگی

تم گھبرا کیوں رہی ہو تمہیں یہاں دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہوگی

وہ اسکی حالت نوٹ کرتے ہوئے بولی

ہمیں نہیں لگتا... ہمیں تو بہت ڈر لگ رہا کہ ان کا کیاری ایکشن ہوگا

ڈونٹ وری یار میں ہوں نا میں سب سنبھال لوں گی

اس نے ماہی کو تسلی دیتے ہوئے کہا

یہ اس کا نخیال تھا اس کے نانا صاحب گاؤں کے بہت بڑے زمیندار اور خاندانی رئیس تھے ان کی

وفات کئی سال پہلے ہو چکی تھی اس لیے بعد میں نانی صاحب نے ہی کاروبار سنبھالا تھا ان کی دو ہی

اولادیں تھیں ایک بیٹا اور ایک بیٹی بیٹے کو انہوں نے اعلیٰ تعلیم دلوائی تھی اس نے بعد میں شہر میں خود کا

کاروبار شروع کر کے ترقی حاصل کی تھی جب کہ ان کی بیٹی نے اپنی مرضی سے ایک غریب گھرانے

کے لڑکے سے محبت والی شادی کی تھی بدنامی کے ڈر سے شادی تو انہوں نے خود کروادے تھی لیکن اس

کے بعد اس سے رشتے توڑ دیے تھے لیکن چنٹ سالوں بعد ہی اس کی موت پر وہ بری طرح ٹوٹ گئی

تھی اولاد چاہے جیسی ہو ہوتی تو اولاد ہی ہے اپنی بیٹی کے گزرنے کے بعد انہوں نے ماہی کو اپنے پاس

بلوانے کی کافی کوشش کی تھی لیکن وہ راضی نہیں ہوئی تھی کئی بار وہ اسے لیٹر لکھ کر یا فون پر اپنے

پاس آنے کا کہتی تھی لیکن ماہی کو وہاں جانے سے ڈر لگتا تھا کیونکہ اس نے بڑی امی سے جان لیا تھا کہ اس کی نانی سخت مزاج ہے حالانکہ انھوں نے اسے کبھی روکا نہیں لیکن وہ خود نہیں جاتی تھی اسی ناراضگی کی وجہ سے انہوں نے کسی کو ماہی کی شادی میں شامل نہیں ہونے دیا تھا روشنی سے اس کی جان پہچان تب ہوئی تھی جب وہ ان کے گھر چند روز رہنے کے لیے آئی تھی اس کے بعد وہ دونوں اکثر ایک دوسرے سے رابطہ کر لیتی تھی لیکن گھر کے کسی فرد سے ملنا تو درجہ تک اس نے بات نہیں کی تھی لیکن آج وہ یہاں آئی تھی کیونکہ اس وقت اس کے پاس کوئی اپشن نہیں تھا

دادی صاحب دیکھیے کون آیا ہے آپ سے ملنے
وہ دونوں اب تک وہیں بیٹھیں تھی جب ماہی کی نانی صاحب گھر میں داخل ہوئی ساتھ ہی اس کی مامی بھی
تھیں.....

روشنی نے دادی کو ماہی کی جانب متوجہ کروایا تو وہ ساکت کھڑی اسے دیکھنے لگیں ماہی آگے بڑھ کر ان کے مقابل آئی اور انھیں سلام کیا

ہمیں یقین نہیں ہو رہا کہ آپ ہمارے سامنے کھڑی ہے کتنی کوشش کی آپ کو اپنے پاس بلوانے کے لیے لیکن آپ ایک بار ہم سے ملنے تک نہیں آئی.. اور آج اچانک یہاں.....

ماہی خاموش کھڑی رہی کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا انھوں نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا

ہماری بیٹی کے جانے کے بعد اس کی اکوتی نشانی تھی آپ... اس نے تو زندگی سے ہی منہ موڈ لیا تھا لیکن آپ نے بھی ہم سے کبھی رابہ نہیں رکھا کیا آپ کو کبھی یاد نہیں آتی تھی ہماری انھوں نے اسے الگ کرتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں کہا

جانے دیجیے نا امی جان پچھلی باتوں کو دہرا کر کیا فائدہ آج تو ماہی ہم سب سے ملنے آئی ہے یہ ہمارے لیے بہت خوشی کی بات ہے کیسی ہو بیٹا

مامی جی نے آگے بڑھ کر انہیں روکتے ہوئے کہا

کس کے ساتھ آئی ہو تم.... اکیلی آئی ہو... داماد جی نہیں آئے تمہارے ساتھ

اس کے کوئی بھی جواب دینے سے پہلے ہی دادی صاحب نے دھیان آنے پر کہا

اس نے سرفی میں ہلا دیا

اتنی دور تمہیں اکیلا بھیج دیا انہوں نے اتنے لا پرواہ کیسے ہو سکتے ہیں وہ لوگ اسی لیے تمہیں اپنے پاس

رکھنا چاہتی تھی جانتی تھی کوئی تمہارا خیال نہیں رکھے گا دیکھا اکیلی لڑکی کو کیسے اتنی دور بھیج دیا زمانہ کتنا

خراب ہے کسی کو کوئی احساس ہی نہیں

انہوں نے غصے سے کہا

اوہو دادی صاحب آپ بھی ناچھوٹی سی بات پر پریشان ہو جاتی ہے کچھ نہیں ہوگا اس میں کیا بڑی بات

ہے اب زمانہ بدل چکا ہے

روشنی آگے آتے ہوئے بولی

لڑکیوں کے لیے زمانہ کبھی نہیں بدلتا..... داماد جی کہاں ہے وہ کیوں نہیں آئے

انہوں نے روشنی کو جواب دے کر دوبارہ ماہی سے پوچھا

وہ.....

ماہی سوچنے لگی کہ کیسے بات کرے

دادی صاحب آپ بیٹھیے تو سہی میں آپ کو سب بتاتی ہوں

روشنی نے انہیں خود سو فہ پر بٹھایا اور بہت بہت کر کے انہیں بتایا کہ کس طرح ماہی نے آہل سے کانٹریکٹ میریج کی تھی اور اب وہ بنا کسی کو بتائے گھر چھوڑ کر آگئی تھی کوئی بات چھپا کر یا جھوٹ بول کر کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ کبھی نا کبھی تو انہیں پتہ چل ہی جانا تھا اس لیے اس نے سب بتا دیا ماہی کہ کہنے پر صرف تنوی کی بات نہیں بتائی اس نے ماہی کے گھر چھوڑنے کی وجہ صرف یہی بتائی کہ اب وہ وہاں نہیں رہنا چاہتی تھی اور اگر وہ گھر جاتی تو بڑے پاپا اسے وہاں واپس ضرور بھیجتے دادی صاحب اپنا غصہ ضبط کیے حیران ہو کر اس کی سب باتیں سنتی رہی

کیا... یہ کیا مذاق کر رہی ہیں آپ..... ماہی آپ اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتی ہیں وہ بھی چند پیسوں کے لیے..... ہم کیا مر گئے تھے جو آپ نے یہ قدم اٹھایا... اپنا سودا کر لیا آپ نے..... اور وہ..... اس انسان کی ہمت کیسی ہوئی ہماری ناتی کی زندگی کے ساتھ کھیلنے کی ہم اسے کبھی معاف نہیں کریں گے اسے تو ہم اس کی سزا دے کر رہے گے

انہوں نے دوبارہ کھڑے ہو کر غصے سے کہا

نہیں نانی صاحب..... آہل جی کی کوئی غلطی نہیں ہے انہوں نے کوئی زبردستی نہیں کی ہمارے ساتھ ہم نے جو کیا اپنی مرضی سے کیا وہ فیصلہ بھی ہمارا تھا اور یہ فیصلہ بھی ہمارا ہے... آپ انہیں کچھ مت

کیسے..... ہم سے وعدہ کیجیے آپ انہیں لیکر اپنے زہن میں کوئی غلط خیال نہیں رکھے گی نا کوئی غلط قدم اٹھائے گی

وہ انکا ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے بولی

امی جان ماہی صحیح کہہ رہی ہے بات کو بڑھا کر کوئی فائدہ نہیں جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب بات کو ختم کرتے ہیں

مامی جی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے..... ہم آپ کی ضد کے آگے جھک جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اس بات کو لیکن اب آپ کبھی واپس اس دنیا میں نہیں جائیں گی اس شخص سے کبھی نہیں ملیں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے اب اس سے آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے

انہوں نے سختی سے جتاتے ہوئے کہا ماہی کچھ نہیں بولی

ٹھیک ہے چپ ہو جائے... جو ہوا سو ہوانی الحال آپ ہمیں ٹھیک نہیں لگ رہی جا کر آرام کیجیے روشنی انہیں لے جائیں

انہوں نے اس کے مر جھائے ہوئے چہرے کو جانچتے ہوئے کہا

روشنی اسے اپنے ساتھ اپنے ہی کمرے میں لے آئی اسے بے حد کمزوری محسوس ہو رہی تھی وہ چل بھی نہیں پارہی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تو وہ لڑکھڑاکر گرنے لگی لیکن روشنی نے اسے جلدی سے پکڑ لیا

ماہی... آریو اوکے

وہ فکرمندی سے بولی

ہاں ہم بالکل ٹھیک ہے بس چکر اگیا تھا

وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی

جب سے انی ہو روئے جا رہی ہو کمزوری تو ہوگی ہی نا تم فریش ہو جاؤ میں کچھ کھانے کے لیے لے آتی

ہوں

آہل.....

آہل چمیر پر خاموش بیٹھا تھا جب تنوی اندرائی

کیسے ہو تم

اس نے دھیرے سے پوچھا آہل خود کو مصروف ظاہر کرتے ہوئے اس کی بجائے سامنے رکھی فائل

کو دیکھنے لگا

کیسا لگ رہا ہوں

ٹھیک نہیں لگ رہے

لیکن میں تو بالکل ٹھیک ہوں

جھوٹ بولنا نہیں آتا تمہیں

جھوٹ بولتا بھی نہیں میں....

وہ کوفت سے انکھیں گھماتے ہوئے بولا

تو کیا تمہیں ماہی کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

کوئی مر جائے تو بھی ہم بس چار دن ہی سوگ مناتے ہے اس کی یاد میں دیو داس تو نہیں بن سکتے ناپھر

یہاں تو کوئی مرا بھی نہیں ہے

وہ فائل نیچے رکھ کر بولا

مرنے والے کے واپسی کی امید نہیں ہوتی اس لیے دل کو صبر اجاتا ہے... تمہارے کہہ دینے سے

تمہارے دل کی سچائی چھپ نہیں سکتی

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی

مجھے بھی صبر اچکا ہے تنوی اور یہی سچائی ہے اتنا کمزور نہیں ہوں میں کہ اس کے جانے سے ٹوٹ جاؤ

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

وہ اب کے اس کی طرف دیکھ کر بولا

تم اسے ڈھونڈنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے آہل

www.urdu novels mania.com

کچھ پل رک کر بولی

ڈھونڈا اسے جاتا ہے جو کھو گیا ہو یا پچھڑ گیا.... جب وہ میرے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی تو ڈھونڈ کر کیا

کروں کیا اس سے بھیک مانگوں گڑ گڑاؤں اس کے سامنے کہ میرا پیار ناٹھکرائے

محبت میں انا سے کام نہیں چلتا آہل

یہ انا نہیں سیلف رسپیکٹ ہے اگر اسے اتنا چاہنے کے باوجود وہ مجھے بنا بتائے چھوڑ کر چلی جاتی ہے

اور میں اسے پانے کے لیے منتیں کروں تو لعنت ہے مجھ پر

وہ کرسی سے اٹھ کر سخت لہجے میں بولا

آہل اس طرح کی باتیں مت کرو کبھی کبھی انسان بہت مجبور ہو کر کوئی قدم اٹھاتا ہے ہو سکتا ہے اسکی بھی کوئی مجبوری ہو بنا جانے اتنی نفرت مت کرو اس سے کہ تمہیں خود افسوس ہو بعد میں وہ بھی اس کے پاس آئی

تم کہہ رہی ہو میں اس سے نفرت نا کروں یہ جانتے ہوئے کہ اس نے کیا کیا میرے ساتھ... میری ہر بات سے واقف تھی وہ میرے آج سے میرے کل سے میری ہر تکلیف سے..... میں نے اپنے دل کی ہر بات بتادی تھی اسے..... اسے سب سے زیادہ چاہا میں نے..... اس کے لیے خود کو بدل دیا..... اور اس نے..... ایک بار بھی نہیں سوچا اس نے کہ کیا گزرے گی مجھ پر..... کیسے میں اس کے بنا رہوں گا اتنی آسانی سے کہہ کر چلی گئی کہ کانٹریکٹ ختم ہو گیا... اسے وہ کانٹریکٹ یاد رہا میری محبت نہیں..... میرے دل میں اس کے لیے جو جذبات تھے وہ نہیں میرے ساتھ گزرا ہوا کوئی پل اسے یاد نہیں تھا... میں اسے کبھی معاف نہیں کرونگا تنوی

نہیں آہل ایسا نہیں ہے..... ضرور کوئی وجہ ہوگی بنا اس وجہ کو جانے اسے جج مت کرو..... تم نے محبت تو کی لیکن کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا کیا پتہ وہ سمجھ ہی ناپائی ہو کبھی... کیا پتہ اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو ہم دونوں کو لے کر..... کچھ بھی ہو سکتا ہے..... مجھ سے بہتر تم اسے جانتے ہوں تم خود ہی سوچو کیا وہ بنا وجہ کے ایسا کر سکتی ہے

تنوی کی بات پر وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اس کے پاس کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت باقی ہی نہیں بچی تھی اس ایک مہینے میں بھی اسے یہ کل باے معلوم ہوتی تھی یہ بات الگ تھی کہ وہ طاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

پتہ نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں
وہ پریشانی سے سر تھام کر بولا

ڈونٹ وری... سب ٹھیک ہو جائے گا..... وہ مل جائیگی اور تمہارے ہر سوال کا جواب بھی..

بیٹھ جائیے.....

وہ نیچے آئی تو سب ڈانگ ٹیل پت موجود تھے دادی نے اسے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گئی
آج صبح آپ کی تائی جی کا فون آیا تھا... آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں وہ.... ہم نے کہہ دیا کہ
آپ یہاں نہیں ہے اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ کہاں ہے آئندہ فون کرنے سے منع کیا ہے انھیں لیکن
ہمیں لگتا ہے وہ آپ کے بارے میں جاننے کے لیے یہاں ضرور آئیں گے اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ
آپ کچھ دن کے لیے شہر چلی جائے اپنے ماما می کے ساتھ...
انہیں چند بلوں کی خاموشی کی بعد کہا وہ ساکت سی انہیں سننے لگی
لیکن وہ وہاں بھی تو اسکتے ہیں نادادی صاحب
روشنی نے کہا

نہیں... انہیں کیا پتہ کہ ہم شہر میں کہاں رہتے ہیں..... آئے تھنک امی صحیح کہہ رہی ہے

ماما جی نے روشنی کی بات کا جواب دیا

پتہ لگانے میں کتنا وقت لگتا ہے پا پا وہ لوگ آسانی سے جان جائنگے....

میرا ایم بی اے کا ایڈمیشن پروسیس کمپلیٹ ہو گیا ہے اگلے ہفتے میں لنڈن جا رہی ہوں... تم بھی میرے ساتھ ہی چلو مجھے کسی کی کمپنی مل جائے گی اور تم بھی اس ماحول سے دور رہو گی تو تمہیں اچھے لگے گا..

روشنی نے اپنا انڈیا دیا

نہیں روشنی...

روشنی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے پچھلی باتوں کو لے کر بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو گا آپ اب آگے کا سوچے تو بہتر ہے آپ روشنی کے ساتھ ہی چلی جائیے اور وہاں اپنی بھی آگے کی پڑھائی مکمل کریں دادی نے اسے ٹوک دیا تو خاموش رہنے پر مجبور ہو گئی

urdu
novels mania
www.urdu-novelsmania.com

پریشان مت ہوںیں رائہ ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی

وہ کافی دیر سے روئے جا رہی تھی دانش نے اسے چپ کروا تے ہوئے کہا

کیسے پریشان نا ہو ہم ایک مہینہ ہو گیا ماہی کا کوئی پتہ نہیں اور آہل.....

وہ کہتے کہتے چپ ہو گئی

ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا....

دانش نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

ہم کیا کریں دانش..... ہم اسے ایسے نہیں دیکھ سکتے..... چاہے وہ کتنا بھی ٹھیک بتاے خود کو لیکن ہم جانتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے....

دانش نے اسے خود سے الگ کیا

میں کیا کہوں آپ سے... میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہے کچھ کہنے کے لیے... مجھے یقین ہی نہیں ہوتا کہ ماہی نے ایسا کیا ہے... بچپن سے جانتا ہوں اسے.... وہ خود سے پہلے دوسروں کے بارے میں سوچتی ہے... میں چاہ کر بھی نہیں مان پارہا ہوں کہ اس نے ایسا کیا..... لیکن اگر کیا ہے تو بہت غلط کیا ہے

وہ پریشان ہو کر بولا

ہم آپ کی بات سے اتفاق رکھتے ہیں... ہمیں خود کبھی نہیں لگا تھا ایسا... لیکن ان دونوں کے درمیان شروع سے ہے ہم نے ایک دوری دیکھی ہے شاید یہی وجہ ہوگی.....

آپ سہی کہہ رہی ہیں... آپ نے پہلے بھی مجھ سے یہ بات کہی تھی لیکن میں نے ہی دھیان نہیں دیا کاش کہ میں نے کبھی کوشش کی ہوتی جانے کی کہ کیا پریشانی تھی تو شاید بات اتنی نہیں بڑھتی

www.urdu novels mania.com

وہ افسوس سے بولا

آپ خود کو بلیم مت کریں... آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے..... امی ابو بھی بہت پریشان ہے اس وقت آپ صرف انہیں سنبھالیے.....

اس نے گلے سے لگتے ہوئے کہا وہ لوگ بہت پریشان تھے اور کوشش بھی کی تھی لیکن کوئی حل نہیں نکلا تھا جس سے ماہی مل جائے

اپنی جانب سے سب کوششیں کر چکا ہوں میں لیکن کچھ پتہ نہیں چلا شیخ صاحب نے اپنے طریقوں سے سب ہی رشتہ داروں سے پتہ کیا ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں

حارث صاحب ڈانٹنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے ثریا بیگم کو مایوسی سے جواب دیا تو وہ بھی مایوس ہو گئی وہ مل تو جائے گی نا....

ہاں ضرور مل جائیگی.... کوشش جاری ہے

وہ خود نہیں جانتے تھے لیکن اس وقت امید ختم نہیں ہوئی تھی

کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے

اہل نے نیچے آتے ہوئے کہا

ماہی کے بارے میں... تمہارے ڈیڈ نے.....

ثریا بیگم چند پل رک کر اسے بتانے لگی

مام پلیز..... آپ سب سے میری ریکویسٹ ہے کہ اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں.....

وہ ان کی جانب دیکھ کر سختی سے بولا

لیکن بیٹا....

نو... مجھے کچھ نہیں سننا ہے... آج کے بعد اس گھر میں کوئی اس کا نام نہیں لے گا ورنہ میں یہ گھر چھوڑ

دونگا

وہ ان کی بات کاٹ کر بولا

آہل....

وہ اسے آواز دیتی رہ گئی اور وہ باہر نکل گیا۔

لنڈن میں انکا اپنا فلیٹ تھا پہلے روشنی کا کسی ہو سٹل میں ہی رہنے کا ارادہ تھا لیکن اب ساتھ ماہی بھی تھی اس لیے وہ لوگ اپنے فلیٹ میں رہنے والی تھی دادی صاحب تو پہلے سے ہی لڑکیوں کو اکیلے اتنی دور بھیجنے کے خلاف تھیں لیکن اپنے بیٹے ہو اور روشنی کی ضد کے آگے ہار گئی تھی.. اس لیے اپنی بھروسے مند ملازمہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا تھا جو ان کا اور گھر کا خیال رکھ سکے..... روشنی بچپن سے ہی وہاں رہی تھی اس لیے انہیں تسلی تھی پھر بھی وہ ہر مہینے دو مہینے وہاں جا کر چند روز ان کے ساتھ رہتی تھی اور کبھی نا ہو پائے تو اپنی بہو کو بھیج دیتی تھی روشنی نے زبردستی کر کے ماہی کو بھی کالج میں ایڈمشن دلوا دیا تھا اسے کوئی شوق نہیں تھا پڑھنے کا لیکن روشنی کی ضد اور اکیلے ہونے کے خیال سے اس نے یہ بات مان لی تھی.....

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

پانچ سال بعد.....

ایک نیا وقت....

ایک نئی جگہ....

ایک نئی شروعات.....

آہل اپنے موبائل میں کسی کا نمبر ڈھونڈتے ہوئے بے دھیانی میں چلا جا رہا تھا جب اچانک کسی سے ٹکرا گیا اس کے ہاتھ سے موبائل اور سامنے والی لڑکی کے ہاتھوں سے پھولوں کا گلدستہ گر گیا آہل اوہ نو کہتے ہوئے زمین سے اپنا موبائل اٹھانے لگا

موبائل میں نہیں سامنے دیکھتے ہوئے چلنا چاہیے

آہل نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ بچہ ہاتھ پیچھے باندھے بڑے رعب سے اسے بتا رہا تھا آہل اسے دیکھتے ہوئے سیدھا ہوا روشنی نے اسے اشارے سے چپ کروایا

آئے ایم سوری سر اچھولی اسی نے مجھے دھکا دیا تھا آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے روشنی سارا الزام اس پر ڈال دیا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا نواٹس اوکے..... کوئی بات نہیں....

اٹس اوکے کہہ دینے سے کام نہیں چلے گا غلطی کی ہے تو سوری بھی بولو اہل کی بات کاٹ کر بولا آہل انکھیں بڑی کر کے اسے دیکھا

www.urdu novels mania.com

Suhaan....

سہان..... چلو یہاں سے...

روشنی شرمندہ ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے جانے لگی

نیکسٹ زرا سنبھل کر چلیے گا....

جاتے جاتے بھی وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارننگ دینا نہیں بھولا آہل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اتنے چھوٹے سے بچے کے منہ سے اتنی بڑی باتیں سن کر کوئی بھی حیران ہو جائے

روشنی نے اسے جلدی سے اسے کھینچ کر آگے بڑھی آہل چند پل اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر خود بھی آگے بڑھ گیا

سہان... بد تمیز کہیں کے....

روشنی اسے ڈانٹتے ہوئے اپنے ساتھ پارکنگ ایریا تک لے آئی
میں نے تمہاری ہیلپ کی اور تم مجھے سنا رہی ہو... ویسے آج تم اتنی تمیز دار کیوں بن رہی ہو جب کہ تمہیں تو خود اس کی کلاس لے لینی چاہیے تھی اب تک وہ حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا

وہ ہمارے باس کے دوست ہے ناراض ہو کر مجھے جاب سے نکال دیا تو
روشنی نے اس کے مقابل کھڑے ہو کر کہا

ڈونٹ ورمی۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی جاب سے نہیں نکال سکتا
وہ ہاتھ دکھا کر اسٹائیل سے بولا روشنی نے اسے گھور کر دیکھ

ڈانٹاگ بازیاں بند کرو.... تمہیں کوئی جاب سے نہیں نکال سکتا... اپنی ہانٹ دیکھی تم نے اتنے سے ہو
اور باتیں دیکھو جناب کی

وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی

روشنی انسان اپنی عمر سے نہیں سوچ سے بڑا ہوتا ہے

اس نے روشنی کی معلومات میں اضافہ کیا

اپنی سوچ کو تم اپنے پاس رکھو اور چپ چاپ چل کر گاڑی میں بیٹھو... میری ہی مت ماری گئی تھی جو تمہیں ساتھ لے آئی....

وہ چڑ کر بولی اور سامان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھا سہان اسے گھورتے ہوئے کھڑا رہا گھور کیا رہے ہو...

وہ سامنے کا ڈور کھول کر اس کی جانب مڑی اور اس کے انداز پر بولی تم میری انسٹ کر رہی ہو..... میں نے تمہاری شاپنگ کے لیے اپنا اتنا قیمتی وقت دیا اور تم..... سہان چپ کر کے ناب گاڑی میں بیٹھ جاؤ تم ورنہ میں نے یہاں کے چیئمنگ روم میں تمہیں بند کر کے چلے جان ہے

وہ اس کی بات کاٹ کر گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی وہ آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا روشنی دروازہ لاک کیا اور خود ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ کر اس کا سیٹ بیلٹ باندھنے لگی وقت وقت کی بات ہے ایک بار میرے ڈیڈ واپس اجائے پھر دیکھ لو نگا سب کو.....

سہان نے اپنی بھڑاس نکالی روشنی اپنا سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی *****

آہل آفس میں داخل ہوا تو میٹنگ روم میں سب ہی اس کے منتظر تھے اس کے آتے ہی میٹنگ سٹارٹ ہوئی اس نے اپنی پریسینٹیشن سب کے سامنے پیش کی سب بہت ہی غور و فکر سے اس کی بات کو سن رہے تھے بس تین لوگ ہی انڈین تھے باقی سب انگریز تھے اس نے بہت ہی اچھے سے اپنا ہر خیال ان سب کے سامنے رکھا اس کی بات ختم ہوئی تو سب نے تالیان بجائی اور باری باری

اس سے ہاتھ ملایا اس نے پارٹنرشپ میں یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا اس لیے خاص وہ لنڈن آیا تھا اور کل اسے واپس جانا تھا اس لیے وہ جلد سے جلد سب کام کمپلیٹ کر لینا چاہتا تھا کانگریسیو لیشن آہل... یور آل اینڈ یاس آر گریٹ وہ باہر نکلتا تب اس کمپنی کا اونر جو انڈین تھا ہاتھ ملاتے ہوئے بولا تھینکیو سو مج

آہل اگر تم خود اپنی نگرانی میں یہ کام کرواؤ گے تو زیادہ بہتر ہوگا اس نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا نو آئے کانٹ اتنے ٹائم تک میرا یہاں رہ پانا ہو سبل نہیں ہے.. لیکن میں سب کو انسٹرکشن دے دوں گا ڈعنت وری کوئی پرالہم نہیں اے گی آہل نے اس کی الجھن دور کرتے ہوئے کہا اوکے بیسٹ آف لک آہل نے ہلکا سا سر ہلا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھا

سہان..... رک جاؤ سہان...

ماہی اسے پکارتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہی تھی اور وہ ہاتھ آنے کے بلکل موڈ میں نہیں تھا اس نے اپنے پیننگ کمرس سے دیواروں پر اچھی خاصی پیننگ بنائی ہوئی تھی اس لیے ماہی اس پر بھڑکی ہوئی تھی سہان کے دھکا لگنے سے ٹیبل پر رکھا پانی کا جگ گر گیا اور زمین پر پانی پانی ہو گیا تھا ماہی کا پیر

اس پر پڑا تو وہ بری طرح پھسل گئی اسے کوئی چوٹ تو نہیں آئی لیکن وہ بری طرح بھیگ گئی سہان اسے دیکھ کر ہنسنے لگا تو وہ مزید آگ بجولہ ہو گئی

تمہیں تو ہم چھوڑے گے نہیں بہت شرارتی ہو گے ہو تم وہ غصے سے بولی اور اٹھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی ریلیکس مام.....

چپ خبردار جو ہمیں مام بلایا کتنی بار کہا ہے امی کہا کرو وہ اس کی بات کاٹ کر بولی

امی اس ویری بورنگ..... مام اس سو کوول وہ اسٹائل سے بولا

رک جاؤ ہم ابھی تمہارا سارا کوول ختم کرتے ہیں وہ اٹھ کر دوبارہ اس کے پیچھے دوڑی

نومام پلیز.....

وہ پھر سے بھاگنے لگا

وہ ایک بار پھر پھسل کر گرمی تب ہی روشنی اندر داخل ہوئی اور جلدی سے اسے زمین سے اٹھایا ماہی کیا کر رہی ہو تم اس عمر میں بھاگنا دوڑنا ٹھیک نہیں ہے تمہارے لیے ہڑی ٹوٹ گئی تو.. اسے سیدھی کھڑے کرتے ہوئے شرارت سے بولی

.. اس عمر سے کیا مطلب ہے تمہارا ہم تمہیں بڑھے نظر آتے ہیں.. مت بھولوں ایک دو سال چھوٹے میں تم سے ہم

وہ جتاتے ہوئے بولی

ہاں لیکن تم نے اپنے بیٹے کو دیکھا ہے اپنی عمر سے سو سال بڑا ہے اتنے بڑے بیٹے کی ماں بڑھی ہی ہوئی نا

وہ سہان کی جانب دیکھ کر بولی سہان کی ہنسی غصے میں بدل گئی

یہ سب تمہاری وجہ سے تم نے اسے بگاڑا ہے... امی نہیں کہتا ہمیں..... کوئی بات نہیں مانتا ہماری..... کپڑے اپنی مرضی سے پہنتا ہے اور بال یہ بال دیکھو زرا ایسا لگتا ہے مور کے پنکھ لگائے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں ہر بات میں بس.. کوول.. کوول.. کوول وہ منہ بناتے ہوئے بولی

تم تو آج بچو گے نہیں ہمارے ہاتھوں سے یہ جو دیواریں تم نے خراب کی ہے نا اس کے لیے تو پٹو گے تم ہم سے لیکن ابھی ہمیں کپڑے بدلنے ہیں اس لیے تب تک تم اپنی خیر منالو وہ دوبارہ سہان کی جانب رخ کر کے بولی اور اندر چلی گئی روشنی کیا کوئی ٹیکنیک نہیں ہے جس سے مام بدلی جاسکے وہ بہت سنجیدگی سے بولا

شٹ اپ سہان.... مام لیے وہ تمہاری

یو شٹ اپ..... تم بھی تو اپنی مام کے لیے یہ بولتی ہو

وہ اس کی بات کاٹ کر بولا تو وہ چورسی ہو گئی

اوہ ہاں سوری

وہ شرمندہ ہو کر بوی

تو

سہان نے اس کی جانب دیکھا

کیا تو

وہ آنکھیں سکوڑے پوچھنے لگی

کوئی ٹیکنیک ہے یا نہیں

وہ بہت غور سے دیکھ کر بولا

مجھے پتہ ہوتا تو خود نہیں کر لیتی

وہ چڑ کر بولی اور اپنے روم کی جانب بڑھی سہان نے آنکھیں گھمائی

www.urdu novels mania.com

ایک بات پوچھوں تم سے

ماہی اپنے اور روشنی کے لیے کافی لے کر بالکنی میں آئی تو روشنی نے اپنا کپ تھامتے ہوئے کہا ماہی

نے اسے سر ہلا کر ہاں کہا

کیا تمہیں نہیں لگتا کہ سہان کو اس کے پاپا کہ ضرورت ہے

وہ کافی میں چمچ چلاتے ہوئے بولی ماہی اس کی جانب دیکھنے لگی

نہیں... اسے کسی کی ضرورت نہیں ہم ہے نا اس کے پاس ہم ہی اس کی ماں ہے اور ہم ہی اس کے

پاپا

وہ کہہ کر کافی پینے لگی

زمہ داریاں نبھالینے سے تم اس کے پاپا کی جگہ نہیں لے سکتی اب وہ بڑا ہو رہا ہے اسے بھی اور بچوں کی طرح دونوں کی ضرورت ہے

روشنی نے پرسوچ لہجے میں کہا

فرض کرو وہ آج بھی تمہارا انتظار کر رہے ہو تمہیں ڈھونڈ لیں اور تم دونوں کو ہمیشہ کے لیے لینے اجاے تو

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی ماہی اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی

ایسا کچھ نہیں ہو گا ہم۔ جانتے ہیں اب تک تو وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہونگے بھول چکے ہو گے ہمیں اور اگر کبھی بھولے سے بھی ہم یاد آجاتے ہونگے تو وہ صرف ہم سے نفرت ہی کرتے ہونگے وہ باہر آسمان کی جانب دیکھ کر بولی

اگر تمہیں اتنا یقین ہے تو تم کیوں اپنی لائف میں آگے نہیں بڑھ جاتی.... کب تک یوں اکیلی زندگی گزارتی رہو گی.... اپنے لیے ناسی سہان کے لیے... کتنے سارے پروزس آتے ہیں تم کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر سیٹل ہو جاؤ

ہم ایسا نہیں کر سکتے.... ہم تو ہمیشہ ہمیشہ سے بس اہل جی کے تھے اور ان ہی رہے گے... اہل جی کا نام اور وہ خود ہمارے ساتھ جڑے ہوئے ہیں چاہے وہ ہمارے پاس نا ہو لیکن اب بھی ہم صرف

انہیں کے ہیں ہم ان کی جگہ کبھی کسی کو نہیں دے سکتے نا اپنی زندگی میں نا اپنے دل میں..... اور جہاں تک سہان کا سوال ہے ہم جانتے ہیں وہ بھی ایک دن سمجھ ہی جائگا

وہ اس کی صلاح سے نفی کرتے ہوئے بولی

کیسے سمجھے گا وہ..... تم نے تو اسے حقیقت نہیں بتائی بلکہ جھوٹی امیدیں دے دی اسے پورا یقین ہے کہ اس کے پاپا اینگے اور وقت کے ساتھ وہ یقین مضبوط ہوتا جا رہا ہے تم نے کبھی سوچا ہے جب اس کی امیدیں ٹوٹیں گی تب کیا ہوگا جب اسے سچ پتہ چلے گا تب کیا ہوگا

ماہی نے آنکھیں بند کر لی اور چند سیکنڈ بعد کھولی تو ان میں انسو تھے

تو ہم کیا کریں روشنی..... اگر ہم اسے سچ بتاتے تو کیا وہ رہ پاتا بنا ان سے ملے کیا ہم سے ضد نہیں کرتا ان کے پاس جانے کی

اٹس اوکے.... سوری یا مجھے یہ ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں پریشان کر دیا..... بس کبھی کبھی پتہ نہیں کیوں سہان کو دیکھ کر یہ سب سوچنے لگتی ہوں میں.....

وہ اسے روتے دیکھ کر شرمندہ ہو گئی

ہم جانتے ہیں لیکن ہم خود بھی بہت مجبور ہے دونوں طرف سے نقصان تو ہمارا ہی ہے

وہ مایوسی سے بولی

یو نو واٹ ماہی..... ہمیں ہمیشہ ایسا لگتا کہ مشکل راستہ ہمارے لیے بہتر ہے لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے کبھی کبھی آسان راستہ بھی چن لینا چاہیے

روشنی نے بنا اسکی جانب دیکھے کہا

مام.....

سہان وہاں آیا لیکن ماہی، کو دیکھ کر کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا

مام کیوں رو رہی ہے

وہ روشنی کی جانب دیکھ کر بولا

تم جو اتنے بد تمیز ہو روئے نہیں تو کیا کریں

روشنی کی بات پر اس نے اسے گھورا

مام آئے ایم سوری....

سہان نے سنجیدگی سے ماہی سے کہا ماہی نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا

یونونا..... کہ سہان کسی کو سوری نہیں کہتا اس لیے دے رہا ہوں تو رکھ لو

ماہی کی خاموشی پر وہ سنجیدگی سے بولا ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی وہ بالکل اہل جیسی باتیں کرتا تھا

باتیٹ ہی نہیں اس کی پسند ناپسند رنگ روپ سب کچھ اہلے سے ملتا تھا

واؤ.... احسان کر رہے ہو

روشنی نے اس کی بات پر انکھیں بڑی کر کے کہا

Roshni please stay away... This is a serious meter

وہ سنجیدگی سے بولا تو روشنی کی انکھیں مزید بڑی ہو گئی

الرائٹ آج کے بعد آپ کو تنگ نہیں کرونگا.... اور مام بھی نہیں کونگا

تو پھر کیا کہو گے.. امی

سوال روشنی نے کیا
نو.....

پھر....

وہ. حیران ہو کر بولی

اے ایم AM...

سہان نے جواب دیا

اے ایم...

ماہی اور روشنی نے ایک ساتھ کہا

Yes...Afor...Ammi..

Mfor...Mom

Isn'titgreat

وہ روشنی کو دیکھ کر بولا

Fantasticmylove

روشنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا ماہی نے ہنستے ہوئے اسے خود سے لگایا

چاہے تم کچھ بھی کہو ہمیں سب کچھ پیارا لگتا ہے

وہ. اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولی

Roshniisrightyouaresoimotional

.....امو شنلی بلیک میل کر کے اپنے کام نہکوانا آتا ہے آپ کو

وہ اس کی گود میں سیدھے بیٹھتے ہوئے بولا ماہی نے روشنی کو حیرت سے دیکھا
ہی اس رائٹ پتا نہیں انڈین گرلس اتنی اموشنل۔ کیوں ہوتی ہے
روشنی نے اس کی حیرانی کو دور کیا

اوہیلو... تم بھی انڈین ہی ہو

ماہی نے ہاتھ دکھا کر کہا

ہاں بٹ تھینک گاڈ.. میں وہاں زیادہ رہی نہیں ہوں ورنہ میں بھی تمہاری طرح ہو جاتی روتوں....
روشنی.....

ماہی نے اسے گھورتے ہوئے کہا

مام... اے مین... اے ایم..... شی اس رائٹ... کم سے کم میری ایج کا تو خیال کیجیے... کوئی دیکھ لیا تو
کیا سوچے گا سہان کی مام اور روتو

سہان نے رخ موڈ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی روشنی نے مشکل
سے اپنی ہنسی روکی
www.urdu novels mania.com

ہم دنیا کی پہلی ماں ہے جس کا بیٹا اسے یہ کہہ رہا ہے ورنہ یہ بات ماں کہتی ہے اکثر...

اب کیا کریں جب ماں ہی روتو ہے تو بیٹے کو ہی سمارٹ بننا پڑے گا نا

روشنی نے سہان کا ساتھ دیا

روشنی..... اور تم ہوم ورک کیا تم نے

وہ روشنی کو گھر کر دوبارہ سہان سے مخاطب ہوئی تو اس نے سرفنسی میں ہلادیا

اپنی عمر والے کام بھی کر لیا کروں کبھی چلو اٹھو.....
وہ اسے اتار کر خود بھی اٹھ گئی

ماہی.....

وہ جانے لگی تو روشنی نے اسے روکا
کل دادی صاحب آرہی ہے.....

وہ یاد آنے پر بولی

What....

ماہی سے پہلے سہان نے ری ایکٹ کیا
سہان.....

ماہی اسے اتنا شک و دیکھ کر حیرت سے بولی
Mom...She is so irritating

وہ اوپر سر کر ماہی کو بولا
www.urdu novels mania.com

سہان ایسے نہیں کہتے بیٹا سوری بولو....

ماہی جلدی سے بولی

نو مام.... روشنی سے پوچھ لو آپ

ماہی نے حیرت سے روشنی کو دیکھا

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا

وہ صاف مکر گئی

تم کیوں ایسے بول رہے ہو بیٹا نا تو تمہیں بہت پیار کرتی ہیں
 پیار... مجھے گڈو بلاتی ہے وہ ہاؤ ٹکی..... دن بھر گال کھینچتی رہتی ہے کس کرتی رہتی ہے..... گیمس کھیلنے
 نہیں دیتی۔ بس آل ٹائم یہ مت کرو وہ مت کرو... نوام انہیں مت بلائے

اس نء ساری ہجائیتیں ایک ساتھ کر دی
 وہ بلانے سے نہیں اپنی مرضی سے آتی ہیں اور کل تمہیں بھی انیر پورٹ پے ساتھ لانے کو کہا ہے
 روشنی نے اس کی۔ مشکل۔ مزید بڑھائی
 نووے... میں کبھی نہیں جاؤنگا

وہ غصہ سے کہہ کر باہر بھاگا ماہی اسے آواز دینی رہ گئی
 سہان..... دن پہ دن بہت ہی بد تمیز ہوتا جا رہا یہ
 وہ روشنی کی جانب دیکھ کر بولی
 اور سمجھدار بھی.....
 www.urdu novels mania.com

روشنی نے ایک گہری سانس لے کر کہا تو ماہی نے اسے گھورا
 روشنی.....

سوری....

روشنی مسکراتے ہوئے کہا ماہی اسے گھورتی ہوئی باہر نکل گی

ی

توبہ تیرا غصہ توبہ تیرا پیار

تیرا موٹل اتیا چار

روشنی گاڑی چلاتے ہوئے گانے لگی

Quiteroshni.....Imangrynow

وہ پھولے منہ سے بولا لائٹ گرین ٹی ٹشرٹ اور بلیک شارٹس میں وہ سفید روی جیسا سوفٹ بہت

پیارا لگ رہا تھا

مجھ پر کیوں بھڑک رہے ہو میں نے کیا کیا.....

تم مجھے یہاں کیوں لے کر آئی... کوئی بہانہ بنا کر منا نہیں کر سکتی تھی.....

اپنی ماں کو جا کر سناؤ یہ... میں نے تو کہا تھا لیکن اس نے بھیجا تمہیں

واقعی اسے ماہی نے بھیجا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ نانی اس سے غصہ ہو

www.urdu novelsmania.com

مام.....

سہان نے دانت پیستے ہوئے کہا

اور تم ناہرباں اپنی ماں کو مت بتا دیا کرو ہمارے بیچ کی..... بعد میں دادی صاحب کی ڈانٹ سننی پڑی

تو مجھے مت کہنا

روشنی نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا

وہ انیر پورٹ پر بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے فلائٹ دس بجے آنے والی تھی دس بج گئے تھے لیکن اب تک اتنی نہیں تھی جس کی وجہ سہان کا پارہ مزید ہائی ہو گیا تھا روشنی اس سے بات کرتی تو اور بھڑک جاتا اس لیے وہ خاموشی سے فون میں لگ گئی وہ کبھی اسے گھور کر دیکھتا تو کبھی سامنے دیکھنے لگتا کچھ دوری پر اسے چھوٹا سا پی نظر آیا تو وہ اسے دیکھنے لگا بہت غور سے اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرنے لگا وہ پی ایک عورت کے پاس تھا وہ اٹھ کر جانے لگا تو روشنی نے اسے روکا

کہاں جا رہے ہو تم....

سہان نے کوئی جواب نہیں دیا

اچھا تم یہی رکومیں پتہ کر کے آتی ہوں اور کتنا ٹائم ہے کہیں مت جانا اوکے
روشنی نے سامنے ریسپشن کی جانب دکھاتے ہوئے کہا

اس نے کوئی جواب نہیں دیا دوبارہ اس پی کو دیکھنے لگا جو اپنے گلے میں بندھی رسی سے کھیل رہا تھا وہ عورت باہر نکلے تو سہان نے روشنی کی جانب دیکھا وہ سامنے ہی کھڑی کسی سے بات کر رہی تھی وہ بھی اس عورت کے پیچھے پیچھے نکل گیا باہر نکلنے کے بعد اسے وہ کہیں نظر نہیں آیا تو وہ ادھر سے ادھر گھومنے پھرنے لگا کافی دور تک آگے آکر وہ ٹرینل دو سے ٹرینل چھ تک پہنچ گیا وہ اندر چلا گیا وہاں کافی بھیر تھی وہ باہر نکل آیا لیکن پھر اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسے کدھر جانا ہے کیونکہ سب حصے باہر سے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں وہ تھوڑی دور تک چلنے کے بعد اندر کی جانب گیا وہاں زیادہ لوگ نہیں تھے وہ وہیں رکھے صوفہ پر بیٹھ گیا اسے یہ جگہ بالکل ویسی لگی جہاں وہ اور روشنی آئے تھے... کافی دیر وہ وہاں بیٹھا رہا وہاں بس چند ہی لوگ تھے وہ روشنی کا انتظار کرنے لگا

روشنی جب بات کر کے واپس اپنی جگہ آئی تو سہان کو نا دیکھ کر اس کی سانس تھم گئی
سہان.....

وہ اسے آواز دیتی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگی
ایکسکیزمی... یہاں ایک بچہ تھا ابھی ابھی آپ نے دیکھا اسے.....
اس نے سامنے ہی موجود ایک شخص سے انگریزی میں پوچھا وہ انکار کر کے آگے بڑھ گیا وہ پریشانی
سے سر تھام کر اسے ڈھونڈنے لگی سب سے پہلے خیال یہی آیا کہ سہان واپس جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا
ہو کیونکہ وہ وہاں نہیں رہنا چاہتا تھا وہ فوراً باہر آپ پارکنگ کی جانب بھاگی
****/****

آہل چیک اک ان کرنے کے لیے آگے بڑھنے لگا تب اس کی نظر دو بیٹھے سہان پر پڑی وہ اسے
حیرت سے دیکھنے لگا اور اطراف میں نظر گھمائی اسے کوئی اس کے ساتھ دکھائی نہیں دیا
سر ٹکٹ پلیز.....
سامنے موجود لڑکی نے اسے متوجہ کیا تو وہ اس کی جانب مڑا
جسٹ آ منٹ....

وہ اسے کہہ کر جلدی سے سہان کی جانب آیا
تم یہاں کیا کر رہے ہو... اور تمہاری مدر کہاں ہے..... کس کے ساتھ آئے ہو یہاں
اس نے ایک ساتھ ہی سب سوال کر دیے سہان پہلے اسے دیکھنے لگا پھر بولا
روشنی..... وہ کہیں کھو گئی ہے مل نہیں رہی

وہاٹ.... کہاں کھو گئی

آہل نے حیرت سے کہا

پتہ نہیں ابھی ابھی تو یہیں تھی اب نہیں ہے

وہ آرام سے بولا

اوکے میرے ساتھ چلو ہم انہیں ڈھونڈتے ہیں

آہل ہاتھ بڑھا کر بولا

نو وہ جہاں بھی گئی ہے واپس آجائیں گی

سہان نے سرفنسی میں ہلاتے ہوئے انکار کر دیا

سرپلیز آپ کی فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے

ایک لڑکی وہاں آکر بولی آہل نے اسے کوئی جواب نہیں دیا

اوکے.. تم یہی بیٹھو میں دیکھتا ہوں انہیں کہیں مت جانا اوکے

آہل اسے سمجھاتے ہوئے جلدی سے باہر نکلا ایک کے بعد ایک ہر جگہ اس نے روشنی کو ڈھونڈنے کی

کوشش کی کچھ لوگوں سے پوچھا بھی لیکن وہ اسے کہیں نہیں ملی... اس نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی سب

تلاش کیا کہ کہیں کوئی سہان کو ڈھونڈ رہا ہو لیکن ایسا کوئی اسے نہیں دکھا تو پھر ہار کر واپس آیا وہ واپس

سہان کے پاس آیا اس کی سانس تیز ہو گئی تھی اور پسینے میں بھیگ گیا تھا

وہ کہیں نہیں ملی مجھے..... میں نے ہر جگہ ڈھونڈ لیا.... تم ایسا کرو میرے ساتھ چلو ہم کمپلیٹ کرتے ہیں

وہ گہری سانسیں لیتے ہوئے بولا

نو... اس کی ضرورت نہیں ہے.... اے نوروشنی اجاے گی...

سہان نے پھر انکار کیا

تم یہاں کب تک بیٹھے رہو گے ہو سکتا ہے وہ کسی وجہ سے چلی گئی ہو یا تمہیں ڈھونڈ رہی ہو.... دیکھو مجھے جانا ہے تم جلدی چلو میرے ساتھ

وہ گہری پر نظر ڈالتے ہوئے بولا سہان نے سرنفی میں ہلا دیا آہل اسے حیرت سے دیکھنے لگا سر پلیر.... فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے....

اس کے نام کے اناؤنسٹ کے بعد بھی وہ نا آیا تو پھر سے وہ لڑکی اسے بلانے آئی اس نے سر اثبات میں ہلا دیا اور سہان کو دیکھنے لگا

او کے مجھے جانا ہوگا.... تم یہی رکنا اور کسی کے ساتھ مت جانا جب تک تمہاری مدر نہیں اجاتی او کے....

وہ جھک کر اسے سمجھانے لگا سہان اسے غور سے دیکھنے لگا آہل پلٹ کر جانے لگا تھوڑی دور پہنچ کر وہ پھر سے پلٹ کر سہان کو دیکھنے لگا سہان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جانے کیوں اس کا دل نہیں مانا کہ وہ

سہان کو چھوڑ کر جائے اس کے قدموں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا اس نے ایک گہری سانس لی اور آگے جا کر ایک افسر سے بات کی اور واپس سہان کی جانب چلا آیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

آپ نے اپنی فلائٹ چھوڑ دی آپ نہیں جا رہے

سہان اس کی جانب دیکھ کر معصومیت سے بولا

تمہیں ایسے اکیلے چھوڑ کر کیسے جاسکتا ہوں.. اسلیے تم سے کہا کہ کمپلیٹ کر دیتے ہیں لیکن تم بہت ضدی ہو تم

آہل نے شکوہ کرتے ہوئے کہا سہان اسے دیکھتا رہا
ولیسے کیا نام ہے تمہارا.....

چند پل کے بریک کے بعد آہل اس سے مخاطب ہوا
سہان

اس نے مختصر سا جواب دیا

سویٹ نیم. لائٹ یو

آہل نے مسکرا کر کہا

ڈونٹ کال می دھیٹ.... سویٹ لڑکیاں ہوتی ہے اینڈ اے ایم آمین

وہ اسے ٹوکے ہوئے بولا آہل کی آنکھیں بڑی ہو گئی

مین.... لیکن تمہاری تو موچھیں بھی نہیں ہے تو تم مین کیسے ہوئے

وہ. مسکراہٹ چھپائے بولا

موچھیں تو آپ کی بھی نہیں ہے تو کیا آپ بھی مین نہیں ہے

اس کے سوال پر وہ چاہ کر بھی اپنی ہنسی روک نہیں پایا

تمہارے فادر کیا کرتے ہیں.....

آپ کیا کرینگے جان کر... مام کہتی ہے کسی بھی اسٹریجنر کو اپنی پرسنل انفورمیشن نہیں دینی چاہیے

وہ آنکھیں بڑی کر کے بولا

سٹرینجر..... بیٹا میں پچھلے ایک گھنٹے سے تمہارے ساتھ ہوں تمہارے لیے پورے ایر پورٹ کے چکر لگا چکا ہوں اپنی فلائٹ چھوڑ کر یہاں تمہارے ساتھ باتیں کر رہا ہوں اور میں اب بھی سٹرینجر ہوں آہل نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا

مام کہتی ہے اتنی اسانی سے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے... اگر آپ نے مجھے کڈ نیپ کر لیا تو اس کی باتیں اہل کو ہنسنے پر مجبور کرتی رہی

بیٹا تم میرے ساتھ چلو اس طرح کب تک بیٹھے رہے گے شاید تمہاری مام واپس گھر چلی گئی ہو کافی دیر گزر گئی تو وہ دوبارہ بولا

مام نہیں روشنی.... اور میں آپ کی بات کیوں مانوں کوئی ایک وجہ بتائیے وہ انگلی دکھاتے ہوئے بولا

میں تمہارا فرینڈ ہوں نا اسلیے اہل نے سوچ کر جواب دیا

فرینڈ.... وہ کیسے میں نے تو آپ سے فرینڈ شپ کی ہی نہیں تو اب کر لو....

اہل نے ہاتھ بڑھا کر کہا

نو..... اتنی جلدی نہیں سہان صرف ان لوگوں سے دوستی کرتا ہے جو بہت سپیشل ہوتا ہے ہر کسی سے دوستی سہان کو پسند نہیں

ہر کسی سے دوستی تو مجھے بھی پسند نہیں لیکن پتہ نہیں کیوں آپ مجھے سپیشل لگتے ہو....

وہ اسے غور سے دیکھتے بولا سہان نے کوئی جواب نہیں دیا

تمہیں اپنا اڈریس نہیں معلوم ہے

آہل یاد آنے پر بولا

معلوم ہے...

تو ہم لوگ یہاں کیوں بیٹھے چلو سیدھے تمہارے گھر چلتے ہیں

آہل نے حیرت سے کہا

نو.... کیونکہ اگر ہم گھر چلے گئے تو پھر روشنی کی مسنگ رپورٹ لکھوانی پڑے گی

وہ نفی کرتے ہوئے بولا وہ جانتا تھا اس کے بعد ماہی سیدھے روشنی کی مسنگ کمیلنٹ کریں گی

اووو....

آہل نے مایوس ہو کر کہا کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھے رہے

بیٹا بہت رات ہو گئی ہے ہم اور یہاں نہیں رک سکتے وہاں وہ لوگ بھی تمہارے لیے پریشان ہو رہے

ہو گئے اسلیے پلیز تم میرے ساتھ چلو کم سے کم ہم انہیں یہیں کہیں ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں

اہل نے ایک اور کوشش کی

اوکے.... لیٹس گو

ابان اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اہل حیران ہوا کتنی دیر سے وہ اسے منا رہا تھا لیکن اب بنا کسی چوچراں

کے مان گیا تھا وہ کاندھے اچکا کر ا کے ساتھ چل دیا

ویٹ

سہان رک بولا

آپ کو مجھ سے دوستی کرنی ہے

وہ آہل کو دیکھ کر بولا آہل اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے سر ہلا کر ہاں کہا

ایک راستہ ہے

مجھے میری فیوریٹ انس کریم کھلانی پڑے گی

وہ سامنے اشارہ کرتے ہوئے بولا جہاں انس کریم پار لرتھا

اوکے تمہاری ماما نے تمہیں شاید یہ نہیں بتایا کہ انس کریم کے لیے بھی دوستی نہیں کرنی چاہیے

وہ اسے سمجھانے کی غرض سے بولا

مطلب آپ کو مجھ سے دوستی نہیں کرنی

وہ چلتے چلتے رک گیا

میں نے ایسا کب کہا

تو پھر چانس دے رہاں ہوں فائدہ اٹھا لیجیے ورنہ مجھے مت کہیے گا کہ دوستی نہیں کی

وہ سجدگی سے بولا آہل نے قہقہہ لگایا

ٹھیک ہے سیریلیسی .. تمہارے جیسا بچہ میں نے اپنی لائف میں کبھی نہیں دیکھا

وہ ہنسی روک کر بولا

میں بچہ نہیں ہوں

سہان ناگواری سے بولا جیسے پتہ نہیں اس نے کیا کہہ دیا ہو
 اوسوری میں تو بھول ہی گیا تھا تم تو بنا موچھ والے آدمی ہو
 آہل مصنوعی سنجیدگی سے بولا اور اسے لیے اس کریم شاپ میں اگیا وہاں اسے اس کی پسند کی اس کریم
 دلائی

آپ نہیں کھا ننگے

وہ سہان کو دیکھتا رہا تو سہان بولا

نہیں مجھے اس کریم پسند نہیں

اگر سہان سے دوستی کرنی ہے تو کھانی پڑے گی سہان جیسا جو بننا ہے

اہل مسکرا کر ویٹر کو اپنے لیے اس کریم کا کہا اور اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے اس کریم کھانے لگا
 پہلی بار اسے کسی بچے سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا وہ اس کی باتیں مان رہا تھا اس سے دوستی کرنا چاہ رہا
 تھا اس کے لیے فکر مند تھا
 تم یہاں آئے کیوں تھے...
 www.urdu novels mania.com

ہم دونوں یہاں نا نو کو لینے آئے تھے وہ انڈیا سے ارہی ہے نا...

سہان اس کی بات کا جواب دیا اس کریم اس کے چہرے پر بھی لگ گئی تھی آہل نے ٹشو پیپر سے اس
 کے چہرے سے اس کریم صاف کی

اچھا... چلو میرے ساتھ

وہ اسے لے کر دوبارہ اندر آیا

کہاں.....

سہان نے سوال کیا

تمہاری نانویہاں نہیں کہیں اورائی ہے وہاں چلنا ہے ہمیں

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے جانے لگا

*****/*****

کہاں دھیان رہتا آپ کا.. ضرور اس موبائل میں مصروف ہوگی اور اس پردھیان نہیں دیا ہوگا... پتہ

نہیں کہاں چلا گیا ہمارا گڈو

دادی کافی دیر پہلے پہنچ گئی تھی انہیں جب پتہ چلا تو وہ روشنی پر برس پڑی اور خود بھی اسے ڈھونڈنے لگی

لیکن ہر طرف دیکھنے کے باوجود اسے نہیں ملا تو اس نے وہاں کے افسر سے بات کی

ڈونٹ وری میڈم ہم ابھی پتہ کرتے ہیں اگر وہ یہاں ہوگا تو ضرور مل جائے گا

اس افسر نے انگلیش میں کہا

وہ اندر ہی ہے میں نے بہت ڈھونڈا اسے باہر سب طرف دیکھ لیا لیکن کہیں نہیں ملا

روشنی نے اسے بتایا تو وہ اسے یقین دلاتا وہاں سے چلا گیا

پہلے اگر اس پردھیان دیتی تو کھوتا ہی کیوں اتنا سا تو ہے چار سال پتہ نہیں کہاں بھٹک رہا ہوگا

دادی نے پریشانی سے کہا

روشنی.....

سہان نے دور اسے آواز دی اور دوڑتے ہوئے اس کے پاس آکر اس سے لپٹ گیا

سہان.....

سہان کہاں چلے گئے تم میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں کہاں تھے تم وہ نیچے جھک کر فکر سے بولی دادی نے سکھ کر سانس لیا

یہ میرے ساتھ تھا..... یہ غلطی سے دوسری طرف چلا آیا تھا اور کافی دیر سے آپ کا ویٹ کر رہا تھا میں نے آپ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن آپ مجھے کہیں نہیں ملی اہل نے آگے بڑھ کر کہا

خدا کا شکر ہے ہمارا گڈو بالکل ٹھیک ہے.... اور آپ کا بھی شکریہ بیٹا جو آپ نے اسے سہی سلامت ہم تک پہنچایا

دادی نے سہان کے بالوں میں ہاتھ گما کر کہا
تھینکیو سر

روشنی نے بھی شکریہ ادا کیا
نوائس اوکے..... اچھا سہان ٹیک کیمرہ ایندھ ایسے نہیں کرنا اوکے.. بائے

وہ سہان کی جانب دیکھ کر بولا
بائے بڑی.....

سہان نے مسکرا کر کہا آہل نے بدلے میں مسکرا کر اسے بائے کہا اور باہر نکل گیا
چلو اب جلدی جلدی گھر چلو.... ماہی وہاں پریشان ہو رہی ہوگی.....

دادی صاحب نے روشنی کو مخاطب کیا

جی دادی صاحبہ.....

روشنی انھیں جواب دے کر ریسپشن کی جانب بڑھی

ہمارا بچہ.... کتنا یاد کیا ہم نے تمہیں... ہمارا تو من ہی نہیں لگتا تمہارے بغیر.....

دادی نے اس کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا اس نے برا سا منہ بنایا

اچھا ہوا جو تم نے جانا کینسل کر دیا مجھے تم سے کام تھا

اس کا دوست اسے وہیں مل گیا تو وہ اس کے ساتھ ہی چلا آیا

کیوں کیا ہوا....

کافی پرا بلنس آرہی ہے کانٹریکٹ کے نیچ اسلیے میں چاہوں گا کہ تم ہی اس مسئلے کو حل کرو

وہ پریشانی سے بولا

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں.... پہلے زرا گھر فون کر کے بتا دوں ورنہ وہ لوگ پریشان ہو گے

وہ موبائل نکالتے ہوئے بولا

اوکے... میں بھی چلتا ہوں رات کافی ہو رہی ہے... تم کل افس اجانا میں ویٹ کرونگا

اس نے کھڑے ہو کر کہا اور باہر نکل گیا آہل نے نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا لیا

سہان.....

ماہی نے اسے گلے لگا کر سختی سختی سے بھیجنے لیا
پھر اموشل ہو گئی اب.....

سہان جوفت سے بولا

میں ڈر گئی تھی....

اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے میں کوئی بچہ ہوں کیا جو کھو جاؤنگا

وہ الگ ہو کر بولا

کیا کریں تمہارے سوا ہمارے پاس ہے ہی کیا تم نہیں ملتے تو ہم تو مر ہی جاتے... ہماری زندگی ہو تم

ماہی یا تم بھی نابس نیگیٹیو سوچتی ہو مل گیا نا وہ اب کیوں پریشان ہو رہی ہو

روشنی نے اسے ٹوکا

یس... روشنی اس رائٹ اپ چھوٹی سی بات کے لیے اتنی پریشان ہونا چھوڑ دو کیونکہ اب سہان کی مام

ہے..... بی سٹرونک

وہ سمجھاتے ہوئے بولا
www.urdu novels mania.com

اینڈیو نو... میں نے ایک فرینڈ بھی بنالیا.... اور انھوں نے مجھے بہت ساری اس کریم بھی کھلائی

اس نے ماہی کو بتایا تو ماہی حیران ہو کر دیکھنے لگی

کس نے

سہان ان کی ہی بات کر رہا ہے جو اسے ہمارے پاس لے کر آئے مجھے پورا یقین ہے بہت تنگ کیا ہوا

اس نے انہیں

روشنی نے جواب دے کر سہان کو دیکھا

نہیں وہ مجھ سے بالکل تنگ نہیں ہوئے وہ اچھے تھے تمہاری طرح نہیں تھے

سہان نے چڑ کر کہا اور اسے منہ چڑایا بدلے میں روشنی نے بھی منہ چڑایا

اففف... چلو سو جاؤ اب بہت رات ہو گئی ہے

ماہی ان کی لڑائی شروع ہوتے دیکھ کر بولی۔

ہاں یا ر مجھے بھی صبح آفس جانا ہے.... اوکے بائے گڈ نائٹ.....

روشنی بھی کر نٹ کھا کر وہاں سے اٹھ گئی

ہم اس بار خاص تم دونوں سے کوئی بات کرنے آئے ہیں

ماہی ابھی ابھی سہان کو سکول چھوڑ کر گھر لوٹی تھی روشنی دادی اور اپنے لیے ناشتہ لگا رہی تھی وی بھی

اکروہاں بیٹھ گئی تو دادی نے اپنی بات شروع کی

ہم نے ایک بہت اچھا لڑکا دیکھا ہے گھر کا بھی اچھا ہے تعلیم یافتہ ہے اور خاندانی لوگ ہے

ان کی بات پر ماہی کا بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا وہ انہیں بے یقینی سے دیکھنے لگی وہ انکار کر رکھے تھک چکی تھی

لیکن انھوں نے اپنی ضد نہیں چھوڑی تھی

لیکن دادی صاحب آپ جانتی ہے نا ماہی....

ماہی کے لیے نہیں.... ہم آپ کی بات کر رہے ہیں

روشنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی تو انہوں نے اس کی بات کاٹ کر کہا

میں....

روشنی کو مزید شاک لگا

اور نہیں تو کیا... آپ کب تک یہ پڑھائی اور جاب ہی کرتی رہے گی اب وقت آگیا ہے کہ آپ شادی کر لے اس سے پہلے کے عمر نکل جائے... لڑکا ہمیں بہت پسند ہے لیکن ہمارے لئے آپ کی پسند زیادہ معنی رکھتی ہے اس لیے ہم چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں وہاں اس لڑکے سے مل لیں پھر فیصلہ کریں

لیکن دادی صاحب یوں اچانک.....

ماہی نے روشنی کو دیکھ کر کہا

کچھ اچانک نہیں کافی دن سے ہم سوچ رہے ہیں اب جب اچھا رشتہ آیا ہے تو ہم نے دیر کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے جلد سے جلد آپ فیصلہ کر لیں انہوں نے اپنی بات ختم کر دی وہ دونوں خاموش ہو گئی گڈو کہاں ہے کب سے دکھائی نہیں دیا

وہ دھیان آنے پر بولی

وہ اسکول گیا ہے نانی صاحبہ..... آپ کچھ دیر آرام کر لیجے وہ ابھی کچھ ہی دیر میں اجاڑا ٹھیک ہے ویسے بھی سفر کر کے ہماری طبیعت بگڑ جاتی ہے....

وہ اٹھ کر اپنی کمرے میں چلی گئی

ماہی.....

روشنی نے ان کے جاتے ہی ماہی کو دیکھا

ڈونٹ وری روشنی تم پریشان مت ہو

کیسے پریشان ناہوں تم جانتی ہو نادادی صاحب کو کچھ سوچ لیا تو پھر کسی کی نہیں مانتی... اب میں کیا کروں

وہ سر تھام کر بولی ماہی اٹھ کر اسکے پاس والی کرسی پر اپنی

روشنی..... تم روہان سے بات کرو اسے بتاؤ دیکھو کہ وہ کہتا ہے اس کے بعد نانی صاحب کو سب کچھ

بتا دو اس سے پہلے کہ زیادہ دیر ہو جائے تم انہیں بتاؤ گی تو بات آگے نہیں بڑھے گی

وہ سمجھاتے ہوئے بولی لیکن روشنی اس طرح بیٹھی رہی ماہی نے اس کے ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں

ڈونٹ وری ہم خود بات کریں گے نانی صاحب سے تم بس روہان سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتا ہے

روشنی نے بس سر ہلادیا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

دادی صاحب چلیے

ماہی دادی صاحب کو وہاں کے ایک ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے لجا رہی تھی ان کے پیروں کے درد کے لیے روشنی افس میں تھی اس لیے وہ سہان کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی سہان ان کے ساتھ جانے پر بہت چڑا ہوا تھا منہ پھلائے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا ماہی اسے دیکھتے ہوئے ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھنے لگی سہان مے اسے غصے سے گھورا اور اس کا موبائل لے کر روشنی کا نمبر لگایا

روشنی تم بھی چلو نا ساتھ

وہ فون کرتے ہی بولا

نوبے بی میرا آنا پوسل نہیں ہے مجھے کام ہے تم انجوائے کرو

روشنی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

روشنی آریو سیریس... انجوائے اور مام کے ساتھ ناٹ پوسل

ڈونٹ وری میں اسے کہتی ہوں کہ تمہیں تمہاری فیورٹ چاکلیٹ کھائے اینڈ ڈونٹ وری ہم بعد میں

پارک جائے گی اوکے

وہ اسے لالچ دے کر منانے لگی

اوکے...

اس نے مایوس ہو کر فون کاٹ دیا اور ماہی کی جانب بڑھا دیا

بس کرو سہانہ..... ہم تمہیں تمہاری فیوریٹ اس کریم بھی کھلائیں گے اور چاکلیٹ بھی اور پھر جا کر آپ

کے لیے ٹائز بھی لینگے لیکن فی الحال آپ اپنا منہ ٹھیک کرو

ماہی اس کے پھولے نہ کو دیکھ کر بولی

آپ صرف کہتی ہے لیتی نہیں

آج پکالینگے پرومیں.... ناؤ اسمائل

ماہی نے یقین دلایا تو وہ اس کی جانب دیکھ کر خوبصورتی سے ہنس دیا

زور کی بارش شروع تھی اس لیے آج زیادہ رات ہونے سے پہلے ہی سڑک سانسان ہو گئی تھی روشنی ابھی ابھی گھر پہنچی تھی وہ گیٹ کے باہر ہی تھی جب اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک کار بہت تیز رفتار سے ارہی تھی دوسری طرف سے آنے والی گاڑی نے ایکسیڈنٹ ہونے سے بچانے کے لیے سٹیرنگ گھمایا تو اس کی گاڑی روڑ سے اتر کر ایک بڑے سے پیڑ سے ٹکرائی روشنی جلدی سے آگے بڑھی اس کے ہاتھ میں چھتری تھی وہ گاڑی کے پاس آئی

سر آپ.....

آہل کو دیکھتے ہی اس کے منہ سے نکلا آہل کے سر پر چوٹ آئی تھی اور خون بھی بہہ رہا تھا جس سے اس کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھی

سر آپ ٹھیک تو ہے..... او نو آپ جو چوٹ لگی ہے اور کافی خون بھی بہہ رہا ہے آہل کے پیشانی سے خون بہہ کر اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے اس کی بلیک شرٹ میں جذب ہو رہا تھا اس نے کوئی جواب نہیں دیا پیشانی پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کر لی

www.urdu novels mania.com

سر آپ میرے ساتھ چلیے پلیز بہت خون بہہ رہا ہے

نواٹس او کے اے ایم فائن وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا

سر میں اسی بلڈنگ میں رہتی ہوں آپ کو ٹریسٹنٹ کی ضرورت ہے اور ہاسپٹل کافی دور ہے اسلیے پلیز آپ میرے ساتھ آئے

او کے.....

آہل چند پل۔ خاموش رہنے کے بعد بولا کیونکہ اس وقت اس کے پاس دوسرا سویوشن نہیں تھا روشنی نے چھتری اسے دی اور خود اس کے آگے چلتی ہوئی اندرائی لفٹ بند تھی لیکن ان کا فلیٹ سیکنڈ فلور پر ہی تھا وہ سیرٹھیوں سے ہو کر ائے
اسیے سر.....

ملازمہ نے دروازہ کھولا تو وہ آہل کی جانب مڑ کر بولی اور اس کے ہاتھ سے چھتری لے لی
بیٹھیے سر

اسے ڈرائینگ روم میں صوفے کی جانب اشارہ کر کے بولی
خالہ..... زرا فرسٹ ایڈ باکس لے انیں

وہ آواز دیتی ہوئی بولی ملازمہ فرسٹ ایڈ باکس لے اتی تو روشنی نے اس سے کاٹن نکالا لیکن آہل نے اس کے ہاتھ سے کاٹن لے لیا
اٹس اوکے میں.....

اسے انکار کر کے وہ خود ہی کرنے لگا روشنی نے باکس سے دوائی نکال کر اوپر رکھی اور پانی کا گلاس بھر کر اس کے آگے رکھا

خالہ آپ زرا چائے لے ائیے میں چینج کر کے آتی ہوں
نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے.....

اہل نے فوراکما

بہت سرد موسم ہے اور آپ بھیگ بھی گئے ہیں چائے پیے گے تو آپ کو اچھا لگے گا..... خالہ

وہ ملازمہ کو کہتی ہوئی اپنے روم کی جانب بڑھی اس کے کپڑے بھی کافی بھیگ چکے تھے
چینج کر کے وہ باہر آئی تو آہل چائے ختم کر کے کپ ٹیبل پر رکھ رہا تھا
تھینکیو.....

اسے دیکھ کر بولا اور دوسری جانب دیکھنے لگا

آپ سہان کو دیکھ رہے ہیں

روشنی اسکی. نظروں کا. مضموم سمجھ کر بولی اس نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلادیا

وہ گھر میں نہیں ہے... ایکچولی گھر میں کوئی نہیں ہے سب باہر گئے ہے میں بھی بس ابھی ابھی اتنی ہوں

جب میں نے آپ کو دیکھا باہر....

روشنی نے جواب دیا تو وہ خاموش رہا

اوکے... اب میں چلتا ہوں

اسے سہی نہیں لگا جب روشنی نے اسے بتایا وہ گھر پر اکیلی ہے ویسے بھی رات کافی ہو چکی تھی

لیکن سر باہر بہت بارش ہو رہی ہے آپ کیسے جائے گے کچھ دیر یہیں ریست کر لیجیے

نہیں کوئی بات نہیں آئے ول. مینج

وہ. کہنے کے ساتھ ہی اٹھ گیا

اوکے سر.....

روشنی نے ہار مان کر کہا

یہ بارش شام سے مسلسل جاری ہے پتہ نہیں کب رکے گی
نانی صاحب نے اندر کی جانب آتے ہوئے کہا وہ لوگ بارش کی وجہ سے کافی لیٹ ہو گئے تھے لیکن
بارش اپ

ب تک نہیں تھمی تھی

نانی صاحب سنبھال کر نیچے پانی ہے

جگہ جگہ پانی بھر گیا تھا ماہی نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا دوسرے ہاتھ سے سہان کا ہاتھ تھاما ہوا تھا وہ
لوگ بھی بھیگ گئے تھے

اونو ہم تو اپنا فون گاڑی میں ہی بھول گئے سہان تم نا نو کو لے کر جاؤ ہم فون لے کر آتے ہیں اوکے
وہ دو چار سیڑھیوں پر ہی پہنچی تھی اچانک یاد آنے پر بولی تو سہان نے سر ہلا دیا اور اوپر جانے لگا سامنے
سے اسے آہل آتے ہوئے دکھا آہل نے اسے نہیں دیکھا وہ اپنی دھن جانے لگا
ہائے بڑی.....

وہ تین چار سیڑھیاں نیچے اترتا تب سہان نے زور سے اسے آواز دی وہ مڑا اور سہان کو دیکھ کر اس
کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ آئی
ہائے.....

یہ آپ کہہ رہے ہیں کیا ہوا

سہان نیچے اتر کر اس کے پاس آیا اس کے سر پر بندھی پٹی دیکھ کر بولا
کچھ نہیں بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا

وہ جھک کر بولا

زیادہ چوٹ تو نہیں آئی بیٹا

دادی صاحب نے فکر سے کہا

نہیں... بس معمولی سی ہے

اس نے جواب دیا

آپ سہان کا گھر نہیں دیکھو گے

سہان نے آنکھیں بڑی کر کے کہا

دیکھو ننگا لیکن اس وقت نہیں کیونکہ ابھی بہت دیر ہو رہی ہے میں بعد میں اونگ

پراس....

سہان نے فوراً ہاتھ آگے بڑھایا

پراس... اوکے.....

آہل نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا

اوکے.. ٹیک کیمر

سہان نے مسکرا کر کہا اور جلدی سے اس کے گال پر کس کیا وہ خوبصورتی سے ہنسا

اپنا خیال رکھنا بیٹا

دادی صاحب نے کہا تو وہ انہیں جی کہہ کر خدا حافظ کہتا نیچے اتر گیا

ماہی نے گاڑی سے اپنا فون لے کر کوٹ کی جیب میں رکھا بارش تو بہت زوروں کی تھی ہی لیکن بجلی کی کرکڑ زیادہ خوفزدہ کرنے والی تھی وہ وہی کھڑی رہی چند سیکنڈ ہمت جمع کرتی رہی پھر ایک دم سے بھاگ کر اندر کی جانب جانے لگی تاکہ جلدی سے پورچ کے نیچے پہنچ جائے لیکن چند قدموں کی دوری پر کمپاؤنڈ میں ہی وہ آہل سے بری طرح ٹکرائی اس کی تیزی اتنی تھی کہ آہل اپنا بیلینس برقرار نہیں رکھ پایا اور دونوں زمین بوس ہو گئے نیچے گھاس تھی اس لیے اسے چوٹ تو نہیں آئی لیکن اچانک آفت پر شاک ضرور لگا ماہی نے سر اٹھایا تو آہل کا چہرہ دیکھ کر جیسے اسے کوئی ہوش ہی باقی نہ رہا آہل کا بھی وہی حال تھا وہ دونوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ سچ ہے یا وہم زمین پر پانی تو تھا ہی آسمان سے مسلسل رحمت برس رہی تھی لیکن اس وقت دونوں کو کسی چیز کا خیال نہیں آیا کچھ تھا جو زمین میں چل رہا تو بس یہ کہ یہ خواب ہے یا حقیقت وہ بت بنی پوری طرح سے اس کے اوپر تھی اور آہل بارش کی بوندوں سے لڑتے ہوئے پلکوں کو جھپکنے سے روک رہا تھا ماہی کا چہرہ اس کے بہت قریب تھا کہ وہ اس کی سانسوں کو بھی محسوس کر رہا تھا ماہی کو ایک دم سے کرنٹ لگا اور وہ اٹھ کر بنا ایک سیکنڈ بھی رکے اندر کی جانب بھاگی آہل اس کی حرکت پر ہوش کی دنیا میں آیا اور اٹھ کر اسی جانب دیکھنے لگا اس نے ہاتھ بڑھایا اسے روکنے کی کوشش میں حالانکہ اب تک اسے یقین نہیں ہو رہا تھا اپنا ہاتھ دیکھتے ہوئے خود کو نفی کرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا باہر کا دروازہ کھلا ہی تھا ماہی سیدھے اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے اس سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی اس کی سانسیں حد سے زیادہ تیز چل رہی تھی اس نے انکھیں بند کی تو وہ منظر اس کی انکھوں کے سامنے آگیا آہل کا بھیگا ہوا دلکش چہرہ ماتھے پر بندھی سفید پٹی اور انکھوں میں وہی سنجیدگی

اس نے گھبرا کر فوراً انھیں کھول دی اسے یقین آتا بھی کیسے وہ تو اس سے اتنی دورا چکی تھی کہ چاہ کر بھی امین نہیں کر سکتی تھی کہ کبھی اس سے سامنا ہوگا لیکن ہوتا وہی جو لکھا ہوتا ہے اب اسے خود کو یقین دلانا تھا اس کا پورا وجود اب تک بھیگا ہوا تھا نا صرف بارش میں بلکہ آہل کے احساس میں بھی

مام.....

سہان کی آواز پر اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

مام..... مجھے بھوک لگی ہے

سہان دوبارہ پکارا

سہان ہم چہنچ کر کے آتے ہیں بس ابھیں.....

اس نے بمشکل اتنی بات کہی

او کے.....

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ.....

وہ پریشانی سے خدا کو پکارنے لگی

www.urdu novels mania.com

کیا سوچ رہی ہو ماہی.....

ماہی کپڑے فولڈ کر رہی تھی لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا روشنی نے پوچھا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگی

کچھ نہیں.....

وہ اپنی پریشانی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں
کب سے دیکھ رہی ہوں تمہارا دھیان ہی نہیں ہے
ایسا کچھ نہیں ہے....

روشنی اس کی بات پر چپ ہو گئی
اچھا سنو آج رات سر نے ایک پارٹی رکھی ہے..... میں کونسی ڈریس پہنوں
روشنی نے اس کا ارادہ ناپا کر بات بدل دی
کیا باتیں ہو رہی ہے....

وہ کوئی جواب دیتی اس کے پہلے ہی دادی صاحب اندرائی
دادی صاحب ہمارے آفس میں آج بہت بڑی پارٹی ہے میں ماہی کو وہی بتا رہی تھی...
روشنی نے انہیں بتایا
اچھا کب ہے پارٹی.....
وہ سوچتے ہوئے بولی

آج رات کو آٹھ بجے جانا ہے....
رات کو..... رات کو تم اکیلی جاؤ گی پارٹی میں ہرگز نہیں... کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی
وہ انکار کرتے ہوئے بولیں
میں اکیلی کہاں ہوں دادی صاحب بہت لوگ ہونگے وہاں

لیکن یہاں سے تم اکیلی ہی جاؤ گی نا نہیں ہم تمہیں رات کے وقت اکیلے جانے کی اجازت ہر گز نہیں دینگے ہم جانتے ہیں کس طرح کی محفلیں ہوتی ہے یہ

وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بولیں

دادی صاحب وہ ایک بزنس پارٹی ہے اور میرے سارے کولیگس ہونگے فرینڈس ہونگے وہاں روشنی نے انہیں سمجھانے کی ایک اور کوشش کی ماہی کو دیکھا جو بھی ہو تم اکیلی۔ نہیں جاؤ گی

انہوں نے بات ختم کر دی تو وہ پریشان ہو کر انہیں دیکھنے لگی

تو میں ماہی کو لے جاتی ہوں اپنے ساتھ

کیا... نہیں روشنی ہم نہیں اسکتے

ماہی نے جھٹ کہا

ماہی پلیز....

ہم کیا کریں گے وہاں جا کر... ہمیں بلکل اچھا نہیں لگے گا روشنی

وہ منہ بناتی بولی

اگر تم نہیں چلو گی تو اور کون چلے گا میرے ساتھ

وہ مایوسی سے بولی تو ماہی کچھ کہہ نہیں پائی

ماہی تیار ہو کر روشنی کہ کمرے میں اتنی اس نے فل سلیوز والی ریڈ لانگ کرتی پر بلیک ٹراؤزر اور بلیک ہی دوپٹہ ایک سائڈ پرپن اپ کیا ہوا تھا بالوں کو ایک سائڈ سے فولڈنگ دیگر دوسری طرف کھلے چھوڑے ہوئے تھے ہلکے سے میک اپ میں صرف کانوں میں چھوٹے چھوٹے ایرنگ پہنے ہوئے تھے ہمارا بلکل دل نہیں کر رہا چلنے کو..... وہ بھی سہان کے بغیر... اور ہم کسی کو جانتے بھی تو نہیں ہے نا وہاں تو ہم جا کر کیا کیا کریں گے وہ پریشانی سے بولی

ماہی میں تمہیں کبھی زبردستی ساتھ نہیں لے جاتی لیکن تم جانتی ہو نا دادی صاحب کو اگر تم نہیں چلی تو وہ مجھے بھی نہیں جانے دینگی میں نے اپنے سب فرینڈس کو آنے کا وعدہ کیا ہے اور سب سے خاص بات میں روہان سے بات کر لوں گی پھر پتا نہیں دادی صاحب کب اپنے ساتھ چلنے کو کہہ دے اس پہلے مجھے روہان سے بات کرنی ہوگی روشنی اس کی جانب رخ کر کے بولی ماہی چپ ہو گئی ہم اچھے تولگ رہے ہیں نا...

وہ کچھ دیر بعد بولی

بہت پیاری لگ رہی ہو

روشنی نے مسکرا کر کہا وہ خود بھی وہاںٹ گاؤں میں بالوں کا جوڈا بنائے ہمیشہ سے بے حد الگ لگ رہی تھی

روشنی سہان نانی صاحب کو بہت تنگ کریگا

ماہی نے ایک اور پریشانی بتائی

نہیں کریگا میں نے بات کر لی ہے اس سے اور خالہ سے بھی کہہ دیا ہے کہ اس کا خیال رکھے تم فکر مت کرو

روشنی اس کی ٹینشن دور کی

تھینک یو روشنی

ماہی نے اسے گلے لگا لیا کتنا کچھ وہ اسانی سے حل کر لیتی تھی اور سہان تو جیسے بس اس کی ذمہ داری بن گیا تھا

روشنی کسی کے آواز دینے پر اس طرف چلی گئی جہاں اس کے سب ہی فرینڈس پہلے سے موجود تھے ماہی اکیلی ہی وہاں کھڑی رہی کسی کو تو وہ جانتی نہیں تھی جس سے بات کرتی ناہی کوئی اسے جانتا تھا بہت ہی خوبصورتی سے اس ہال کو سجایا گیا تھا دم روشنی اور میوزک کی آواز نے ماحول کو مزید پر فشاں بنایا ہوا تھا وہ بے دھیانی میں آگے کی جانب بڑھنے لگی نظر کہیں اور زہن کہیں اور تھا اس کا ہاتھ ایک فلاور پاٹ سے بچھ ہوا تو وہ فلاور پاٹ ٹیبل سے گر گیا لیکن زمین پر گرنے سے پہلے ہی کسی کے ہاتھ نے اسے تھام لیا ماہی نے سکون کی سانس لی اور سیدھی ہوئی

دھیان سے.....

کبھی کبھی ہماری غلطیوں سے کچھ ایسی چیزیں ٹوٹ جاتی ہے جو دوبارہ نہیں جڑتی

آہل نے فلاورپاٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا ماہی اسے حیرت اور بے یقینی سے دیکھنے لگی ابھی تو پہلی بار کا ملنا اسے ہضم نہیں ہوا تھا اور دوبارہ اس سے سامنے ہو گیا تھا بلیک ڈز سوٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا نا اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ تھا نا ماہی کہ پاس آہل اسے دیکھتے ہوئے اس کے سائڈ سے ہو کر آگے بڑھ گیا

ماہی نے رخ دوسری جانب کر لیا تاکہ کوئی اسے روتے ہوئے نا دیکھ سکے

یا اللہ..... یہ سب کیوں ہو رہا ہے ہمارے ساتھ.... ہم اتنی مشکل سے ان سے دور رائے تھے آپ نے دوبارہ انہیں ہماری زندگی میں بھیج دیا۔ اب ہم کیا کریں کیسے انکا سامنے کریں کیسے ان کے سوالوں کا جواب دیں کیا کریں ہم ...

ایک دم سے ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ گھبرا کر سیدھی ہوئی اگر انہیں سہان کے بارے میں پتہ چل گیا تو.... نہیں... چاہے جو بھی ہو انہیں سہان کے بارے میں پتہ نہیں چلنے دینگے ہم وہ پلٹ کر روشنی کو ڈھونڈنے لگی

ماہی روشنی کو ڈھونڈ رہی تھی تب وہ اسے سامنے ہی آہل سے بات کرتی ہوئی دکھائی دی دونوں فورملی ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے

سہان کیسا ہے

ٹھیک ہے کل سے بار بار پوچھ رہا ہے کہ آپ کب اینگے اب آپ کو آنا ہی ہوگا
اہل اس کی بات پر مسکرایا

بہت پیارا بیٹا آپ کا

اہل نے جواب دیا تو روشی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی

میرا..... نہیں سر آپ کو. کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ.....
روشنی.....

وہ آہل کو کچھ کہتی اس کے پہلے ہی ماہی نے اسے آواز دے کر روکا

یہاں آؤ ہمیں تم سے بات کرنی ہے

وہ آہل کو دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی

کیا ہوا ماہی.....

روشنی نے حیرت سے پوچھا

روشنی..

وہ دوسری جانب دیکھنے لگی

کیا ہوا کیوں پریشان ہو تم

روشنی اسے پریشان دیکھ کر بولی

وہ..... اہل جی.....

آہل..... یہاں کہاں ہے

روشنی نے اس کی بات کاٹ کر کہا تو ماہی نے پہلے اسے پھر اہل کی جانب دیکھنے لگی روشنی کچھ سیکنڈ میں ہی اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ گئی

وہ آہل ہے سہان کے فادر.....

روشنی نے حیرت سے کہا تو ماہی نے اثبات میں سر ہلادیا

ماہی یہ تم کیا کہہ رہی ہو

ہم سچ کہہ رہے ہیں روشنی ہم نے لاکھ کوشش کی لیکن ان سے ہمارا دوبارہ سامنا ہو ہی گیا ہم اتنی دور اگے لیکن قسمت نے ہمیں یہاں بھی ان سے ملا دیا... ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا ہوگا

شاید یہ خدا کی مرضی ہے اسلیے تو تمہارے لاکھ چاہنے کے باوجود وہ واپس اگے تیری لائف میں ... تو نے لاکھ کوشش کی ان سے دور رہنے کی لیکن دیکھ قسمت بار بار انہیں تجھ سے جوڑتی رہی بار بار

سہان سے ملواتی رہی

روشنی نے رک کر کہا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سہان.....

روشنی.... ہم نہیں چاہتے کہ آہل جی کو سہان کہ بارے میں پتہ چلے... وہ سوچتے ہیں سہان تمہارا بیٹا ہے... انہیں مت بتانا کہ سچ کیا ہے

ماہی نے سہان کا نام آتے ہی جلدی سے کہا

لیکن ماہی یہ سہی نہیں ہے وہ ان کا بیٹا تم کیسے ان سے چھپا سکتی ہو ان کا حق ہے سہان پہ یہ غلط ہوگا

نہیں روشنی اگر انہیں یہ بات پتہ چل گئی تو..... تو وہ سہان کو ہم سے چھین لے گے..... ہم سہان کے بغیر نہیں رہ سکتے روشنی ہم مرجائے گے اس کے بغیر ہم اپنا بیٹا انہیں نہیں دے سکتے وہ روشنی کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی

اوکے اوکے... ڈونٹ وری میں انہیں نہیں پتہ چلنے دوں گی ٹھیک ہے اس سے پہلے کہ وہ رونے لگی روشنی نے اس کی بات ماننا سہی سمجھا روشنی ہم اور یہاں رہنا چاہتے کیا ہم جائیں گھر

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولی

ہاں چلو میں بھی چلتی ہوں.....

تم کیوں...

میرا بھی دل نہیں کر رہا رکھنے کو چلو چلتے ہیں

روشنی بھی اسے اداس لگی تو اس نے مزید کچھ نہیں کہا اور اس کے ساتھ باہر نکل گئی آہل نے دور سے ہی دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا

www.urdu novels mania.com

کمال کی بات ہے تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا..... اپنی زندگی میں خوش ہونا جوئے کر رہی ہوں پارٹیز ایٹنڈ کر رہی ہوں اور یہاں میں ایک ایک پل صرف تمہیں بھولنے کی کوشش کر رہا ہوں... میری لائف میں اندھیرا کر کے مجھے تنہا بے سکون کر کے کتنے سکون سے جی رہی ہو تم ایک بار بھی تمہیں خیال نہیں آیا میرا کہ میں کس حال میں ہوں تمہارے بنا..... لیکن اب میری باری ہے اب میں تمہیں سکون سے

نہیں رہنے دوں گا مجھ سے دور ہو کر تم نے مجھے بے سکون کیا اور تمہاری زندگی میں دخل اندازی کر کے میں تمہیں بے سکون کروں گا

آہل اسے دیکھ کر نفرت سے سوچنے لگا

***** /

کافی دیر سے دروازے کی بیل بج رہی تھی ماہی باتھ روم میں نہا رہی تھی جلدی سے باہر آئی بلیک لیگ اور شارٹ سی ٹی شرٹ پہنے ہوئے وہ جانتی تھی ملازمہ ہی ہوگی جو مارکیٹ سے واپس آئی ہوگی اسلیے جلدی سے باہر نکل کر اسی حالت میں دروازہ کھول دیا لیکن دروازہ کھولتے ہی اسے بری طرح کرنٹ لگا سا منے آہل کھڑا تھا اور اسے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھ رہا تھا ماہی نے جھٹ سے دروازہ بند کر لیا اور اپنی بیوقوفی پر خود کو کوسا جلدی سے روم میں آئی اور اس کا اوپری جیکٹ کم کرتی پہن کر دوپٹہ لیا اور آکر دروازہ کھولا اتنی دیر میں آہل نے ایک بار بھی بیل نہیں بجائی وہ شرمندہ سی ہو کر دروازہ کھول کر سائڈ میں ہو گئی آہل اندر آیا تو اس نے دروازہ بند کیا گھر میں کوئی نہیں تھا سو اس کے روشنی دادی کے ساتھ چلی گئی تھی اور سہان سکول میں تھا ماہی اس کے سکول کی وجہ سے ہی ان لوگوں کے ساتھ نہیں گئی تھی

آپ یہاں

آہل نے کوئی بات نہیں کی تو اسے ہی بات شروع کرنی پڑی
تم سے ملنے نہیں آیا ہوں سہان سے ملنا ہے مجھے

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا
کیوں....

تم کون ہو کیوں پوچھنے والی....
وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا

ہم اس کی..... ہم اس کی انٹی ہے اور جب تک روشنی انڈیا سے نہیں اجاتی تب تک وہ ہماری زمہ داری ہے

آے تھنک سہان بیڑ جانتا ہے اسے کس سے ملنا ہے اور کس سے نہیں وہ تم سے زیادہ سمجھدار ہے
الکی بات پر ماہی خاموش ہو گئی

سہان گھر پر نہیں ہے..... اور اسے آنے میں دیر لگے گی
اس نے کچھ دیر رک کر کہا تب ہی سہان اندر آیا اور آہل کو دیکھ کر ماہی کینجائے اس کی پاس اکر اس کے گلے لگ گیا

آپ کب آئے.....
www.urdu novels mania.com

بس ابھی ابھی. اینڈ آئے ہیو سمتھنگ فور یو...

آہل نے ابھی جیب سے چاکلیٹ نکال کر کہا
واؤ چاکلیٹس.. تھینک یو ڈی

سہان نے خوش ہو کر اس کا گال پر پیار کیا

سہان چلو پہلے کپڑے چینج کر لو....

ماہی نے جلدی سے کہا تو آہل نے اس کی جانب دیکھا
اوکے.... بڈی میں ابھی کپڑے چینج کر کے آتا ہوں پھر ہم دونوں ساتھ میں لپچ کرینگے اور بہت سارے
گیمس کھیلینگے

سہان نے آہل سے کہا اور ماہی کے ساتھ اندر چلا گیا

سہان ہماری بات سنو بیٹا

ماہی نے اس کے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا وہ اس کی جانب غور سے دیکھنے لگا

تم نے ہم سے کہا تھا کہ تم ہمیں اے ایم بلاؤ گے

ہاں لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو کچھ بھی اچھا لگتا ہے

ہاں لیکن اب ہم ایک گیم کھیلینگے جس میں تم ہمیں کبھی مام نہیں بلاؤ گے صرف اے ایم بلاؤ گے کسی

کے بھی سامنے..... اور اگر تم نے ہمیں مام بلایا تو تم ہار جاؤ گے.....

ماہی کو اور کوئی راستی سمجھائی نہیں دیا تو اس نے یہ راستہ نکالا

www.urdu novels mania.com

اوکے....

سہان نے معصومیت سے کہا

اور ہمارا سیکریٹ ہے آپ کسی کو نہیں بتاؤ گے اوکے

ماہی نے اسے سمجھا کر کہا

اوکے....

*****//

آہل اور سہان کی نزدیکیاں ماہی کے لیے سب سے بڑی ٹینشن کی وجہ تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کا کچھ بھی کہنا آہل کے لیے معنی نہیں رکھتا تھا اور روشنی فی الحال کچھ دن کے لیے وہیں رکنے والی تھی ماہی اسے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی وہ بس ہر طرح سے اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتی تھی آہل بار بار اپنی باتوں اور نظروں سے اس سے اپنی نفرت کا اظہار کرتا تھا اسے دکھانے کی کوشش کرتا تھا کہ وہ اس سے کتنا لا پرواہ ہے کہ ماہی کے بنا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ایسا کر کے وہ اسے غلطی کا احساس دلانے چاہتا تھا پچھتانے پر مجبور کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے اس عمل سے ماہی پر الٹا اثر پڑا تھا است پچھتاوا نہیں بلکہ یہ احساس ہونے لگا تھا کہ اس نے جو کیا سہی کیا آہل ہر روز ہی سہان سے ملنے آتا تھا اور کافی وقت اس کے ساتھ گزارتا تھا کبھی خود اسے کہیں باہر لے جاتا بنا ماہی کی پرواہ کیے دونوں کو ایک دوسرے سے کافی اٹچمینٹ ہو گئی تھی سہان بھی اس کے ساتھ بہت خوش ہوتا تھا

اس وقت بھی وہ آہل کے ساتھ ہی تھا اور اس کے ساتھ گیم کھیلتے ہوئے خوبصورتی سے ہنس رہا تھا ماہی کچن سے ہی اسے دیکھ رہی تھی اس نے اپنے بیٹے کو اتنا خوش پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا ہمیں تو لگا تھا ہم اس کی ہر ضرورت کو پورا کر رہے ہیں لیکن ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ ہم..... سہان کو اتنا خوش ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا لیکن یہ خوشیاں مستقل نہیں ہے ایک نا ایک دن تو آہل جی واپس چلے جائیں گے تب کیا ہوگا ہم کیسے سمجھائے گے اسے

وہ بے دھیانی میں کام کرتے ہوئے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی اس لیے بنا گلوڑ پسنے ہی اوون سے برتن نکالنے لگی جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ جھلس گیا اس کہ منہ سے زور سے چیخ نکلی تو آہل اور سہان

دونوں ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے آہل جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا لیکن ماہی نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا

ہاتھ دکھاؤ... کھا نہیں جاؤنگا تمہیں

وہ اس کی حرکت پر غصے سے بولا ماہی نے اپنا کا ہاتھ آگے کر دیا اور اس سے نظریں پھیرے کھڑی رہی آہل نے اس کا ہاتھ نل کے نیچے لے کر پانی ڈالا ماہی اسے دیکھنے لگی اور پھر سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

کیا پراللم ہے تمہیں مجھ سے..... جو میرے چھونے سے بھی نفرت ہے تمہیں اس نے غصے سے کہا

بے وجہ نہیں ہو سکتی یہ نفرت اگر کرتی ہو تو اس کی وجہ بھی بتاؤ اس کی خاموشی پر وہ مزید سختی سے بولا لیکن ماہی نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا تو آہل نے اس کے دونوں بازوؤں کو گرفت میں لیتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے..... بولو کیوں

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیے....

وہ اس کے ہاتھ ہٹا کر بولی

تمہاری خاموشی بہت بری لگتی ہے مجھے ویسے تو اتنی باتیں کرتی ہو کہ انسان کو غصہ اجائے لیکن جو بات کرنی چاہیے وہ نہیں کرتی تم پہلے بھی ایسا کیا تھا اور اب بھی..... یاد رکھنا تم مجھ سے دور ہوئی ہو

صرف..... رشتہ نہیں ٹوٹا ہمارا اور نا کبھی ٹوٹے گا..... زندگی بھر آزاد نہیں کرونگا تمہیں تم ہمیشہ میری ہی رہو گی۔ چاہے جتنی نفرت کر لو مجھ سے وہ اب کی بار نرمی سے بولا ماہی اسے دیکھنے لگی

مام آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا ہے.....

سہان کی آواز پر وہ اس کی جانب مڑی آہل وہاں اسے جانے لگا لیکن جاتے جاتے چونک کر رک گیا اور پلٹ کر سہان کو دیکھا

کیا کہا تم نے سہان.....

ماہی گھبرا کر سہان کو نفی کا اشارہ کرنے لگی لیکن آہل نے نہیں دیکھا

اے ایم کو کیا ہوا ہے....

سہان اب کی بار آہل کی جانب دیکھ کر بولا تو آہل نے اپنی غلط فہمی سمجھ کر اس بات کو انکسور کر دیا اور ماہی نے سکون کی سانس لی

کچھ نہیں بہت لا پرواہ ہے نا اپنی غلطی سے خود کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے اور دوسرو کو بھی.....

وہ ماہی کی جانب دیکھ کر بولا اور باہر کی جانب بڑھ گیا

/***/*****//

ایک بات پوچھوں تم سے.....

سہان موبائل میں گیم کھیل رہا اور آہل اس کا ساتھ دے رہا تھا لیکن اس کا دھیان کہیں اور ہی تھا سہان نے اثبات میں سر ہلادیا

تم انہیں اے ایم کیوں بلاتے ہوں اس کا مطلب کیا ہے
اس نے سامنے ماہی کی جانب اشارہ کر کے کہا جو اپنے کمرے میں جا رہی تھی
یہ تو سیکریٹ ہے آپ کو نہیں بتا سکتا میں....

وہ مصروف سے انداز میں بولا

بٹ آئے ایم یور فرینڈ اور فرینڈس سے کوئی سیکریٹ نہیں ہوتا
آئے نوبٹ اگر میں نے یہ سیکریٹ بتا دیا تو میں ہار جاؤنگا نا اسلیے میں یہ کسی کو نہیں بتا سکتا میں نے
روشنی کو بھی نہیں بتایا

وہ اب بھی گیم میں بڑی تھا آہل نے ہار کر خاموش ہو گیا
اچھا... تم اپنی ماما کو روشنی کیوں بلاتے ہو ماما کیوں کہتے
وہ کچھ دیر بعد بولا

وہ میری ماما نہیں ہے وہ روشنی ہے اس لیے روشنی بلاتا ہوں
وہ تمہاری ماما نہیں ہے تو تمہاری ماما کون ہے... اور تمہارے پاپا کیا کرتے ہیں

اس نے حیرت سے ایک ایک بعد ایک سوال کر دیے
پاپا.... میرے پاپا بہت بڑے بزنس مین ہے وہ دور کنٹری میں رہ کر بہت کام کرتے ہیں
اس نے آہل کی جانب دیکھ کر کہا
تم سے ملنے نہیں آتے وہ.....

آتے ہیں لیکن میں سویا ہوا ہوتا ہوں نا اور انہیں کام ہوتا ہے تو وہ جلدی چلے جاتے ہیں اس لیے کبھی مجھ سے مل نہیں پاتے لیکن اب میں جلدی جاگتا ہوں اب پاپا اٹنگے تو میں ان سے ضرور ملونگا سہان نے اسے وہ بات بتائی جواب تک ماہی اسے کستی آئی تھی آہل کو سمجھ گیا کہ سب کہانی ہے کیا نام ہے آپ کے پاپا کا.....

وہ اسے غور سے دیکھ کر بولا

سہان.....

سہان کے کوئی جواب دینے سے پہلے ہی اسے باہر سے روشنی نے پکارا تو وہ دوڑتا ہوا اس کی جانب آیا

روشنی.....

وہ خوشی سے اس کے گلے لگ گیا

آئے مس یو بے بی...

..روشنی نے ایک کے بعد ایک اسے دونوں گالوں پر پیار کر کے کہا

آئے مس یو ٹو.....

روشنی نے اسے گود میں اٹھایا تب اسے آہل نظر آیا تو وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی

سر آپ.... یہاں

ہاں روشنی اب میں اور بڑی بیسٹ فرینڈ بن گئے ہیں اس لیے یہ روز مجھ سے ملنے بھی آتے ہیں مجھے

چاکلیٹ بھی کھلاتے ہیں اور ہم دونوں بہت مستی کرتے ہیں

سہان نے چمک کر کہا

اچھا میں بہت تھک گئی ہوں ایکسکیوز می

وہ سہان کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی اور آہل کو سوری کہہ کر اندر گئی

ماہی یہ آہل یہاں.....

اندر اکروہ ماہی سے بولی

ہاں روشنی وہ.....

ماہی اسے کیا کہتی اس لیے چپ ہو گئی

*****/**/*

سہان تمہیں اے ایم کیوں بلاتا ہے

وہ جان بوجھ کر اس وقت آیا تھا جب سہان گھر پر نہیں تھا تاکہ اسے ماہی سے بات کرنے کا موقع ملے

ماہی اسے دیکھ کر کچن میں آگئی تو وہ بھی اس کے پیچھے آگیا اس کے سوال پر ماہی کے ہاتھ ساکت ہو گئے

انٹی... ماہی....

وہ اتنا ہی بول کر چپ ہو گئی

کتنی عجیب بات ہے مجھے شروع سے ہی بچے کچھ خاص پسند نہیں ہے لیکن سہان..... مجھے اس کے

ساتھ اتنی اٹچمینٹ ہو گئی کہ میں خود حیران ہوں.....

وہ ٹیک لگا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا ماہی نے اس کی جانب نہیں دیکھا لیکن وہ اپنی ٹینشن چھپا نہیں

پانی اہل جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

اور تم نے نوٹس کیا کتنا ملتا ہے وہ مجھ سے اس کی باتیں اس کی پسند ناپسند سب کچھ مجھ

جیسا ہے انبلیو پیل.....

وہ اس کے پاس آکر بولا

کیا ہوا تم اتنی پریشان کیوں ہو.....

وہ جھک کر اسے دیکھنے لگا ماہی نے سر اٹھا کر نفی میں ہلا دیا

ن...ن... نہیں..... ہم ہمیں جانا ہے

آہل نے اس کے آگے ہو کر اس کا راستہ روکا

جا چکی ہو تم بہت پہلے..... اب اور کتنا بھاگنا چاہتی ہو اور اتنی گھبراہٹ ہوئی کیوں ہو کچھ غلط کیا ہے کیا

تم نے کوئی راز چھپایا ہے مجھ سے جو.....

نہیں ہم نے کوئی راز نہیں چھپایا ہمیں جانے دیجیے...

وہ اس کی جانب دیکھ کر بولی اور سائڈ سے ہو کر منگل گئی

ماہی مجھے لگتا ہے تمہیں انہیں یہ بات بتا دینی چاہیے

وہ دونوں سہان کو لینے اسکول آئی تھی

ہمیں ڈر لگ رہا ہے روشنی پتہ نہیں کیسے رمی ایکٹ کرے گے وہ

کسی اور طرح سے پتہ چلا تو زیادہ رمی ایکٹ کرینگے لیکن تم بتاؤ گی تو سہی ہوگا

ماہی اس کی بات پر خاموش رہی دونوں اسکول میں داخل ہوئی تو سہان سامنے ہی جھولے پر زور زور کی ونگس لے رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر ہنستے ہوئے ہاتھ ہلانے لگا تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی چھوٹ گیا اور وہ بری طرح منہ کہ بل زمین پر گر گیا وہ دونوں ہی گھبرا کر آگے بڑھی سکول کے کچھ لوگ بھی وہاں آئے سہان.....

ماہی نے اسے پکارتے ہوئے سیدھا کیا تو اس کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا
ماہی کی چیخ نکل گئی

آہل جلدی جلدی اوپر آیا تو ماہی دروازے کے باہر ہی ادھر سے ادھر سے چکر کاٹ رہی تھی اور روشنی پریشان سی وہیں ایک کونے میں کھڑی تھی ماہی اسے دیکھ کر دوڑ کر اس کے گلے لگ گئی
آہل جی سہان..... اسے بہت گہری چوٹ لگی ہے..... بہت.... وہ ٹھیک نہیں ہے
وہ روتے ہوئے بولی

ریلیکس... کچھ نہیں ہوگا اسے.... ابھی ٹھیک ہو جائیگا وہ
آہل نے اسے خود سے الگ کر کے کہا ڈاکٹر باہر آیا تو اس کی جانب بڑھا ماہی بھی جلدی سے اس طرف آئی ڈاکٹر نے انہیں کو بتایا کہ سہان ٹھیک ہے تو دونوں نے سکون کا سانس لیا اور سب ہی اندر آئے لیکن وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہا تھا ماہی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے دیکھتی رہی اور اہل اسے.....

ایک نرس فارم لیے اندر آئی اور ماہی سے سہان کا پورا نام پوچھا تب ماہی چند پک خاموش ہو گئی تو اس نے دوبارہ پوچھا

سہان ...

اس نے صرف اتنا کہہ کر آہل کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

سہان آہل رضا ابراہیم

وہ آہل کی انکھوں میں دیکھ کر بولی اہل حیران نہیں ہوا کیونکہ اندازہ تو اسے پہلے ہی ہو چکا تھا اور ماہی کی

پریشانی دیکھ کر یقین بھی اب بس وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

سہان نے انکھیں کھول کر باری باری سب کو دیکھا

سہان تم ٹھیک ہونا بیٹا

ماہی نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا سہان بس نے تاثر نظروں سے دیکھتا رہا

آہل اس کے پاس بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا سہان نے اپنے زخمی سر پر ہاتھ رکھنا چاہا تو آہل نے اس کا

ہاتھ پکڑ کر سر نفی میں ہلا دیا اور پیار سے اس کے سر پر کس کیا آج پہلی بار اس نے سہان کو اپنے بیٹے

کی نظر سے دیکھا تھا اس کے پاس الفاظ نہیں تھے لیکن اس کی انکھیں بتا رہی تھی کہ وہ کتنا خوش ہے

وہ دونوں سہان کو لیے ہسپتال سے واپس گھر جا رہے تھے اگلے دن ہی اسے ڈسچارج کر دیا تھا ماہی

سہان کو گود میں لیے پیٹھی تھی جو سوچا تھا آہل خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا اس نے کل سے اب تک

ماہی سے کوئی بات نہیں کی تھی نا کوئی سوال ناشکایت نا غصہ

ہم جانتے ہیں ہم نے آپ سے یہ بات چھپا کر غلط کیا ہے ہمیں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا وہ بنا اس کی جانب دیکھے بولی

لیکن ہم کیا کرتے ہم ڈر گئے تھے سہان ہمارے جینے کی وجہ ہے ہم اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہم ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتے جس سے وہ ہم سے دور ہو جائے اس لیے ہمیں جو سہی لگا وہ ہم نے کیا اور ہمیں نہیں لگتا ہم نے کچھ غلط کیا ہے

آہل نے ایک دم سے بریک لگا کر گاڑی روکی اور اس کی جانب دیکھا

جسٹ شٹ اپ..... جب بھی بولتی ہو صرف بکو اس کرتی ہوتا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے تم نے کچھ غلط نہیں کیا تم خود کو سمجھتی کیا ہو اور مجھے کیا سمجھتی ہو تم انسان سمجھتی ہو یا نہیں مجھے... وہ غصے سے بولا ماہی حیرت سے دیکھنے لگی کہ اب تک تو کتنا خاموش تھا

میری فیلینگس کے ساتھ کھیلنا بند کرو پہلے بنا بتائے مجھے چھوڑ کر چلی آئی ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ میں کیسا ہوں زندہ بھی ہوں یا مر چکا ہوں کیا اثر پڑا ہے میری زندگی پر تمہاری اس بیوقوفی کا..... یہاں آرام سے زندگی گزارتی رہی تم..... اور میں وہاں پل پل مرتا رہا تمہیں بھولنے کی ناکام کوشش کرتا رہا..... مانا کہ میں نے کبھی کہا نہیں تم سے لیکن کیا محسوس نہیں کیا تم نے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں یا نہیں..... کیا کبھی تمہیں یہ نہیں لگا کہ میں تمہیں کتنا چاہتا ہوں..... اور..... اور تمہیں لگتا ہے کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا...

مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی تم نے میرے بیٹے کو اتنے سال تک مجھ سے دور رکھا اور جب قسمت نے مجھے اس سے ملایا تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا مجھے پتہ تک نہیں چلنے دیا کہ وہ میرا بیٹا ہے کس نے حق دیا تمہیں کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو..... اور تمہیں لگتا ہے تم نے کچھ غلط نہیں کیا

بہت خود غرض ہو ہر بار صرف خود کے بارے میں سوچتی ہو تم کبھی کسی اور کے بارے میں بھی سوچ لیا کرو میرا نہیں تو کم سے کم سہان کا خیال کر لیتی اس کا بھی نہیں سوچا تم نے کہ اسے میری ضرورت ہو سکتی ہے اتنے سال تک باپ کے ہوتے ہوئے وہ یتیم کی طرح جیتا رہا

تم نے جو بھی کیا ہے ناشاید تمہارے مطابق وہ سب غلط نا ہو لیکن میں تمہیں اس کے لیے کبھی

معاف نہیں کرونگا

وہ انگلی دکھا کر بولا

نہیں اہل جی ہم خود غرض نہیں ہے ہم نے بس یہ سوچ کر یہ سب کیا کہ آپ کو مجبوری کا رشتہ نا نبھانا پڑے... آپ تنہی جی کے ساتھ ہمیشہ خوش رہ سکے اور سہان کے بارے میں بھی ہم نے اس لیے نہیں بتایا کہ کہیں آپ کی زندگی ہم دخل اندازی نا کر بیٹھے....

ماہی نے سفائی دینی چاہی اہل نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا

اوگاڈ... جتنا میں سوچتا تھا نا اس سے کئی زیادہ بیوقوف ہو تم تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں مجبور ہو کر کچھ کر سکتا ہوں اگر میری مرضی نا ہو تو کوئی چیز مجبور نہیں کر سکتی مجھے اور تنہی. وہ صرف دوست ہے میری اس کے لیے میرے دل میں کوئی فیلینگ نہیں ہے تم نے اتنا سب کرنے کے پہلے مجھ سے پوچھ لیا ہوتا کم سے کم اگر خود کا دماغ استعمال نہیں کرنا جانتی تو.....

ماہی اس کی اس قدر سخت لہجے ہر ایک دم سے رو پڑی

اب رو کیوں رہی ہو.....

ہمیں بیوقوف کہہ رہے.... باتیں سن رہے ہیں... ڈانٹ رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ ہم رو کیوں

رہے ہے

وہ. روتے ہوئے بولی

تو کیا پیار کروں تمہیں... تم نے کام ہی ایسا کیا ہے میرا بس چلتا تو.....

وہ کہتے کہتے رک گیا

مار دیتے ہمیں.....

ماہی نے اس کی ادھوری بات کو پوری کی تو اس نے بے نیازی سے سر ہلا کر گاڑی سٹارٹ کر لی

*****//

آہل سوتے ہوئے سہان کو مسلسل دیکھ رہا تھا رات کو وہ دیر تک اس کے پاس تھا اور اس کے

جاگنے سے بھی پہلے وہاں اگیا تھا سہان نے انکھیں کھولیں اور اسے دیکھ کر مسکرایا

گڈ مارنگ

آہل. نے پیار سے اس کے ماتھے پر کس کر کے کہا وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا

گڈ مارنگ..... آپ گھر نہیں گئے...

وہ حیران ہو کر بولا آہل چند پل خاموش رہا

... تمہیں لگتا تھا تاکہ تم دیر تک سوتے ہو اس لیے تمہارے پاپا تم سے مل نہیں پاتے اس لیے آج میں گیا ہی نہیں تاکہ تم سے مل سکوں
تو کیا آپ میرے پاپا ہو....

اس نے معصومیت سے پوچھا اہل نے سر اثبات میں ہلادیا
تو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا پہلے.....
وہ جانے حیران تھا یا پریشان

کیونکہ میں تمہیں سر پرانیز دینا چاہتا تھا تاکہ تم خوش ہو جاؤ
اہل کوئی بھی غلط بات اس کے زہن میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا اس لیے ماہی کی بنائی ہوئی کہانی کو
آگے بڑھاتے ہوئے بڑی آسانی سے اسے حقیقت بتا دی
سچ میں آپ میرے پاپا ہو.....

وہ بیڈ پر کھڑے ہو کر خوشی سے بولا اہل نے مسکرا کر سر ہلادیا اور است گلے سے لگایا کتنی ہی دیر اسے
یونہی خود سے لگائے رکھا ماہی نے اندر داخل ہوتے اس منظر کو سنجیدگی سے دیکھنے لگی

مام.... یہ میرے فرینڈ نہیں میرے پاپا ہے

وہ ماہی کو دیکھ کر اہل سے الگ ہوا اہل نے مڑ کر ماہی کو دیکھا وہ کچھ نہیں بولی
آپ اتنے دن سے کیوں نہیں ملے مجھے میں نے کتنا مس کیا آپ کو
وہ اہل سے مخاطب ہوا

سوری بیٹا مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا بیٹا مجھے اتنا مس کرتا ہے ورنہ میں کبھی تمہیں خود سے دور نہیں رکھتا

وہ ماہی کی جانب دیکھ کر بولا
 تو اب آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائینگے نا
 کبھی نہیں... اب ہم ہمیشہ ساتھ رہے گے
 وہ ماہی کو دیکھ کر سہان کی جانب رخ کر کے بولا
 مام اب ہم ہمیشہ ساتھ رہے گے پاپا کہیں نہیں جائینگے
 ماہی بس سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی اسے خود نہیں معلوم تھا کہ اے کیا کرنا ہے تب ہی روشنی وہاں
 ائی

سہان... جاگ گئے تم.... ہاؤ آریو ناؤ
 روشنی سیدھے اس کے پاس آ کر بولی
 روشنی تمہیں پتہ ہے یہ میرے پاپا ہے..... اور پاپا اب ہمیشہ میرے ساتھ رہے گے..
 وہ خوشی سے بولا تو روشنی نے سر ہلا کر ہاں کہاں
 ہاں سہان پاپا اب تمہارے ساتھ رہے گے.... اچھا چلو تم فریش ہو جاؤ پھر ہم سب ساتھ میں بریک
 فاسٹ کریں گے
 وہ پیار سے بولی
 پاپا بھی
 سہان کی ہر بات میں اب بس پاپا ہی تھے
 ہاں پاپا بھی...

وہ ہنس کر بولی اور اسے گود میں اٹھا کر باہر نکل گئی

میں آج سہان کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں

اس کے جانے کے بعد ماہی بھی باہر جانے لگی تو آہل کی آواز پر اس کے قدم رک گئے وہ رخوڈ کر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

حیران کیوں ہو تم.... بہت وقت تک دور رکھ لیا اسے اب نہیں....

ماہی نے سر نیچے کر کے آنکھیں بند کر لی آہل اس کے پاس آیا اور اس کا سر اوپر کیا

ماہی..... بس کر دو اب.... چلو یہاں سے..... مجھے ضرورت ہے تمہاری..... آئے لو یو.....

آہل نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا ماہی نے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا

سہان اور تم دونوں ہی بہت امپورٹنٹ ہو میرے لیے..... میری لائف ادھوری ہے تمہارے

بغیر..... میں بتا نہیں سکتا تمہیں لیکن ان پانچ سالوں میں میں نے بہت کوشش کی تم سے نفرت کرنے کی تمہیں بھولنے کی لیکن ایسا نہیں کر پایا میں..... ایک لمحہ کے لیے بھی تمہیں اپنے دل سے نہیں نکال پایا میں..... میں نے اپنی لائف میں اگر کسی سے محبت کی ہے تو وہ تم ہو

وہ چند پل. رکا

چلو اب یہاں سے... ایک نہیں شروعات کرتے ہیں..... سب کچھ بھول کرنے سرے سے زندگی

شروع کرتے ہیں.....

وہ اس کے ہاتھ کو لبوں تک لے جاتے ہوئے بولا لیکن ماہی نے ہاتھ کھینچ لیا

نہیں آہل جی..... بہت دیر ہو چکی ہے.... قسمت ہمیں ایسے مقام پر لے آئی ہے جہاں سے ہم واپس نہیں جاسکتے... کوئی ہمیں معاف نہیں کریگا اب نا ہمیں قبول کریگا کوئی.... سب کو ناراض کر کے ہم نے جب یہ قدم اٹھایا تھا اس وقت ہی ہم جانتے تھے کہ واپسی کا کوئی راستہ نہیں اس میں..... وہ انصاف کرتے ہوتے بولی

ایسا نہیں ہے..... سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں نا میں سب ٹھیک کر دوں گا..... بس تم اور وقت برباد مت کرو بے بنیاد باتوں کی وجہ سے..... چلو چلتے ہیں..... وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور اس کا ہاتھ ہٹا کر خود اس کے گال سے انصاف کے اور تنوی جی....

وہ اسے دیکھ کر بولی تو آہل کا ہاتھ رک گیا

افس پھر تنوی..... میں تمہیں بتا چکا ہوں کئی بار کہ تنوی صرف میری دوست ہے وہ غصے سے بولا

لیکن آپ ان سے شادی کرنا چاہتے تھے....

ہاں لیکن تب تم میری لائف میں نہیں آئی تھی مجھے تم سے پیار نہیں تھا اور ویسے بھی اب تو تنوی کی شادی ہونے والی ہے.....

وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولا ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی

ایسے مت دیکھو مجھ سے نہیں ہونے والی ہے اس کی شادی.....

ماہی نے رخ دوسری جانب کر لیا تو آہل کو اس پر بہت غصہ آیا

آج شام کی فلائٹ سے میں واپس جا رہا ہوں سہان کو اپنے ساتھ لے کر... تمہارا ویٹ کرونگا میں...
وہ بس اتنا کہہ کر باہر نکل گیا اور وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی
مام پاپا کہاں گئے....

سہان اندر آ کر اسے ڈھونڈتے ہوئے بولا
وہ..... وہ کام سے گئے ہے بیٹا ابھی واپس اجاٹنگے
وہ اس کا چہرہ تھام کر بولی

مام آئے ایم سوہتپی اب ہم سب ساتھ رہے گے بہت مزہ آتگا نا
وہ خوشی سے بولا ماہی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن بہت مشکل سے اس نے اپنے انسوؤں کو روکا ہوا
تھا وہ اتنا خوش تھا لیکن وہ سہان کو اپنے سے دور کیسے جانے دیتے
آپ سیڈ کیوں ہو..... آپ ٹینشن مت لو اب میں پاپا کو نہیں جانے دوںگا
سہان اسکی پریشانی نوٹ کر کے بولا ماہی نے اے جلدی سے گلے لگایا

www.urdu novels mania.com

پاپا ہم کہاں جا رہے ہیں
وہ گاڑی سے اتر کر اسیر پورٹ پر آئے تو سہان نے معصومیت سے پوچھا
ہم اپنے گھر جا رہے ہیں.....
وہ مصروف سے انداز میں بولا
کوئی گھر..... اور مام نہیں آرہی ہمارے ساتھ

وہ ضرور آنگی بیٹا.....

آہل نے اس کے جانب دیکھ کر کہا اور اسے گود میں اٹھایا
لیکن اس کی امید غلط تھی وہ بہت دیر رک انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہیں آئی بار بار اس کا نام پکارا جا رہا تھا
لیکن وہ نہں جاسکا سہان سوچکا تھا وہ اسے لے کر واپس ہوٹل چلا آیا اور روشنی کو فون کیا اور اسے بتایا
کہ وہ صبح جانے والا ہے ایک آخری کوشش کی تھی اس نے اس امید کے ساتھ کہ تب تک ماہی سوچ
سمجھ کر کوئی فیصلہ کر سکے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا گلے دن بھی اسے اکیلے ہی جانا پڑا کہ اسے نا آنا
تھا وہ نا آئی

آہل سہان کو لیے واپس گھر آیا سہان کو دیکھ کر سب ہی بے حد خوش تھے ناکس نے ماہی کا پوچھنا
اہل نے خود سے اس بارے میں کوئی بات کی سہان کے آتے ہی جیسے گھر میں محفل سا سماں بندھ گیا
تھا لیکن آہل کے لیے اب بھی سب کچھ ادھورا سا تھا
لگتا ہے بہت تھک گئے ہو تم جا کر آرام کر لو بیٹا
آہل تھکا ہارا سا صوفے پر سر ٹکا نئے پیٹھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا بیگم نے کہا تو سیدھا ہو کر بیٹھ
گیا

سہان....

وہ. سو گیا ہے تمہارے ڈیڈ کے ساتھ....

ثریا بیگم نے اسے بتایا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہواٹھ گیا... تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں جائے جہاں پھر سے وہی تنہائی بے سکونی اور اندھیرا اس کا منتظر تھا لیکن اس نے اندر قدم رکھا تو وہاں روشنی تھی کینڈلس کی مدھم روشنی اور گلاب کی خوشبو سے مہکتا ہوا یہ کمرہ اسے اجنبی سا لگا وہ حیران ہو کر اندر آیا

بیڈ پر وہ دلہن بن کر اس کی منتظر تھی اس کا چہرہ سرخ دوپٹے میں چھپا ہوا تھا آہل کو سب کچھ ایک خوب سا لگا ایک وہم جیسا اس نے پاس رکھے کینڈل اسٹینڈ پر رکھی کینڈل کی لو کو ہاتھ سے چھونا چاہا اس کی تیز حرارت پر فوراً اپنا ہاتھ ہٹا لیا اسے بس یہ یقین کرنا تھا کہ یہ وہم ہے یا حقیقت اور حقیقت ہے تو کون ہے جو اس کی دلہن بنی ہوئی اس سب سے بچائے بیڈ پر اپنے پیر سمیٹے بیٹھی ہے وہ اپنے ہاتھ میں تھا ماہوا کوٹ صوفے پر ڈال کر بیڈ پر آیا ادھا ادھورا سا بیڈ پر بیٹھ کر اس نے پہلے بغور اسے دیکھا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا نا حیرانی نا خوشی نا تجسس

اس نے ایک ہاتھ سے اس گھونگھٹ کو پیچھے کیا تو ماہی کو دیکھ کر حیران ہو گیا ماہی بنا اسے دیکھے ہی ہلکا سا مسکرائی

تم.....

وہ حیرانی سے بولا

آپ کسی اور کو ایسپیکٹ کر رہے تھے...

وہ مصنوعی خفگی سے بولی

نو... آئے مین.. تم یہاں کیسے... تم سچ میں یہاں ہو....

وہ بے یقینی سے بولا

ہم۔ سچ میں یہاں ہے..... چھو کر دیکھ لیجیے...

اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا

آپ خوش نہیں ہے ہمیں یہاں دیکھ کر....

آہل کو مسلسل خاموش دیکھ کر اسے ٹینشن ہونے لگی

مجھے یقین نہیں ہو رہا.. کیا پتہ تم ایک خواب ہو جو انکھ کھلتے ہی ٹوٹ جائیگا

وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا

ہم خواب نہیں حقیقت ہے.....

ماہی نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر اسے یقین دلانا چاہا

تم یہاں کیسے.....

اس دن آپ کے جانے کے بعد ہمیں رائیہ آپنی نے فون کیا تھا گھر میں سب سے ہماری بات بھی

کروائی ناراض تو تھے سب ہم سے لیکن کسی نے نفرت نہیں جتائی ہمیں اور کیا چاہیے تھا..... ہم

نے انجانے میں بہت غلط قدم اٹھایا تھا سب کا دل دکھایا آپ کو اتنی تکلیف پہنچائی آپ کو سمجھ نہیں

پائے ہم

لیکن سب نے ہمیں معاف کر دیا اور آپ نے بھی ہماری غلطی کو درگزر کر دیا اس کے باوجود اگر ہم نا

آتے نا تو خود کی نظر سے گر جاتے ہم.....

پچھلی باتیں مت کرو بس ایک۔ پراس۔ کرو کہ آئندہ ایسا کچھ نہیں کرونگی کوئی بھی پراسلم۔ ہو۔ مجھ سے شتیر کروگی مجھے کبھی غلط نہیں سمجھوگی۔ اپنی ہر بات مجھ سے شتیر کروگی آہل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اس نے سر اثبات میں ہلادیا لیکن تم مجھ سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گئی۔۔۔۔

اس دن ایئر پورٹ پر ہم آپ کے پاس آئے تو آپ وہاں نہیں تھے آپ نے فون پر روشنی سے کہا کہ آپ صبح جانے والے ہے ہم آپ کے پاس آنے والے تھے لیکن روشنی نے ہمیں زبردستی یہاں بھیج دیا تاکہ ہم آپ کو سر پرانیز دے سکے
اہل نے ایک گہری سانس لی اور بستر پر گر گئی
سر پرانیز سے زیادہ شاک تھا یہ میرے لیے شکر ہے مضبوط انسان ہوں کمزور دل کا مالک ہوتا تو شاید خوشی سے مر جاتا

وہ مسکرا کر بولا ماہی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا
ایسی باتیں مت کیجیے.....
www.urdu novels mania.com

اہل اس کی حرکت پر مسکرا کر اس کے ہاتھ پر کس کیا تو اس نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا
کیسی باتیں کرو.....

وہ اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا تو ماہی سیدھی ہو کر رخ پھیر گئی
ہمیں نہیں پتہ....

اس کے نظروں سے الجھ کر بولی

اوکے میں بتاتا ہوں.....

وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے بولا

بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ.....

دانش نے اسے زبردستی خود سے لپٹا لیا وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی رہی تب اس کے کان کے پاس سرگوشی میں بولا وہ ڈارک بلیو سوٹ میں بلیک دوپٹہ اور سادے سے میک اپ میں آج بھی ویسی خوبصورت لگ رہی تھی

کچھ تو شرم کیجیے باہر مہمان انتظار کر رہے ہیں اور آپ کو رومانس سوچ رہا ہے چھوڑیے ہمیں.....
آج ان کی پیاری سی بیٹی امایہ کا تیسرا برتھ ڈے تھا اور ساتھ ہی ماہی اور سہان کے واپس آنے کی خوشی کا جشن بھی گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا.... امایہ سے زیادہ سہان کو کیک کاٹنے کی جلدی تھی اور وہ دس دفعہ رائے سے کہہ چکا تھا

جانے دونات..... میرا موڈ نہیں باہر جانے کا..... ہم دونوں یہیں رک جاتے ہیں.. اور یہیں سیلیبریشن کرتے ہیں

وہ اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے بولا رائے زور لگا کا خود کو آزاد کیا

جی نہیں آپ اکیلے یہیں رک جائے ہمیں جانا ہے برتھ ڈے ہماری بیٹی کا ہے تو سیلیبریشن بھی ہم اس کے ساتھ کریں گے

رائے نے اسے جواب دیا

..... آپ کو اپنے شوہر کا زرا خیال نہیں بے چارہ اتنا پیار کرتا ہے آپ سے کبھی جھوٹ موٹ ہی

پیار بتا دیا کریں

وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا

آپ کی۔ اموشل۔ بلیکمیٹنگ اس وقت کام۔ نہیں کرینگے اوکے بائے
رائہ نے اسکی باتوں کو خاطر میں نالالتے ہوئے کہا اور فوراً باہر نکل آئی
رائہ.....

وہ اسے روکتا ہوا خود بھی اس کے پیچھے چل دیا

مامی جی... ہم کیک کب کاٹے گے.....

اس کے باہر نکلتے ہی سہان نے پھر سے سوال کیا

سہان..... یہ آپ کی مامی نہیں پھوپھی ہے بیٹا

ثریا بیگم نے رائہ سے بات کرتے ہوئے کہا تو سہان نے ایک پل کو ان کی جانب دیکھا
پھوپھی ہم کیک کب کاٹے گے.....
www.urdu novels mania

بس بیٹا شروع ہی کر رہے ہیں آپ چلو ہمارے ساتھ

رائہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہوئے بولی لیکن پھر کسی مہمان کو دیکھ کر باتوں میں لگ تو وہ

بے زاری سے انکھیں گھما کر رہ گیا

بہت بہت شکریہ آپ لوگ یہاں ائے

نانی صاحب اور باقی سب بھہ ماہی کے بیت کہنے پر اس تقریب میں شریک ہوئے تھے

ہمیں بس اپنی بچی کی خوشی چاہیے وہ خوش ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے
نانی صاحب نے جواب دیا انداز سر دسر دسا تھا

جی آئے نا.....

شریابِ غم نے ان کے لہجے کو سنجیدگی اسے نالیتے ہوئے انہیں اندر لے آئی

سہان.....

سہان ایک کونے میں کھڑا تھا ادھر سے ادھر دیکھ رہا تھا جب دانش وہاں آیا

کیا ہوا آپ یہاں اکیلے کیوں کھڑے ہو.....

ماما جی ہم کیک کب کٹ کرینگے میں کتنی دیر سے ویٹ کر رہا ہوں بہت بھوک لگ رہی ہے آپ کہیں
نا پھوپھی کو جلدی کرنے کے لیے

وہ معصومیت سے بولا تو دانش نے مسکرا کر اسے گود میں اٹھالیا

بیٹا وہ آپ کی پھوپھی نہیں مامی ہے

اب کے دانش نے اس کی اصلاح کی کل سے آج تک کئی بار اس کی اصلاح ہو چکی تھی

لیکن دادی نے کہا کہ وہ پھوپھی ہے

میں آپ کا ماما ہوں... تو وہ آپ کی مامی ہے نا

دانش نے تفصیل بتائی

اوکے تو آپ بولو نا مامی کو

اسے صرف اپنے کام سے مطلب تھا

اچھا چلیے.....

دانش رائے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کے پاس آیا تھوڑی دیر بعد سب کی موجودگی میں ایک کیک اما یہ کے ہاتھوں اور دوسرا سہان کے ہاتھ سے کاٹا گیا سہان تو پھر پوری طرح سے کیک کھانے میں بڑی ہو گیا

ماہی بار بار آہل کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی وہ ایک طرف کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا اور ساتھ ہی اسے دیکھ رہا تھا جیسے ہی ماہی نے اسے اکیلے پایا اس کے پاس آئی ایسے کیوں گھور رہے ہیں آپ ہمیں.....

وہ اسے غصے سے دیکھ کر بولی تو وہ مسکرایا

میری انکھیں.... میری بیوی.... میری مرضی

بے نیازی سے بولا

مہمان بھی آپ کے ہیں

ماہی نے اسے یاد دلایا

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کوئی فرق پڑتا ہے اس بات سے کہ کوئی کیا سوچے گا اور اگر لگتا ہے تو میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کر سکتا ہوں

وہ دھیمی آواز اور زو معنی لہجے میں بولا

نہیں..... اس کی ضرورت نہیں آپ سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہیں

ماہی نے رسک لینے سے انکار کیا اہل فخریہ مسکرایا

کیونکہ آپ بے شرم ہے.....

ماہی نے کہا تو آہل نے مسکراہٹ روک کر اسے غصے سے دیکھا

انسלט..... اوکے..... تو میں..... وہ.... اس لڑکی کو دیکھ لیتا ہوں کم سے کم وہ تو ایسا نہیں کہے گی

وہ ماہی کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے بولا ماہی اسے صدمے سے دیکھنے لگی

یہاں نہیں وہاں دیکھو.....

آہل اس کے آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر بولا

ہمیں نہیں دیکھنا.....

وہ ناراضگی سے بولی

دیکھ لو..... واقعی اتنی خوبصورت ہے..... دل کرتا ہے بس دیکھتے رہو..... اور جب آنکھیں تھک

جائے تو اسے سینے سے لگا کر....

بس.....

وہ مدہوش لہجے میں بولا ماہی نے اس کی بات کاٹ کر دانت پیستے ہوئے بس کہا آہل مسکرایا

وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگی آہل مسکرا کر اس کا چہرہ ہاتھ سے اس جانب کیا تو ماہی نے دیکھا پیچھے

شیشہ لگا تھا اور آہل اسی کے عکس کی تعریف کر رہا تھا اس نے پہلے مسکرا کر اس کی جانب دیکھ پھر

مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے وہاں سے چل دی

کئی بار آہل نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اسے انور کرتی رہی محفل ختم ہوئی تو سب

اپنے اپنے گھر چلے گئے صرف رائمہ اور دانش ہی

رک گئے کیونکہ کل صبح ان لوگوں کا پختک پر جانے کا پلین تھا ماہی کچن میں آکر پانی کا جگ بھرنے لگی تب اہل وہاں آیا

ماہی.....

ہمیں آپ سے بات نہیں کرنی اپ جائے اب وہیں جا کر پیار جتا لے جہاں تعریفیں کر رہے تھے وہ رخ پھیر کر بولی آہل نے اس جارخ اپنی جانب کیا ماہی آئے ایم سیریس... مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ. سنجیدگی سے بولا تو ماہی بھی سنجیدہ ہو گئی کونسی بات.....

وہ سہان....

آہل نے بس اتنا کہا کیا ہوا سہان کو.....



وہ پریشان ہو کر بولی

کچھ نہیں ہوا تم چلو میرے ساتھ....

لیکن کہاں....

روم میں بہت سیریس میٹر ہے یہاں نہیں بتا سکتا چلو

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر روم میں لے آیا

اہل جی کیا بات ہے ہمیں ٹینشن ہو رہی ہے بتا لے نا

وہ اب واقعی پریشان ہو گئی اہلیکواس قدر سنجیدہ دیکھ کر
 ماہی دھیان سے سنو یہ بہت اہم مسئلہ ہے ہمیں اسے جلد سے جلد حل کرنا ہوگا
 وہ اس کے قریب ہو کر اس کے ہاتھ تھامے بولا
 کونسا مسئلہ...

سہان..... سہان کو
 وہ جان بوجھ کر پوری بات نہیں بولا
 کیا...

ماہی اسے پریشان نظروں سے دیکھنے لگی
 سہان کو.... سہان کو پھوٹی بہن چاہیے۔ وہ بھی جلد سے جلد...
 وہ اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی میں بولا
 ایسے کیا دیکھ رہی ہو آئے ایم سیریس...
 ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا

ٹپے ہمیں آپ سے بات نہیں کرنی
 وہ خفگی سے اسے پیچھے کرتے ہوئے بولی اور دونوں ہاتھ چہرہ پر رکھ کر مسکرا دی آہل نے اس کے ہاتھ
 ہٹا کر مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر پیار کیا
 آئے لوو یو.....

کہتے ہوئے اسے سینے سے لگالیا ماہی نے اس کی دھڑکنوں کو محسوس کیا اور پرسکون ہو کر آنکھیں بند کر لی
ایک بات کی تسلی تھی کہ اب سب کچھ اچھا ہونا تھا کیونکہ آہل اس کے ساتھ تھا ہوتا وہی ہے جو لکھا ہوتا
ہے اس لیے اللہ پر بھروسہ رکھے کیونکہ وہ کبھی کچھ غلط نہیں کرتا
ختم شدہ

